Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ : ۱۰ جلد : ۱۵ | شوال المکرم ۱۴۳۲ ستمبر 2011

مسلسل اشاعت کے ۴۹ سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

برطانیہ میں یوم ختم نبوت پورے مذہبی جوش و خروش سے منایا گیا

تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۷۴ء کی کامیابی

کراچی میں امن وامان کی صورتحال

تیسواں سالانہ ختمِ نبوت کورس چناب نگر ... تفصیلی کارروائی

دجال کی سواری

نئی قادیانی سازش عروج پر

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۱۰ ○ جلد: ۱۵

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ	پیر حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ	حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

حضرت مولانا سید احمد صاحب جلالپوریؒ شہید

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب

زیر سرپرستی، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: شکیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

کراچی میں امن وامان کی صورتحال	مولانا اللہ وسایا	3
برطانیہ میں یوم ختم نبوت پورے مذہبی جوش وخروش سے منایا گیا	مولانا اللہ وسایا	4
اسلام امن وآشتی کا مذہب ہے	مولانا اللہ وسایا	4

مقالات ومضامین

دجال کی سواری	شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ	5
کفروارتداد سے توبہ کا طریقہ	حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ	14
پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	18
جب پندرہ جرائم ہوں گے تو زلزلے آئیں گے	مولانا فضل محمد یوسف زئی	19
تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی کامیابی	مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ	24

رد قادیانیت

ایک قادیانی کے چند سوالات اور ان کے مفصل جوابات	مولانا غلام رسول دین پوری	29
تیسواں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر...... تفصیلی کارروائی	مولانا اللہ وسایا	36
نئی قادیانی سازش عروج پر	مولانا اللہ وسایا	49

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	54

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

کراچی میں امن وامان کی صورتحال!

جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے عہد اقتدار میں پاکستان کو 1 کلاشنکوف کلچر۔ 2 فرقہ واریت۔ 3 اور لسانی تنازعات کے تین تحفے ملے۔ اس تثلیث نے پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا۔ جناب پرویز مشرف برسر اقتدار آئے تو انہوں نے پاکستان کی سرزمین پر ڈرون حملوں کی امریکہ کو اجازت دے کر پاکستانی عوام کا بھرکس نکال دیا۔ ان جرنیلوں کے ان فیصلوں کے نتائج کئی عشروں سے قوم بھگت رہی ہے اور نہ معلوم کب تک بھگتتی رہے گی۔

گذشتہ دنوں پاکستان پیپلز پارٹی اور ایم۔ کیو۔ ایم کا آزاد کشمیر اسمبلی کی دو نشستوں کے حصول پر تنازعہ ہوا۔ پیپلز پارٹی نے ایم۔ کیو۔ ایم کا مطالبہ تسلیم نہ کیا۔ ایم۔ کیو۔ ایم حکومت سے علیحدہ ہوگئی۔ پیپلز پارٹی نے سندھ میں کمشنری نظام بحال کرنے کا اعلان کر دیا۔ ایم۔ کیو۔ ایم اس اعلان سے سیخ پاء ہوگئی۔ اس دوران ایم۔ کیو۔ ایم حقیقی والوں سے پیپلز پارٹی نے بات چیت شروع کی۔ جناب ذوالفقار مرزا کے ایک بیان کو بہانہ بنا کر ایم۔ کیو۔ ایم نے احتجاج کا راستہ اختیار کیا۔ پی۔ پی حکومت نے شکست تسلیم کر لی اور جناب الطاف صاحب سے رابطہ کیا۔ نتیجہ میں گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد نے دوبارہ گورنر کی کرسی کو شرف قبولیت بخشا۔ اس تازہ صورتحال کے دوران چند ہفتوں میں سینکڑوں افراد کراچی میں لقمۂ اجل بن گئے۔ اربوں کا نقصان ہوا۔ اہل کراچی آگ وخون کے دریا عبور کرتے رہے۔ اس وقت تک صورتحال سخت تشویشناک ہے۔ مختلف ذرائع سے کراچی کے امن کو آکسیجن کی فراہمی کا عمل جاری ہے۔ لیکن کراچی کا امن جاں بلب ہے۔ آج مورخہ ۳ر اگست ۲۰۱۱ء کو ان سطور کے رقم کرتے وقت الطاف صاحب نے ۴۸ گھنٹے میں امن بحال کرنے کا الٹی میٹم دے رکھا ہے۔ وزیر داخلہ رحمٰن ملک کراچی میں اپریشن کرنے وا یکشن لینے کے بیانات داغ رہے ہیں۔ کراچی کے امن کی گتھی ایسی الجھی ہے کہ کسی سمت سلجھتی نظر نہیں آتی۔ کراچی کا دنیا کے بڑے شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ کراچی ملک عزیز کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت ہے۔ جو پاکستان دشمن قوتوں کو کسی طرح قابل قبول نہیں۔ وہ کراچی کو بھسم کر کے پاکستان کی معیشت کو سمندر برد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ بہانے مختلف تراشے جاتے ہیں۔ ایجنڈا ایک ہے۔

ان حالات میں حکمران جماعت پی۔ پی، شریک اقتدار اے۔ این۔ پی اور ایم۔ کیو۔ ایم کا فرض بنتا تھا کہ وہ تمام تر اختلافات کو نظر انداز کر کے کراچی کے امن کی بحالی میں مؤثر کردار ادا کرتے۔ لیکن جہاں مفادات کی جنگ ہو، جہاں آنکھوں اور کانوں پر مفادات کی چربی نے قبضہ سنبھال رکھا ہو۔ وہاں کے نقارخانے میں طوطی کی کون سنتا ہے۔ یہی حال ان تینوں فریقوں کا ہے۔ کراچی جل رہا ہے اور یہ اپنی اپنی بانسری بجا رہے ہیں۔

جمعیت علماء اسلام، جماعت اسلامی، نون لیگ، کوئی مؤثر کردار، متذکرہ فریق کے بغیر کراچی میں

سرانجام دینا چاہیں تو ایک اور جنگ چھڑ جائے گی۔ ان جماعتوں نے تیل دیکھو، تیل کی دھار دیکھو، کے فارمولا پر عمل کر رکھا ہے۔ کراچی میں دینی قیادت کو چن چن کر عدم آباد پہنچایا گیا کہ مشکل وقت میں کراچی کے زخموں پر کوئی مسیحا پھاہہ رکھنے والا نہ ہو۔ اب حالات نے جو رخ اختیار کر لیا ہے۔ کسی کروٹ چین نہیں مل رہا۔ ان حالات میں کوئی بہتری کی صورت ہوسکتی ہے تو وہ یہ ہے کہ تمام محب وطن قوتیں جمع ہو کر کراچی کے امن بحال کرنے پر مخلصانہ اقدام کریں۔ آل پارٹیز کانفرنس کراچی کے حالات پر منعقد کی جائے جو اپنی تجاویز مرتب کرے اور پھر تمام جماعتیں ان تجاویز پر اپنے اپنے دائرہ کار میں عمل درآمد کے لئے جان جوکھوں میں ڈال دیں۔ شاید کچھ مداوا ہو جائے۔ ورنہ اس خوفناک صورتحال کو سامنے رکھ کر سخت مایوسی میں گھرا ہوا ہر شخص محسوس کرتا ہے۔ الیس منکم رجل رشید!

برطانیہ میں یوم ختم نبوت پورے مذہبی جوش وخروش سے منایا گیا

لندن: جمعہ کو پورے برطانیہ میں یوم ختم نبوت پورے مذہبی جوش وخروش سے منایا گیا۔ اس موقع پر علمائے کرام اور مشائخ عظام نے برطانیہ بھر کی مختلف مساجد اور اسلامک سینٹرز میں نماز جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت سے مسلمانوں کو آگاہ کیا اور منکرین ختم نبوت کے خلاف اسلام عقائد پر روشنی ڈالی۔ مقررین نے کہا کہ حضورﷺ کو آخری نبی مانے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ آپﷺ کے بعد کسی کو نیا نبی ماننا اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ انہوں نے قادیانی عقائد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو حضرت محمدﷺ کا دوسرا جنم قرار دے کر اپنی راہیں مسلمانوں سے جدا کر لی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو عیسیٰ مسیح اور امام مہدی ماننا اسلامی عقائد کی رو سے غلط ہے۔ مقررین نے شرکاء پر زور دیا کہ وہ ۳۰ر جولائی کو برمنگھم میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں جوق در جوق شرکت کریں۔

اسلام امن وآشتی کا مذہب ہے

برمنگھم: اسلام امن وآشتی کا مذہب ہے۔ دہشت گردی اور تشدد کا نہیں بلکہ صلح صفائی کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام کسی کی جان ومال سے کھیلنے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ حتیٰ کہ حالتِ جنگ میں بھی بوڑھوں، بچوں، اور خواتین پر ہاتھ اٹھانے کے خلاف ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے جامع مسجد حمزہ برمنگھم میں آج بروز اتوار ۲۶ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی غرض سے پورے برطانیہ سے آنے والے مساجد واسلامک سینٹرز کے علماء وخطبا اور عاشقان مصطفیٰﷺ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا جال پھیلا دیا گیا ہے۔ مجلس یورپ کے امیر حافظ محمد نگین نے کہا کہ منکرین ختم نبوت نہ مسلمان ہیں اور نہ ہی وہ مسلمانوں کے نمائندے ہیں۔ ہمیں قادیانی فتنہ سے اپنی نئی نسل کو بچانا چاہئے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان اپنی اولاد کی دینی تربیت پر خصوصی توجہ دیں اور انہیں صحیح اور غلط کی پہچان کرائیں۔ نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانیت ہندو پاک کا فتنہ ہے۔ اہل مغرب ان کے عقائد ونظریات سے ناواقف ہیں۔ منکرین ختم نبوت یورپی ممالک میں اپنے آپ کو مسلمانوں کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

دجال کی سواری!

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

دجال سفید گدھے پر سوار ہوگا

حدیث شریف میں آتا ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ دجال سفید گدھے پر سوار ہوکر آئے گا اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر باع کا فاصلہ ہوگا اور باع ایک انگلی سے دوسرے ہاتھ کی انگلی تک کا درمیانی فاصلہ ہوتا ہے۔ الغرض اس کی سواری کے بارے میں ذکر یہی ہے کہ وہ گدھے پر سوار ہوگا۔

اور حدیث میں لفظ ''حمار اقمر'' کا آیا ہے۔ (مشکوٰۃ ۴۷۷) اس سے کیا مراد ہے؟ کیا اس سے مراد وہی جانور ہے جس کو ہم حیوان ناہق کہتے ہیں۔

ستر باع کا فاصلہ ہو۔ یہ گدھا زمین پر اللہ تعالیٰ نے پیدا نہیں فرمایا۔ تو پھر یہ سوال ہوگا کہ کیا دجال کے لئے اللہ تعالیٰ اسی وقت کوئی خاص گدھا پیدا فرمائیں گے جس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر باع کا فاصلہ ہوگا۔ کیونکہ یہ نسل گدھے کی جو ہمارے ہاں موجود ہے۔ اسمیں تو یہ چیز موجود نہیں۔ پھر اس نے گدھے پر سوار ہوکر دنیا کا چکر لگالینا ہے چالیس دن میں اور یہ گدھے جو ہمارے ہاں پھرتے ہیں یہ تو چالیس دن میں شاید کراچی بھی نہ پہنچ سکیں تو ساری دنیا میں انہوں نے چکر کیا لگانا ہے۔ اس لئے سرور کائنات ﷺ کے دور میں آپ ﷺ نے آنے والے حالت کو بیان کرنے کے لئے الفاظ وہی استعمال فرمائے ہیں جس کو اس زمانے کے لوگ سمجھ سکتے تھے۔ انہی اصطلاحات میں بات کی۔ لیکن بعد میں حقیقت اس کی جس طرح سے میں ہر بیان میں کوئی نہ کوئی مثالیں آپ کے سامنے ذکر کرتا ہوں کہ آنے والی ایجادات نے ہمارے سامنے ان چیزوں کے سمجھنے میں بڑی آسانی پیدا کردی۔ نئی نئی ایجادات نے حضور ﷺ نے جو فرمایا تھا اب اس کا سمجھنا بہت آسان ہوگیا ہے۔ اب آپ کے سامنے نئی چیزیں آرہی ہیں۔ ہر بیان میں آپ کے سامنے اس قسم کی باتیں عرض کرتا رہتا ہوں۔ مسجد کی قبلہ والی دیوار میں جنت دوزخ دکھادی۔ میں نے کہا آج کل یہ ٹی وی اس کی بہترین مثال ہے۔ سمجھانے کے لئے اور ہاتھ میں پکڑا ہوا چابک وہ باتیں کرتے گا وہ آج کل کا موبائل ٹیلی فون اور یہ وائرلیس جو ہاتھوں میں پکڑے ہوئے ہوتے ہیں اور جن کا ایریئل لمبا سا ہوتا ہے۔ بالکل چابک کی مثال ہے اور وہ باتیں کرتا ہے۔ اس قسم کی مثالیں آپ کے سامنے ہر بیان میں کوئی نہ کوئی آتی رہتی ہیں۔

تو یہ روایات اگرچہ اس درجے کی نہیں کہ جس کو کہا جاتا ہے کہ متفق علیہ روایت ہے یا صحت کے بہت اعلیٰ معیار کی ہے۔ لیکن بہرحال حدیث میں موجود ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں بھی ہے باب ذکر دجال میں کہ وہ حمار اقمر پر سوار ہوگا۔ سفید رنگ کا گدھا ہوگا اور اس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر باع کا فاصلہ ہوگا۔ حدیث شریف میں یہ الفاظ موجود ہیں۔ صحابہ کرامؓ ان باتوں کو سن کر ایمان لاتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کوئی چیز بعید نہیں۔ ہم بھی

کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کوئی چیز بعید نہیں کہ اس دور میں ایسا گدھا پیدا کردیں جو تیز رفتار بھی ہو اور اس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر باع کا فاصلہ بھی ہو کوئی بڑی بات نہیں ہے اللہ کی قدرت سے کوئی چیز بعید نہیں تو جس وقت تک وہ دجال آئے گا نہیں ہم اس کی سواری دیکھ نہیں لیں گے۔ اس وقت تک ہم کوئی قطعی بات نہیں کرسکتے۔ بلکہ ان الفاظ کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے ظاہر پر ایمان لاتے ہوئے ہم کہتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ حمار اقمر پر وہ سوار ہوگا اور وہ اتنا بڑا گدھا ہوگا اتنا تیز رفتار ہوگا۔

دجال کی سواری کا مصداق دور حاضر کے مطابق

تو سرور کائنات ﷺ کی زبان سب سے سچی زبان ہے اور جس کے وہ رسول ہیں وہ سب قدرتوں کا مالک ہے۔ اپنے رسول کی بات کو سچا ثابت کرے گا تو اس لئے اگر ایسا گدھا پیدا ہو جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کوئی بعید نہیں۔ اس لئے ہم ایمان اسی پر ہی لاتے ہیں۔ لیکن تاویل کے درجہ میں اگر کوئی بات کرنی ہو جس طرح باقی چیزوں میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا رہتا ہوں تو اس میں بھی بعض علماء نے تاویل کے درجہ میں ایک بات کی ہے۔

وہ یہ ہے کہ آج کل جو ہوائی جہاز بنتے ہیں۔ یہ سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ لیکن اس وقت جو ہوائی جہاز ہے یہ آپ کو پتہ ہے کہ کس شکل کا ہوتا ہے؟۔ کبھی خیال کیا آپ نے کہ ہوائی جہاز کس شکل کا ہوتا ہے؟۔ عام طور پر یہ مچھلی کی شکل میں ہے۔ یعنی اس کا ماڈل جو ہے یہ مچھلی کی شکل پہ ہے۔ آگے سے موٹا آہستہ آہستہ پیچھے سے پتلا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور اسی طرح اس کے پر ہوتے ہیں۔ جس طرح سے مچھلی کے ہیں اور یہ اڑتے وقت اترتے وقت پر کبھی کھلتے ہیں۔ کبھی بند ہوتے ہیں۔ کبھی دیکھنے کی نوبت آپ کو آئے گی تو معلوم ہوگا اور اس طرح سے پچھلی طرف سے مچھلی کے پر ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے اس کے پیچھے پر ہوتے ہیں اور آگے جس طرح سے وہ بال ہوتے ہیں مچھلی کے تو بعض اوقات اس کے آگے جو پنکھا چلتا ہے۔ اس کی مثال ایسے بن جاتی ہے۔

بہرحال موجودہ جو ہوائی جہاز ہیں ان کے ماڈل اور ان کے نمونے مچھلی کے مطابق ہیں۔ شکل ان کی ایسی ہے اور جو آج کل ہیلی کاپٹر آرہے ہیں۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ بعضے بعضے ہیلی کاپٹر اس قسم کے ہیں کہ اگر زمین پر کھڑے ہوں کوئی دور سے انسان دیکھے تو ایسے لگتا ہے جیسے بچھو ہو اور بچھو کی سی شکل معلوم ہوتی ہے۔ زمین پر کھڑے ہونے کی تصویر کبھی آپ دیکھیں تو دیکھتے ہی ان کے متعلق خیال جو دفعتاً آتا ہے تو ایسے لگتا ہے جیسے کوئی بچھو کی شکل ہو۔ آپ نے شاید پڑھا سنا ہے یا نہیں ایک جنگی ہیلی کاپٹر ہے جو سواری کے طور پر نہیں بلکہ جنگ میں استعمال ہوتا ہے ہمارے پاکستان میں بھی ہے وہ ہے کوبرا ہیلی کاپٹر۔ کوبرا کہتے ہیں کالے سانپ کو۔ انگریزی میں کوبرا کالے سانپ کو کہتے ہیں۔ وہ سانپ کی شکل کا ہے۔ لمبا سا، پتلا سا، سیاہ رنگ کا جو اتنا پتلا ہے کہ دو آدمی برابر بڑی مشکل سے بیٹھ سکتے ہیں اور وہ اگر زمین کے اوپر کھڑا ہو تو بلندی سے دیکھا جائے تو ایسے لگتا ہے جیسے کالا ناگ ہوتا ہے اور وہ جنگ میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کو کوبرا ہیلی کاپٹر کہتے ہیں۔ یعنی سانپ کی شکل کا تو جس طرح سے یہ سواریاں مختلف ناموں پر بن رہی ہیں اچھا آپ یہ کاریں دیکھتے ہیں کئی کاریں اس قسم کی ہیں کہ جس وقت وہ زمین کھڑی ہوتی ہیں اگر ان کو اوپر سے دیکھا جائے تو بالکل مینڈک معلوم ہوتی ہیں۔ مینڈک کی شکل کی ہوتی ہیں۔ اب اگر اس وقت کہتے

موٹر کار تو اس وقت کے لوگ سمجھ نہ سکتے کہ کار کیا ہوتی ہے۔ ہیلی کاپٹر کیا ہوتا ہے۔ ہوائی جہاز کیا ہوتا ہے۔ اگر اس وقت یہ کہا جاتا کہ مینڈک ہوگی مینڈک جس میں پانچ پانچ آدمی بیٹھ جائیں گے۔ اسی کیا پچاسی کیا نوے سوا سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے بھاگے گی تو صحابہ کرامؓ نے تو ایمان لانا تھا بالکل ٹھیک ہے کہ اگر حضورﷺ فرمارہے ہیں ایسی مینڈک بن جائے گی پیدا ہوجائے گی جس میں لوگ بیٹھیں گے اور اس طرح بھاگیں گے اور یہ اس دور میں آ کر مینڈک جیسی کار ہمارے سامنے آئی تو پتہ چلا کہ وہ مینڈک نہیں جو پانی میں ہوتی ہے۔ یہ مشینی مینڈک ہے اور اس مشینی مینڈک میں چار پانچ آدمی بیٹھ سکتے ہیں تو یہ مشینی دور کے اندر آ کر بعض چیزیں بن رہی ہیں جو مختلف ناموں سے موسوم ہیں۔ اب اگر اس ہیلی کاپٹر کا نام رکھ دیا کالا ناگ ہیلی کاپٹر کو برا ہیلی کاپٹر تو اگر یہی لفظ پہلے آتا سانپ اس کا کا ہوگا جو ہوا میں اڑے گا اور اس میں دو آدمی بیٹھیں گے۔ اس طرح سے ہوگا تو آج اس کی مراد سمجھنے میں آسانی پیدا ہوجاتی کہ واقعی سانپ کی شکل کی ایسی مشین آ گئی کہ جو ہوا میں اڑتی ہے اور اس کے اندر لوگ سوار ہوتے ہیں۔ تاویل سامنے آ گئی؟ نہیں بلکہ میں آپ کی خدمت میں عرض کروں۔

جنتیوں کی روحوں کی سواری

حدیث شریف میں جو آتا ہے کہ جنتی جو ہیں ان کی روحیں جنت میں پرندوں کے پیٹ میں سوار ہوں گی اور پرندے ان کو لے کر اڑا کریں گے تو اب ہم اگر اس ظاہری دنیا کے اعتبار سے دیکھتے ہیں تو ہماری عقل میں یہ بات نہیں آتی کہ پرندہ جو ہے اس کے پیٹ میں کیسے گھس جائیں گے اور کئی کئی آدمی اس کے پیٹ میں کیسے بیٹھ جائیں گے؟ اور پرندہ ان کو لے کر کیسے اڑا کرے گا؟ یہ پرندہ کا لفظی معنی پتہ ہے کیا ہوا کرتا ہے۔ پرندہ کہتے ہیں اڑنے والے کو۔ پرندہ کا اڑنا پرد مضارع پرندہ اسم فاعل پرندہ کا لفظی معنی ہے اڑنے والا اور عربی میں اس کے لئے لفظ استعمال ہوتا ہے طائر یا طیارہ۔ اس لئے ہوائی اڈے کو جہاں سے اڑتے ہیں اسے المطار کہتے ہیں اڑنے کی جگہ اور وہاں حدیث شریف میں لفظ طیر کا ہے جو طائر کی جمع ہے تو طائر کے بطن میں طائر کے جوف میں، شہداء کی ارواح ہوں گی اور وہ طائران کو لے کر اڑا کرے گا۔ (مشکوٰۃ ۳۳۰، مسلم ۱۳۵) اب اس وقت تو طائر کا معنی یہی سمجھا جاتا تھا جیسے یہ کبوتر اڑے پھرتے ہیں۔

لیکن آپ نے آج طائر اور طیارے اڑتے ہوئے دیکھے کہ نہیں اور پانچ پانچ سو آدمی ان کے پیٹ میں گھسا ہوا ہوتا ہے اور وہ لے کر اڑے پھرتے ہیں اور کہتے ہم انہیں طیارہ ہی ہیں اور ان کے اڑنے کی جگہ کو مطار ہی کہتے ہیں۔ اب یہ بات سمجھ میں آ سکتی ہے کہ ایسے اڑنے والے پرندے بھی ہیں کہ جن کے پیٹوں میں کھڑکیاں کھلتی ہیں اور ان کے اندر متعدد آدمی بیٹھ سکتے ہیں اور بیٹھنے کے بعد وہ ان کو اڑایا کریں گے تو اب ہوائی جہاز کی مثال دیکھنے کے بعد طیارہ میں سوار ہو کر جنت کی سیر کرنے میں کیا اشکال رہ گیا؟۔

اگر اس مثال کو پیدا ہونے سے پہلے سمجھنے میں دقت تھی تو آج تو کوئی دقت نہیں ہے۔ یہ طیارہ ہی ہے۔ یہ اڑنے والی چیز ہے۔ اس کو طائر ہی کہتے ہیں اور اس کے اڑنے کی جگہ کو مطار کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل دی قدرت دی تو اس نے ایسے طیارے بنالئے کہ جن کے اندر بیٹھ کر لوگ پرواز کرتے ہیں اور سیر کرتے پھرتے ہیں

تو اگر اس طرح سے اللہ تعالیٰ جنت کے اندر کوئی ایسے طیارے کوئی ایسے جہاز بنادے جو جنت والوں کی مرضی کے مطابق اڑیں پھریں اور ان کو اس طرح پیٹرول نہیں دینا پڑے گا۔ سٹارٹ نہیں کرنے پڑیں گے۔ وہ اس قسم کے ہوں گے کہ جنتیوں کا ارادہ ہی کافی ہے۔ تو جب وہ ارادہ کریں گے تو لے کے اڑ جایا کریں گے جہاں وہ چاہیں گے اتر جایا کریں گے۔ اب اس میں کوئی کسی قسم کا بعد باقی نہیں۔

لیکن میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آج اس مشینی دور میں تیز رفتار سواریوں کا ہمارے سامنے آ جانا مثالوں کے ساتھ ان واقعات کا سمجھنا آسان ہو گیا تو جس طرح سے یہ طائر اور طیارہ کی مثال آ گئی کہ آج ہوائی جہاز کے ساتھ آپ پسند کرتے ہیں یہ ہیلی کاپٹر میں نے بتادیا کہ دیکھنے والوں کو ایسے معلوم ہوتا ہے کبھی ان کی فوٹو دیکھیں تصویر دیکھیں زمین پر اترا ہوا دیکھیں ایسے لگتا ہے جیسے بچھو کی شکل ہے اور بعض کاریں اس قسم کی ہیں جن کو دیکھ کر ایسے لگتا ہے جیسے مینڈک ہے اور اب جہازوں کے ماڈل اور بھی آنے لگ گئے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے بین الاقوامی اڈے پر آپ اگر دیکھیں گے تو مختلف ملکوں کے مختلف جہاز اترے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کا ماڈل ایک نہیں ہے۔ اب وہ مختلف قسم کے ہیں۔ دیکھنے سے ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے دریائی جانور ہے۔ اس قسم کی شکلیں آ رہی ہیں۔ نئے نئے ماڈل آ رہے ہیں جہازوں کے تو عین ممکن ہے یعنی احتمال کے درجے میں تاویل کے درجے میں جب وقت آئے گا تو پتہ چلے گا ہو سکتا ہے کوئی جہاز مچھلی کی شکل کا بنانے کی بجائے گدھے کی شکل کا بن جائے گدھے کی شکل کا بن جائے گا تو اس میں کوئی حرج تو نہیں۔ حمار ہی کہیں گے شکل جو گدھے کی ہوگی۔ جیسے کوبرا ہیلی کاپٹر کہتے ہیں کالا ناگ ہیلی کاپٹر اس طرح سے یہ جہاز جو ہوگا مچھلی کی شکل کی بجائے اگر یہ گھوڑے کی شکل کا بن جائے کہ دیکھنے والے کو معلوم ہو کہ یہ گھوڑا ہے اور ہو سفید رنگ کا جیسے کہ ہوائی جہاز سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ باقی رہا اس کے کانوں کے درمیان ستر ستر باع کا فاصلہ تو یہ آج بھی ہے۔ یہ جہاز جو بنتے ہیں ان کے جو پر ہوتے ہیں جو آپ کو کھلے کھلے معلوم ہوتا ہے یہ اوپر اڑتے ہیں تو آپ کو چھوٹے چھوٹے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بڑے جہاز جن میں حاجی وغیرہ جاتے ہیں اللہ نے کئی دفعہ توفیق دی اس کے فضل و کرم کے ساتھ موقع ملا پانچ پانچ سو آدمی جس میں سوار ہوتے ہیں۔ بہت بڑے بڑے جہاز اتنے لمبے کہ یہاں بیٹھ کر اس کا دوسرا کنارہ نظر نہیں آتا۔ اتنے چوڑے ہوتے ہیں کہ درمیان میں چار سیٹیں پھر گزرنے کی جگہ ادھر تین سیٹیں ادھر گزرنے کی جگہ۔ ادھر تین سیٹیں دس دس سیٹیں برابر ہوتی ہیں۔ درمیان میں دو راستے ہوتے ہیں گزرنے کے اتنا کھلا ہوتا ہے وہ اور اتنا لمبا ہوتا ہے چالیس چالیس پینتالیس پچاس پچاس لائنیں ہوتی ہیں ساڑھے چار سو پانچ سو آدمی جہاز میں سوار ہوتے ہیں۔ یہ بڑے جہاز جو چلتے ہیں حج کے موقع پر اتنے بڑے بڑے ہوتے ہیں۔

یہ جہاز اتنے بڑے بڑے جو نکل آئے تو ان میں جتنا بڑا جہاز ہوتا ہے ان کا پر اتنا ہی لمبا ہوتا ہے اور جہاز جو ہوتا ہے وہ بالکل ٹائٹ ہوتا ہے۔ اس کا کوئی روشن دان کھلا ہوا نہیں ہوتا۔ اگر روشن دان کھلا ہوا ہو تو پھر باہر کی ہوا اس میں داخل ہو کر اس کو پھاڑ دیتی ہے۔ وہ پھٹ جاتا ہے اور دروازہ کھل گیا جہاز لیٹ جاتا ہے گر جاتا ہے ایک اتنا سا سوراخ بھی نہیں ہوتا جس سے باہر کی ہوا اندر جائے۔ بالکل یہ ٹائٹ ہوتا ہے۔ باہر کی ہوا اندر نہیں جاسکتی وہ اتنا

تیز رفتار ہوتا ہے چھ سو میل سات سو میل اگر باہر کی ہوا اس کے اندر جائے تو جہاز پھٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے شیشہ کی کھڑکیاں ہیں باہر نظر آتا ہے لیکن وہ سارا ٹائٹ ہوتا ہے ان میں سے ہوا نہیں آتی اب جس وقت بالکل ٹائٹ ہے اور اندر پائلٹ جو بیٹھا ہوا ہے جہاز چلانے والا اس کا رابطہ ہوتا ہے اس اڈے کے ساتھ بھی جہاں سے وہ اڑا ہے اور اس اڈے کے ساتھ بھی جہاں اس نے اترنا ہے۔ جہاں سے اڑا ہے جہاں اترنا ہے بالکل وہ باتیں کرتا جاتا ہے سنتا جاتا ہے حالات پوچھتا جاتا ہے اور بتاتا جاتا ہے اس کا رابطہ ہوتا ہے اس لئے کوئی کسی قسم کی گڑبڑ ہو جائے فوراً اطلاع دیتا ہے تو جو اس کے ریڈار ہیں جس کے ذریعے سے اندر بیٹھنے والے کو حالات معلوم ہوتے ہیں باتیں سنتے ہیں یہ ریڈار اس کے ہیں وہ ان پروں کے کناروں پر ہوتے ہیں یہ جو پر یوں پھیلے ہوئے ہیں ان کے کناروں پر ہیں ادھر بھی اور ادھر بھی اب مشین جو لگی ہوئی ہے جس کے ذریعے سے باہر کی باتیں وہ اخذ کرتے ہیں باہر کی باتیں اخذ کرنے کے لئے جو مشین ہے وہ پر کے کنارے پر ہو تو وہ جس ذریعے سے سن رہا ہے وہ کان ہی تو ہوتا ہے اور کیا ہوتا ہے جس کے ذریعے سے سنا جائے وہ کان ہی تو ہوتا ہے تو گویا کہ یہ بھی اس کا کان ہے اور دونوں کانوں کے درمیان میں ستر باع کا فاصلہ تو اب بھی ہے ہوائی جہازوں میں بات سمجھے کہ نہیں؟ یعنی کان جو ہیں یہ سننے کا آلہ ہیں اور ان کے سننے کا آلہ جو ہوا کرتا ہے وہ ان پروں کی انتہا پر ہو تو ستر باع کا فاصلہ دونوں کانوں کے درمیان تو ہو گیا جس سے وہ باتیں سنتے ہیں اس لئے تاویل کے درجے میں موجودہ مشینری دور میں سمجھانے کے لئے یہ بات کہی جا سکتی ہے حقیقت حال اسی وقت معلوم ہوگی جب وہ دجال آئے گا اور جس سواری پر سوار ہو کر آئے گا دیکھیں گے حقیقت حال اس وقت معلوم ہوگی۔ سرور کائنات ﷺ کے ظاہری الفاظ پر ایمان ہے اسی درجہ میں جس درجہ کی روایت ہے اور ہم اس کو ظاہر پر ہی محمول کرتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں اسی ظاہری الفاظ کے مطابق جو مراد سمجھ میں آ رہی ہے اللہ کی قدرت سے کوئی بعید نہیں کہ ایسا جانور پیدا کر دے لیکن ہم کہتے ہیں حالات کے تحت اس کی یوں تاویل کر لی جائے تو گنجائش ہے اس تاویل کی مولانا مناظر احسن گیلانیؒ نے سورہ کہف کی تفسیر کے اندر یہی تاویل لکھی ہے جو میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں۔ مولانا نے سورہ کہف کی تفسیر لکھی ہے اسی نقطہ کے تحت کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو سورہ کہف پڑھے وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا تو اس سورہ کہف کو فتنہ دجال سے کیا مناسبت ہے اور اس سورت میں کیا باتیں ہیں جن کو فتنہ دجال کا علاج قرار دیا گیا ہے۔

دجال کی سواری کا صحیح مصداق

تو بہر حال یہ بات اس طرح سے سمجھی جا سکتی ہے سمجھنے میں آسانی ہے باقی اس کا صحیح مصداق متعین اسی وقت ہی ہوگا جس وقت کہ وہ خبیث آئے گا پھر دیکھیں گے کہ اس کا گدھا کتنی ٹانگوں والا ہے کان کتنے لمبے لمبے ہیں اس وقت حقیقت سامنے آئے گی لیکن ان الفاظ کو سمجھنے کے لئے یہ تاویل کی جا سکتی ہے جس سے بات کا سمجھنا آسان ہو گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سواری

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سواری کا جو جانور تھا وہ بھی خر ہی مشہور تھا۔ خر عیسیٰ، خر عیسیٰ۔ یہ بطور محاورے

کے آتا ہے۔گلستان میں بھی آپ نے پڑھا ہوگا:

خر عیسیٰ اگر مکہ برم چو باز آید ہنوز خر باشد

کہ عیسیٰ علیہ السلام کے گدھے کو اگر مکہ لے جائیں تو جب واپس آئے گا تو گدھا ہی ہوگا تو عیسیٰ علیہ السلام کی صحبت میں رہ کر مکہ جا کر اس میں کوئی تمیز نہیں آئے گی گدھے کا گدھا رہے گا''خر عیسیٰ اگر استم مکہ برم'' تو عیسیٰ علیہ السلام کی سواری کا جانور بھی خر ہی مشہور تھا اور دجال کی سواری کے جانور کا نام جو ہے وہ بھی گدھے حمار کے طور پر سامنے آیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دجال کا تقابل

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی مسیح کہلاتے ہیں اور یہ بھی مسیح الدجال ہے اور وہ بھی مسیح۔ یہیں آ کر مغالطہ لگتا ہے یہود کو کہ وہ مسیح ہدایت کو مسیح ضلالت سمجھ گئے وہ سمجھے کہ پیشگوئی جو آتی ہے کہ ایک مسیح آئے گا وہ بڑا فتنہ پرداز ہوگا۔انہوں نے غلطی کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کو وہ مسیح بنا دیا اور ان کے دشمن ہوگئے اور یہ مسیح ضلالت کو اپنے لئے مسیح ہدایت اور نجات دہندہ سمجھیں گے۔ یہ ہے ان کی گمراہی کا راز جبکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے صحیح بات سمجھنے کی توفیق دی کہ مریم علیہا السلام کا بیٹا جو مسیح ہے وہ مسیح ہدایت ہے اور یہ مسیح جو آئے گا بعد میں یہ مسیح دجال ہے یہ مسیح ضلالت ہے ہم نے مسیح ہدایت کو مسیح ہدایت سمجھا اور مسیح ضلالت کو مسیح ضلالت سمجھا ہمیں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے صدقے صحیح بات سمجھنے کی توفیق دے دی۔ یہود اس غلطی میں پڑ گئے کہ وہ مسیح ہدایت کو مسیح ضلالت سمجھ گئے اور مسیح ضلالت کو مسیح ہدایت سمجھیں گے اس لئے پوری دنیا کا یہودی اس دجال کے پیچھے ہوگا اور سارے یہودی اس کے ارد گرد ہوں گے۔

سورۃ کہف کی تلاوت اور فتنہ دجال سے حفاظت

تو اس ضمن میں یہ بات بھی آپ کے سامنے آگئی کہ سورہ کہف سرور کائنات ﷺ نے اس کو دجال کے فتنہ کا علاج قرار دیا ہے اور ہر جمعہ اس کے پڑھنے کی تلقین کی ہے اور ایک روایت میں یہ حکم بھی فرمایا کہ جب وہ دجال آجائے تو اس کے سامنے سورہ کہف کی شروع والی آیات پڑھنا یہ اس کے فتنے کا علاج ہے۔ (مسلم ۲/۴۰۱، مشکوٰۃ ۴۷۳) تو جو یہ پڑھتا رہے گا اس کے فتنے سے بچے گا۔اس لئے جمعہ کے دن آپ حضرات کو چاہئے عادت بنالیں جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کرلیا کریں کیونکہ دجالی تہذیب اور دجالی فتنہ جس کے آثار بڑی شدت کے ساتھ نمایاں ہوتے چلے جارہے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس فتنے سے محفوظ رکھے۔ یہ الفاظ کی برکت بھی ہوسکتی ہے اور اگر آپ اس کی تفسیر پڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جو اصول ذکر فرمائے ہیں اور ان اصولوں کو مدنظر رکھیں گے تو فتنہ دجال سے حفاظت بھی ہوجاتی ہے۔

روحانیت اور مادیت کا مقابلہ

اور ان اصولوں کو اگر دیکھنا ہو کہ وہ کون سے اصول ہیں جو سورہ کہف نے بتائے ہیں اور ان کو کس طرح سے دجال کے فتنے کا علاج قرار دیا گیا ہے اس بارے میں آپ کو وہی مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی تفسیر کا مطالعہ کرنا

ہوگا۔ ساری کی ساری بات سامنے آ جاتی ہے یہ حضرت مولانا کی کتاب بھی ہے اور مولانا ابوالحسن علی ندویؒ ندوۃ العلماء کے مہتمم ان کی بھی کتاب ہے جو انہوں نے روحانیت اور مادیت کے مقابلہ کے عنوان کے ساتھ سورہ کہف کی تفسیر لکھی کہ اصل کے اعتبار سے یہ مقابلہ روحانیت اور مادیت کا ہوگا۔ مادیت کے اسباب سب سے زیادہ دجال کو حاصل ہوں گے اور ان کے مقابلہ میں عیسیٰ علیہ السلام کی روحانیت آئے گی اور اس مقابلہ میں روحانیت نے مادیت کے اوپر غالب آنا ہے۔ دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہوگا اور جب اس کو پتہ چلے گا کہ عیسیٰ علیہ السلام اتر آئے تو اسی وقت ہی وہ حوصلہ چھوڑ دے گا۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کی روحانیت کے تحت مادی اسباب نے شکست وریخت کا شکار ہوجانا ہے جتنا الیکٹرونکس کا سلسلہ ہے عیسیٰ علیہ السلام کی روحانیت کے مقابلہ میں سارے کا سارا نیست ونابود ہوجائے گا۔

دجال کی موت اور یہودیت کا خاتمہ

تو حضورﷺ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر سننے کے بعد اس پر غم طاری ہوگا وہ یوں پگھلنا شروع ہوجائے گا جس طرح سے نمک کا ڈلہ اگر پانی میں ڈال دیں تو جس طرح سے نمک پگھلتا ہے (مسلم ۲،۹۲، مشکوٰۃ ص۴۶۶) دجال اس طرح غم کے مارے پگھلے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر سن کر کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام اس کا پیچھا نہ بھی کریں تو اسی غم میں وہ مرجائے گا۔ خوف وہیبت کے ساتھ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کا قتل مقدر کیا ہوا ہے عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے اور اپنے نیزے میں اس کا لگا ہوا خون دکھائیں گے کہ دیکھو یہ دجال کا خون ہے میں نے اسے قتل کردیا ہے تو جس وقت یہ دجال قتل ہوگا تو یہودیت کے اوپر زوال آجائے گا پھر کوئی یہودی زندہ نہیں بچے گا وہ سارے کے سارے مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوجائیں گے۔ حتیٰ کہ اگر پتھر کے پیچھے چھپا ہوا ہوگا تو پتھر کہے گا اور اگر درخت کے پیچھے چھپا ہوگا تو درخت کہے گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نہ کسی درخت کے پیچھے پناہ ملے گی نہ انہیں کسی پتھر کے پیچھے پناہ ملے گی۔ یہ نیست ونابود کردیئے جائیں گے اور سب قتل ہوجائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اسباب پیدا ہورہے ہیں کہ سارے کا سارا یہودی اسرائیل میں اکٹھا ہورہا ہے دنیا سے آآکے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے قتل کے لئے ساری دنیا کا چکر نہیں لگانا پڑے گا کہ جس طرح سے چونٹیاں ایک جگہ اکٹھی ہوجائیں تو چیونٹی مار پوڈر ڈال دیں تو وہیں ساری مرجاتی ہیں ان کا بھی یہی حال ہورہا ہے کہ ساری دنیا سے اکٹھے ہوہو کے اسرائیل میں جمع ہورہے ہیں اور ان شاء اللہ یہیں سب مریں گے اور عیسائی جو ہیں یہ مسلمان ہوجائیں گے کیونکہ جب عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں گے اور ان کو یقین ہوجائے گا کہ یہ واقعی عیسیٰ علیہ السلام ہیں جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں تو یہ سارے کے سارے مسلمان ہوجائیں گے یہودی ختم ہوجائیں گے۔ اس لئے دین واحد ہوجائے گا پوری دنیا کے اوپر صرف اسلام ہوگا دوسرا دین باقی نہیں بچے گا۔

تو یہ ہے وہ وقت جس وقت پوری کی پوری روئے زمین کے اوپر دین واحد ہوگا جو حدیث میں پیشگوئی آتی ہے وہ اس وقت پوری ہوگی جب یہ دجال بھی قتل ہوگا اس کے ساتھ سب یہودی بھی قتل ہوں گے اور عیسائی

سارے کے سارے مسلمان ہو جائیں گے عیسائیت باطل ہو جائے گی حضرت عیسیٰ علیہ السلام خنزیر کو قتل کریں گے خنزیر کو ختم کریں گے۔

خنزیر کی حلت کسی دین سماوی میں نہیں

خنزیر کی حلت یہ دین میں تحریف ہے عیسائیوں کی طرف سے جو انہوں نے خنزیر کو حلال قرار دے دیا ورنہ خنزیر پورے ادیان سماویہ میں حرام جانور ہے یہ حلال نہیں ہے تو عیسائیت کے اندر جو تحریفات ہوئی ہیں ان تحریفات میں سے ایک تحریف یہ بھی ہے کہ انہوں نے خنزیر کو حلال کر لیا اس لئے بہت شوق سے بہت کثرت سے کھاتے ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام اس خنزیر کو بھی قتل کر دیں گے اور جب دین واحد ہو جائے گا اور کفر رہے گا ہی نہیں تو پھر جہاد بھی ختم ہو جائے گا۔(یعنی جہاد کی ضرورت نہیں رہے گی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بعد کے حالات

اس لئے حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو ان کے زمانے میں جہاد ختم ہو جائے گا۔ جہاد کے ختم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کوئی ایسا رہے گا نہیں جس کے خلاف جہاد کریں۔ سارے کے سارے دین واحد پر ہو جائیں گے تو جہاد بھی ان کے دور میں ختم ہو جائے گا۔ جزیہ کا مسئلہ بھی اس دور میں ختم ہو جائے گا کیونکہ جزیہ ہو یا جہاد ہو یہ کفر کے وجود کو چاہتا ہے کافر موجود ہوں گے تو جزیئے کا مسئلہ آئے گا کافر موجود ہوں گے تو جہاد کا مسئلہ آئے گا تو جزیئے کو بھی موقوف کر دیں گے جہاد کو بھی موقوف کر دیں گے اور اس کے بعد یہ حکومت بالکل اسی طرح سے ہوگی جس طرح سے ایک دور نبوت ہوتا ہے عادلانہ حکومت ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکات کا ظہور بہت کثرت سے ہوگا۔ زمین اپنی برکتیں نکالے گی آسمان وقت پر بارش برسائے گا تو رزق کی اتنی فراوانی ہو جائے گی کہ جس طرح سے میں نے آپ کے سامنے ذکر کیا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جانور دودھ اتنا دینے لگ جائیں گے کہ ایک ایک بکری پورے خاندان کے لئے ایک ایک گائے پورے قبیلے کے لئے کافی ہوگی اتنا دودھ دیں گے اور نباتات اتنی بن جائیں گی کہ انار کی مثال حضور ﷺ نے دی ہے کہ ایک انار اس کے اندر کے دانے نکالنے کے بعد کہ اس کے چھلکے کو کھڑا کر کے سائبان کا کام لیں گے اور اس کے سائے میں بیٹھیں گے اتنے بڑے بڑے انار ہو جائیں گے۔ اب یہ سارے کے سارے آثار صحیح ہو گئے تو پھر یہ برکتیں ساری کی ساری ہوں گی اور درجہ بدرجہ اسی طرح سے پھر وہ حکومتیں چلی جائیں گی۔

حضرت سید انور شاہ صاحبؒ کی تحقیق کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کو نبوت چالیس سال کی عمر میں ملی اور نبوت کے ملنے کے بعد چالیس سال دنیا میں زندہ رہے اسی سال کے ہو گئے اور جب وہ اتریں گے آسمان سے تو اسی سال کے ہی ہوں گے وہاں جانے کے بعد تغیر و تبدل نہیں آئے گا جیسے حدیث میں آتا ہے کہ جب آپ لوگ جنت میں جائیں گے تو ایسے جوان ہوں گے جیسے بتیس تینتیس سال کا ہوتا ہے تو الو فھا ار بعھا سال گزر جائیں گے

لیکن آپ ایسے رہیں گے جیسے بتیس تینتیس سال کا جوان ہوتا ہے اس میں کوئی تغیر نہیں آئے گا تو عیسیٰ علیہ السلام میں بھی کوئی تغیر نہیں آئے گا تو جب وہ اتریں گے تو اسی سال کے ہی ہوں گے اور اس دنیا میں آنے کے بعد پھر انہوں نے چالیس سال اس دنیا میں ٹھہرنا ہے سات سال ان کا دور حضرت مہدی کے ساتھ ہے اور تینتیس سال حضرت مہدی کے بعد ہے۔

تو یہ جو لوگ عام طور پر ذکر کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی عمر چالیس سال ہوگی جب وہ اتریں گے تو تینتیس سال کے ہوں گے سات سال یہاں رہیں گے چالیس سال کی عمر میں وفات پا جائیں گے جیسے بعض تفسیروں کے اندر یہ روایتیں نقل کی گئی ہیں۔ یہ لوگوں کو مغالطہ لگا ہے۔ چالیس سال کا چالیس سال یہ نزول کے بعد زمینی عمر ہے جو وہ چالیس سال یہاں گزاریں گے سات سال حضرت مہدی کے ساتھ اور تینتیس سال علیحدہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دنیا سے اٹھائے گئے تھے تو انہوں نے شادی نہیں کی تھی ان کو شادی کی نوبت نہیں آئی تھی تو پھر جب آئیں گے تو حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ شادی بھی کریں گے ان کی اولاد بھی ہوگی بعد میں وفات پائیں گے تو سرورکائنات ﷺ کے حجرے میں حضور ﷺ کے ساتھ ان کی قبر بنے گی چنانچہ جہاں حدیث میں اس بات کو ذکر کیا گیا وہاں ساتھ یہ بھی ہے کہ اس حجرے میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، سرورکائنات ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا روضۂ اطہر پر سلام پیش کرنا اور آپ ﷺ کا جواب دینا

آسمان سے اتر کر معلوم یوں ہوتا ہے کہ جنگوں سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ آئیں گے دجال کو قتل کرنے کے بعد کیونکہ ان کا نزول تو ہوگا دمشق میں شام کے اندر اور اس وقت دجال کے مقابلہ میں صف بندی ہوئی ہوگی اتر کر لڑائیوں میں مصروف ہو جائیں گے تو فتح پانے کے بعد وہ مدینہ منورہ آئیں گے۔

سید انور شاہ صاحبؒ نے بھی یہ روایت اپنی کتاب (التصریح بما تواتر فی نزول المسیح) میں لکھی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام میری قبر پر آئیں گے اور آ کر مجھے سلام کہیں گے اور میں ان کا سلام سنوں گا اور ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ تو یہ ہے دور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا۔

پھر آہستہ آہستہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد وہ فسق و فجور نا فرمانی جس طرح سے پچھلی تاریخ میں ہے پھر شروع ہوتی چلی جائے گی ہوتی چلی جائے گی۔ خیر مٹتی چلی جائے گی پھر ایک وقت آ جائے گا جس وقت دنیا کے اوپر کوئی اللہ اللہ کہنے والا اور اللہ کا نام لینے والا نہیں ہوگا۔ یعنی صحیح عقیدے والا مسلمان آدمی مومن آدمی کوئی نہیں رہے گا۔ سارے کے سارے ختم ہو جائیں گے ایک وقت ایسا آئے گا وہ وقت ہوگا جس کے بعد دنیا کے ختم ہونے کے آثار شروع ہو جائیں گے کعبۃ اللہ اٹھا لیا جائے گا۔ قرآن کریم کے نقوش ختم ہو جائیں گے جب تک اس زمین کے اوپر اللہ اللہ کہنے والے صحیح العقیدہ لوگ موجود ہیں اس وقت تک اس زمین کے اوپر قیامت نہیں آئے گی۔ کائنات محفوظ ہے۔

کفر وارتداد سے توبہ کا طریقہ!

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری !c

حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پانچویں امیر اور۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے قائد تھے۔ آپ اور آپ کے ساتھیوں کی شبانہ روز کوششوں سے قادیانی غیرمسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ ۱۹۷۴ء کے فیصلہ کے بعد قادیانی اس قسم کے بیانات دیتے رہے جس سے قادیانیت پر رہتے ہوئے ختم نبوت کا اقرار اور اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتے رہے۔ حضرت بنوریؒ کا مضمون ان کے جواب اور اس تناظر میں دیکھا جائے۔ ادارہ!

۱...... اگر کوئی کافر یا مرتد اپنے کفر وارتداد سے تائب ہوکر مسلمان ہونا چاہتا ہے تو اسلام کی وسیع اور عالمگیر رحمت کے دروازے اس کے لئے بند نہیں ہیں۔ وہ صاف وصریح توبہ کر کے اسلام میں داخل ہوسکتا ہے اور اسلامی برادری کا معزز فرد بن سکتا ہے۔ ’’چشم ماروشن دل ماشاد‘‘ مگر اسے اپنے تمام سابقہ کفریہ عقائد سے اجمالاً وتفصیلاً توبہ کرنا ہوگی اور اپنے سابقہ عقائد سے برأت کا اعلان کرنا ہوگا۔

۲...... جس شخص کا کفر وارتداد ثابت ہوجائے اور اس کے کفریہ عقائد میں تاویل کی کوئی گنجائش نہ ہو۔ اس کو امام، مقتداء، مصلح اور مجدد ماننا بھی کفر ہے۔ کیونکہ ایسے شخص کو امام اور مجدد ماننے کے معنی یہ ہیں کہ یہ شخص اس مرتد کے عقائد ونظریات اور اس کے تمام دعوؤں کو تسلیم کرتا ہے۔ ایک مسلمان کو مسلمان کہنا اور سمجھنا جس طرح ضروری ہے۔ ٹھیک اسی طرح ایک دجال کافر ومرتد کو کافر کہنا بھی ضروری اور فرض ہے۔ چنانچہ مرزائیوں کی لاہوری جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزاغلام احمد قادیانی آنجہانی مجدد تھے، نبی نہیں تھے۔ مگر علمائے امت نے اسی نکتہ کی بنیاد پر ان کو کافر ہی سمجھا۔ بلکہ انہیں قادیانی مرزائیوں سے بھی زیادہ خطرناک سمجھا گیا۔

۳...... مرزائیوں کو اگر واقعی اپنی گمراہی کا احساس ہوگیا ہے اور وہ تہہ دل سے مسلمان ہونا چاہتے ہیں اور پاکستان کے سچے بہی خواہ بن کر اسلامی برادری میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو مرزائی امت کو (خواہ قادیانی، ربوی ہوں یا لاہوری) صاف صاف اپنے عقائد کفریہ سے توبہ کا اعلان کر دینا چاہئے اور اس امر کا اقرار واعتراف کرنا چاہئے کہ مرزاغلام احمد قادیانی آنجہانی اپنے تمام دعاوی میں واقعتاً جھوٹا تھا، مفتری تھا، کذاب تھا، دائرہ اسلام سے خارج تھا۔ اگر وہ ایمانی جرأت سے کام لے کر اپنے نفاق اور تاویلات سے توبہ کرنے پر آمادہ ہیں تو ماشاءاللہ کیا کہنا۔ وہ ہمارے بھائی ہوں گے اور اخوت اسلامیہ کی عالمگیر برادری میں شامل ہوجائیں گے۔

اپنے سالہا سال کے عقائد کو غلط کہنا اور باپ دادا کے مذہب کو خیرباد کہنا، بڑے دل گردے کا کام ہے۔

آدمی اس میں طبعاً خفت محسوس کرتا ہے۔ مگر حق بات کا ماننا اگرچہ مشکل اور بے حد مشکل ہے۔ لیکن اس سے آدمی کی عزت وو قار کو ٹھیس نہیں لگتی۔ بلکہ اس میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔ ہم مرزائیوں کو اطمینان دلاتے ہیں کہ مرزا آنجہانی کی ’’سیاسی نبوت‘‘ سے چپکے رہنے کے بجائے محمد رسول اللہ a کے دامن نبوت سے وابستہ ہوجائیں تو ان کے کسی سابقہ قول و فعل پر کوئی مسلمان انہیں عار نہیں دلائے گا۔ بلکہ تمام مسلمان انہیں سر آنکھوں پر بٹھانے کے لئے تیار ہوں گے۔ نیز اگر وہ دین مرزائیت سے تائب ہونا چاہتے ہیں تو انہیں مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کی تمام کتابوں سے دست کش ہوجانا چاہئے اور غلام احمد کی ’’احمدی‘‘ نسبت ترک کردینی چاہئے اور اندرون و بیرون ملک مرزائیت کے تمام اڈوں کو ختم کردینا چاہئے۔

مرزائی امت تقریباً سوسال سے تاویل در تاویل کے گرداب میں پھنسی ہوئی ہے۔ عبداللہ آتھم عیسائی کی موت اور محمدی بیگم کے آسمانی نکاح کی پیش گوئی ہو یا مرزا آنجہانی کے عجیب وغریب دعوے ہوں۔ مرزائیت کی تو کوئی کل بھی سیدھی نہیں۔ مرزائی امت کے صنادید سوسال سے تاویل کے تیشوں سے اس کی تراش خراش میں مصروف ہیں۔ مگر جسے خدا نے ٹیڑھا پیدا کیا ہو۔ اسے کون سیدھا کرسکتا ہے۔ ’’ولن یصلح العطار ما أفسده الدھر‘‘ یقیناً مرزائی دوست سوسال تک مرزا آنجہانی کے ہذیانات کی الٹی سیدھی تاویلیں کرتے کرتے تھک چکے ہوں گے۔ خود ان کا ضمیر بھی انہیں ملامت کرتا ہوگا کہ وہ صریح غلط بیانیوں کو خواہ مخواہ تاویل کے رندوں سے تراش تراش کر سچ ثابت کرنے کی عبث کوشش کیوں کررہے ہیں؟ کاش وہ جس جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ایک جھٹکا دے کر اسے توڑ ڈالتے اور حیص بیص اور گومگو کی جو کیفیت ان پر سوسال سے طاری ہے اس سے ان کی گلوخلاصی ہوجاتی۔

۴...... بہرحال اگر مرزائی صاحبان دین مرزائیت سے تائب ہونا چاہیں تو اسلام کی آغوش ان کے لئے اب بھی کشادہ ہے اور مسلمان انہیں گلے لگانے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اگر انہیں اپنے عقائد پر اصرار ہے اور وہ مرزا آنجہانی کو بدستور مسیح موعود اور مہدی معہود یا مصلح اور مجدد مانتے ہیں اور صرف ہوا کا رخ دیکھ کر ازراہ تقیہ اپنے نظریات کو تاویلات کے نئے غلاف میں پیش کر کے مسلمانوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں تو انہیں یہ غلط فہمی ذہن سے نکال دینی چاہئے کہ وہ دجل و تلبیس کے راستہ سے مسلمانوں کی صفوں میں ایک بار پھر گھس آئیں گے۔ ’’من جرب المجرب حلت به الندامة‘‘

کتے، خنزیر، کافر، جہنمی اور ولد الحرام کے وہ سینکڑوں خطابات مسلمانوں کو اب تک بھی خوب یاد ہیں اور ہمیشہ یاد رہیں گے۔ جن سے مرزا قادیانی آنجہانی نے مسلمانوں کو نوازا تھا۔ مسلمانوں کو مرزائیوں کے خلیفۂ دوم کے وہ بیسیوں اعلانات بھی خوب یاد ہیں۔ جن میں بڑے غرور اور تحدی سے کہا جاتا تھا۔

’’کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔‘‘ (آئینہ صداقت مصنفہ مرزامحمود قادیانی)

’’حضرت مسیح موعود نے تو فرمایا ہے کہ ان کا (یعنی مسلمانوں کا) اسلام اور ہے۔ ہمارا اور ان کا خدا اور ہے ہمارا خدا اور ہمارا حج اور ہے اور ان کا اور۔ اسی طرح ہر بات میں ان کا اختلاف ہے۔‘‘ (مرزامحمود کی تقریر)

’’یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم a، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، غرض آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ان سے ہمیں اختلاف ہے۔‘‘

کیا ان واضح اعلانات کے بعد بھی اس کا امکان ہے کہ مرزا آنجہانی کے واضح کفریات کی تصدیق کرنے کے باوجود مرزائیوں کو مسلمانوں کی صفوں میں گھسنے کی اجازت دی جائے گی؟

مرزائی امت نے مسلمانوں کو آخر ایسا بے حس کیوں سمجھ لیا ہے کہ وہ مرزائیوں کی صد سالہ تاریخ کو یکسر بھول جائیں گے؟ مرزائی آنحضرت a کی عزت وحرمت پر حملہ کریں۔ مرزا آنجہانی کو نہ صرف آنحضرت a کی جگہ لا کھڑا کریں۔ بلکہ آپ a سے بھی اونچا مقام دیں۔ انبیاء کرام o کی توہین وتذلیل کریں۔ مسلمانوں کو جنگل کے سور اور ذریۃ البغایا جیسی ’’مقدس گالیاں‘‘ دیں۔ مگر مسلمان ان تمام چیزوں کے باوجود انہیں امت اسلامیہ کی صف میں جگہ دیں؟۔

الغرض مرزائیوں کے لئے صرف دو ہی راستے ہیں۔ یا تو اپنے عقائد کفریہ سے ہاتھ جھاڑ کر مسلمان ہو جائیں یا پھر مسلمانوں کی صفوں میں گھسنے کا سودائے خام اپنے ذہن سے نکال دیں۔ انہیں خوب یاد رکھنا چاہئے کہ وہ مرزا آنجہانی کی نبوت کو ہزار ظل وبروز کے پردوں میں لپیٹیں یا مجدد ومہدی کے رنگ میں پیش کریں۔ لیکن امت اسلامیہ کا معدہ اسے کبھی ہضم نہیں کرسکتا۔ علاوہ ازیں مرزائی صاحبان کو اپنے ’’مسیح موعود‘‘ کی وصیت یاد رکھنی چاہئے کہ:

’’تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں۔ بکلی ترک کرنا پڑے گا۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ حاشیہ)

’’خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ ایک جماعت تیار کرے۔ پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا۔ جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے۔ منشاء الٰہی کی مخالفت ہے۔‘‘ (الحکم، فروری ۱۹۰۳ء)

ہم بھی مرزائی صاحبان سے یہی درخواست کرتے ہیں کہ انہیں مسلمانوں کو ’’بکلی ترک کرنا پڑے گا۔‘‘ اور مسلمانوں میں گھس کر انہیں منشاء الٰہی کی مخالفت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ الا یہ کہ وہ اپنے دین مرزائیت سے تائب ہوکر نئے سرے سے اسلام میں داخل ہو جائیں۔

۶...... ہم اپنی حکومت سے بھی گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ ۲۶ سال تک پاکستان میں مرزائیت نوازی کی سرکاری مہم جاری رہی۔ انہیں مسلمانوں کے حقوق دیئے گئے اور ان کو مصنوعی طور پر مسلمان بنانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ انہیں اندرون وبیرون ملک سازشوں کا موقع ملتا رہا۔ مگر اب یہ صورتحال تبدیل ہو جانی چاہئے۔ مستقبل میں موقف کی نزاکت کا احساس کریں۔ اسلامی ممالک جو پاکستان کے تحفظ کا ذریعہ ہیں اور جن سے صحیح ہمدردی کی توقع کی جاسکتی ہے۔ صرف ارباب کفر کی خوشنودی کے پیش نظر ان کی ہمدردی اور دوستی وتعاون سے چشم پوشی نہ کریں۔ آخرت کے غضب الٰہی سے قبل دنیا کے عذاب اور ذلت سے بچنے کی تدبیر کریں اور بحالت موجودہ سیاسی واقتصادی مشیر اور ہوائی اور بری وبحری قیادت کی جو صورتحال ہے۔ اس کو فوراً ختم کریں اور سابق حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کے نتیجے میں جو تباہی نازل ہو چکی ہے۔ اس سے کچھ تو عبرت حاصل

کریں۔ اسلامی وعربی ممالک جن کے ساتھ ہمارے اخوت اسلامی کے مضبوط رشتے ہیں اور جو ہر آڑے وقت میں پاکستان کے بہترین دوست ثابت ہوئے ہیں۔ افسوس ہے کہ انہیں بھی ہماری اس داخلی کمزوری اور ارتداد نوازی کا علم ہو چکا ہے اور ان ممالک میں قادیانی اسرائیل گٹھ جوڑ پر بحثیں ہو رہی ہیں۔ اس کے اثرات ہمارے حق میں کیا ہوں گے؟ یہ دانشمندی کے ساتھ سوچنے کی بات ہے۔ یہاں ہم یہ شکایت بھی ارباب اقتدار کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں کہ ایک طرف تو یہ حالت کہ جب مسلمانوں کی جانب سے قادیانیوں کا ذرا بھی تعاقب کیا جائے تو فوراً امن عامہ کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ فرقہ واریت کا جن بوتل سے باہر نکل آتا ہے اور قانون اپنے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بڑی تیزی سے حرکت میں آجاتا ہے۔ زبانیں بند اور جلسہ جلوس اور اجتماع پر پابندی۔

اور دوسری طرف مرزائی ہیں کہ کھلے بندوں گلی گلی اور گھر گھر ''حضرت مسیح موعودؑ'' کا پرچار کر رہے ہیں اور یہاں تک جرأت کہ مسجدوں اور دینی اداروں میں جا کر بڑے معصومانہ انداز سے مرزائے آنجہانی کی رسالت ونبوت کی تشریح کرتے ہیں۔ ہم صاف صاف کہہ دینا چاہتے ہیں کہ یہ صورتحال مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ مرزا آنجہانی کے ہفوات وہذیانات کے تبروں سے مسلمانوں کے سینے چھلنی ہو چکے ہیں۔ وہ اس ملک پاک میں محمد رسول اللہ a کے غداروں کی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ دانشمندی کا تقاضا یہ ہے۔ ان قادیانیوں کو...... تاج ختم نبوت پر ہاتھ ڈال کر اشتعال دلانے سے روکا جائے اور ان کی تحریک ارتداد پر پابندی عائد کی جائے اور اگر اصرار ہو کہ مرزائی بھی امت اسلامیہ کا ایک حصہ ہیں تو ہمیں یہ کہنے میں باک نہیں کہ واقعتاً یہ امت کا ایک ایسا گلا سڑا حصہ ہے۔ جسے جسم امت سے الگ کر دینا ہی اس کا صحیح علاج ہے۔ ورنہ اس ناسور کا زہر ملت اسلامیہ کے پورے دھڑ میں سرایت کر جائے گا اور اس کا نتیجہ موت اور تباہی کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔ اس مسئلہ کا حل کل بھی یہی تھا اور آج بھی یہی ہے۔ ایک معمولی اقلیت کی خوشنودی کے لئے ایک بڑی اکثریت کو ناراض کرنا آخر کون سی سیاست ہے؟ حق تعالیٰ صحیح فہم نصیب فرمائے۔ آمین!

ختم نبوت کانفرنس کرک

۲۲ مئی ۲۰۱۱ء بروز اتوار کرک میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مجلس کے ضلعی امیر مولانا محمود الرحمٰن نے کی۔ جبکہ سرپرستی صاحبزادہ نجیب احمد نے فرمائی۔ مہمان خصوصی مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی تھے۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے ایک ہفتہ قبل مجلس کے مبلغ مولانا عابد کمال نے ضلع کرک کے تمام مدارس کا دورہ کیا۔ مختلف سکولز میں پروگرام کئے۔ کانفرنس کا آغاز قاری غلام فرید کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد رؤف برادران اور جاوید انور نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ پہلا بیان مولانا سعید احمد کا ہوا۔ اس کے بعد قاری سیف الدین نے ترانہ پیش کیا۔ ترانے کے بعد مولانا عابد کمال نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ تیسرا بیان سابق قادیانی جناب عرفان محمود برق کا ہوا جس میں انہوں نے قادیانیت کے بخئے ادھیڑے۔ آخری بیان مہمان خصوصی مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کا ہوا۔ جس میں انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے ایک ایک پہلو کو اجاگر کیا۔ پروگرام کا اختتام حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کے فرزند ارجمند صاحبزادہ نجیب احمد کی دعا سے ہوا۔

پاکستان کی قومی اسمبلی

نے قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی!

۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء کو سانحہ چناب نگر (سابقہ ربوہ) پیش آیا۔ سوا تین ماہ کی اعصاب شکن تحریک کے بعد پاکستان کی قومی اسمبلی نے ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

تفصیلات کے مطابق ۷ رستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر آئین پاکستان میں درج ذیل ترمیم کی جو آئین پاکستان کی دوسری ترمیم کہلاتی ہے۔ ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعد ازیں درج ذیل اغراض کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کی جائے۔ لہٰذا بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:

۱...... مختصر عنوان اور آغاز نفاذ

۱...... یہ ایکٹ (ترمیم دوم) ایکٹ ۱۹۷۴ء کہلائے گا۔

۲...... یہ فی الفور نافذ ہوگا۔

۲...... آئین کی دفعہ نمبر ۲ میں ترمیم ہوگا۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں جسے بعد ازیں آئین کہا جائے گا۔ دفعہ نمبر ۱۰۲ شق (نمبر ۳) میں لفظ فرقوں کے بعد الفاظ اور قوسین اور قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) درج کئے جاتے ہیں۔

۳...... آئین کی دفعہ نمبر ۲۶۰ میں شق (۲) کے بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائے گی۔

۳...... جو شخص حضرت محمد ﷺ جو آخری نبی ہیں کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی مفہوم یا کسی بھی قسم کے نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہیں۔

بیان اغراض وجوہ جیسا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کی شفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے کہ اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے۔ تا کہ ہر وہ شخص جو حضرت محمد ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔ عبدالحفیظ پیرزادہ...... وزیر انچارج

قومی تاریخی دستاویز ص ۳۷۹، ۳۸۰...... مرتبہ: حضرت مولانا اللہ وسایا

جب پندرہ جرائم ہوں گے تو زلزلے آئیں گے!

مولانا فضل محمد یوسف زئی!

۱...... ’’وعن ابی هريرة b قال: قال رسول الله a اذا تخذا الفيئ دولاً والامانة مغتناً والزكوٰة مغرماً وتعلم لغير الدين واطاع الرجل امراته وعق امه وادنیٰ صديقه واقصیٰ اباه وظهرت الاصوات فی المساجد وساد القبيلة فاسقهم وكان زعيم القوم ارذلهم واكرم الرجل مخافة شره وظهرت القينات والمعازف وشربت الخمور ولعن أخر هذه الامة اولها فارتقبوا عند ذلك ريحاً حمراء وزلزلة وخسفاً ومسخاً وقذفاً وأيات تتابع كنظام قطع سلكه فتتابع‘‘ (مشکوٰۃ ص۴۷)

ترجمہ...... ’’اور حضرت ابوہریرہ b کہتے ہیں کہ رسول کریم a نے فرمایا۔ جب مال غنیمت کو دولت قرار دیا جانے لگے اور جب زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے اور جب علم کو دین کے علاوہ کسی اور غرض سے سکھایا جانے لگے اور جب مرد بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے اور جب دوستوں کو قریب اور باپ کو دور کیا جانے لگے اور جب مسجد میں شوروغل مچایا جانے لگے اور جب قوم وجماعت کی سرداری، اس قوم وجماعت کے فاسق شخص کرنے لگیں اور جب قوم وجماعت کے لیڈر وسربراہ اس قوم وجماعت کے کمینہ اور رذیل شخص ہونے لگیں اور جب آدمی کی تعظیم اس کے شر اور فتنہ کے ڈر سے کی جانے لگے اور جب لوگوں میں گانے والیوں اور ساز وباجوں کا دور دورہ ہوجائے اور جب شرابیں پی جانی لگیں اور جب اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں کو برا کہنے لگیں اور ان پر لعنت بھیجنے لگیں تو اس وقت تم ان چیزوں کے جلدی ظاہر ہونے کا انتظار کرو۔ سرخ یعنی تیز وتند اور شدید ترین طوفانی آندھی کا، اور زلزلے کا، اور زمین میں دھنس جانے کا اور صورتوں کے مسخ وتبدیل ہوجانے کا اور پتھروں کے برسنے کا، نیز ان چیزوں کے علاوہ قیامت کی اور تمام نشانیوں اور علامتوں کا انتظار کرو۔ جو اس طرح پے در پے وقوع پذیر ہوں گی۔ جیسے لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور اس کے دانے پے در پے گرنے لگیں۔‘‘

۲...... ’’وعن علی b قال رسول الله a اذا فعلت امتی خمس عشرة خصلة حل بها البلاء وعد هذه الخصال ولم يذكر تعلم لغير الدين قال وبر صديقه وجفا اباه وقال شرب الخمر ولبس الحرير‘‘ (مشکوٰۃ ص۴۷۰)

ترجمہ...... ’’حضرت علی b کہتے ہیں کہ رسول اللہ a نے فرمایا۔ جب میری امت ان پندرہ باتوں میں (کہ جن کا ذکر اوپر کی حدیث میں ہوا) مبتلا ہوگی تو اس پر آفتیں اور بلائیں نازل ہوں گی۔ پھر آنحضرت a نے ان پندرہ باتوں کو شمار فرمایا۔ لیکن حضرت علی b نے اس روایت میں یہ بات نقل نہیں کی کہ جب علم دین کے علاوہ کسی دوسری غرض سے کھایا جانے لگے۔ حضرت علی b نے یہ نقل کیا کہ جب آدمی اپنے دوست کے ساتھ

احسان ومروت اور اپنے باپ کے ساتھ جور وجفا کرنے لگے اور جب شراب پی جانے لگے اور ریشم پہنا جائے۔‘‘

یہاں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قیامت تک آنے والے چند اہم واقعات وعلامات کی طرف سرسری اور اجمالی اشارہ ہو جائے۔ تاکہ احادیث کے تمام اجزاء اور سارے پہلو قارئین کے سامنے آجائیں۔ قیامت کی علامات دو قسم پر ہیں:

۱...... علامات صغریٰ

۲...... علامات کبریٰ

امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور تک قیامت کی علامات صغریٰ ہیں۔ امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کے بعد نفخ صور تک قیامت کی علامات کبریٰ ہیں اور پھر قیامت ہے۔ اس بات کی پہلی حدیث میں قیامت کی علامات صغریٰ کا کچھ بیان موجود ہے اور دیگر احادیث میں بھی تفصیل ہے۔ وہاں یہ بھی ہے کہ دنیا میں باطل نظریات عام ہو جائیں گے۔ عیسائیت کا بہت سارے ملکوں پر غلبہ ہو جائے گا۔ پھر کچھ عرصہ بعد ابوسفیان کے نام سے ایک شخص پیدا ہو جائے گا جو سادات کا قتل عام کرے گا۔ پھر مسلمان بادشاہ عیسائیوں کے ایک فریق سے صلح کرلے گا اور دوسرے سے لڑائی لڑے گا۔ عیسائی فرقہ بھی مسلمان بادشاہ سے مل کر عیسائیوں کے مخالف دھڑے سے لڑے گا۔ ان سب کو فتح حاصل ہو جائے گی۔ فتح کے بعد عیسائی نعرہ لگائیں گے کہ صلیب کی برکت سے فتح حاصل ہوگئی ہے اور مسلمان نعرہ لگادیں گے کہ اسلام وایمان کی برکت سے فتح حاصل ہوگئی ہے۔

چنانچہ اس بات پر خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ جس میں مسلمانوں کا بادشاہ شہید ہو جائے گا۔ عیسائیوں کے دونوں فریق ایک ہو جائیں گے اور عیسائی حکومت خیبر تک پھیل جائے گی۔ اس وقت لوگ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی تلاش میں لگ جائیں گے۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان اس وقت مدینہ میں ہوں گے۔ مگر چھپنے کی غرض سے وہاں سے مکہ آجائیں گے۔ تاکہ لوگ انہیں امیر اور قائد نہ بنائیں۔ اس دوران کچھ لوگ مہدی ہونے کے جھوٹے دعوے کرلیں گے۔ تاہم مکہ مکرمہ میں مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان حضرت مہدی علیہ الرضوان کو پالیں گے اور ایک جماعت حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ہاتھ پر بیعت کرلے گی۔ آسمان سے آواز آئے گی۔

’’هذا خليفة الله المهدی فاستمعوا له واطيعوه‘‘

شکل وشباہت کے اعتبار سے حضرت مہدی علیہ الرضوان حضور اکرم a کے مشابہ ہوں گے۔ اس کے بعد شام، یمن اور حجاز مقدس کے ابدال اور اولیاء اللہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے لشکر میں شامل ہو جائیں گے۔ کعبہ کے پاس سے خزانے نکال کر افواج اسلامی میں تقسیم کئے جائیں گے۔ جرار تیار ہو جائے گا۔ خروج مہدی کا سن کر خراسان سے ایک شخص اپنی فوج لے کر حضرت مہدی علیہ الرضوان کی مدد کے لئے مکہ مکرمہ آجائے گا۔ اس شخص کا نام منصور ہوگا۔ یہ شخص اپنی فوج کی کمان سنبھال کر جب مکہ کی طرف چل پڑے گا تو راستے میں عیسائیوں سے جنگ ہو جائے گی۔ یہ شخص عیسائیوں کا صفایا کرتا ہوا آئے گا۔ اہل بیت اور سادات کا دشمن شخص سفیانی ایک بڑا لشکر تیار کر کے حضرت مہدی علیہ الرضوان کے مقابلے پر بھیج دے گا۔ مگر یہ لشکر مکہ ومدینہ کے درمیان زمین میں دھنس جائے گا۔

صرف دو آدمی بچ جائیں گے۔ ایک تو سفیانی کو جا کر اطلاع کر دے گا اور دوسرا حضرت مہدی علیہ الرضوان کو اطلاع دے گا۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ساتھ عرب وعجم کے لوگوں کے اجتماع کا سن کر عیسائی بھی شام اور روم سے لشکر جرار تیار کر کے حضرت مہدی علیہ الرضوان کے مقابلے کے لئے شام میں اکٹھے ہو جائیں گے۔

رومی افواج میں اس وقت اسی (۸۰) جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار لشکر ہوگا۔ لشکر کی مجموعی تعداد نو لاکھ ساٹھ ہزار ہوگی۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان براستہ مدینہ منورہ اپنے لشکروں کے ساتھ دمشق پہنچ جائیں گے اور وہاں سرزمین شام پر عیسائیوں سے سخت جنگ شروع ہو جائے گی۔ لشکر اسلام تین حصوں پر منقسم ہو جائے گا۔ ایک حصہ میدان چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔ جس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ دوسرا حصہ شہید ہو جائے گا اور تیسرا حصہ مسلسل لڑتا ہوا چار دن کی لڑائی کے بعد عیسائیوں پر غالب آ جائے گا۔ عیسائیوں کا قتل عام ہو جائے گا اور حضرت مہدی علیہ الرضوان ان کا خوب تعاقب کریں گے۔

جنگ ختم ہونے کے بعد حضرت مہدی علیہ الرضوان اپنے لوگوں پر مال غنیمت تقسیم کریں گے۔ مگر کوئی آدمی مال غنیمت پر خوش نہیں ہوگا۔ کیونکہ کوئی گھر ایسا نہیں ہوگا جس کا کوئی آدمی شہید نہیں ہوا ہوگا۔ پورے خاندان میں سے ایک آدمی بچا ہوگا تو وہ مال غنیمت کے ساتھ کیا کرے گا؟ حضرت مہدی علیہ الرضوان داخلی نظم ونسق سنبھال کر قسطنطنیہ کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ بحیرۂ روم کے پاس بنو اسحاق کے ستر ہزار آدمی مسلمان ہو کر حضرت مہدی علیہ الرضوان کے لشکر میں شامل ہو جائیں گے اور پھر کشتیوں میں سوار ہو کر شہر استنبول (جس کا پرانا نام قسطنطنیہ ہے) کو آزاد کرنے کے لئے چلے جائیں گے۔ شہر کی مضبوط فصیل کے سامنے مسلمان نعرۂ تکبیر بلند کر دیں گے۔ جس کی وجہ سے فصیل ٹوٹ جائے گی اور مسلمان قسطنطنیہ شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی خلافت کے اس وقت سات سال پورے ہو چکے ہوں گے کہ اتنے میں افواہ پھیل جائے گی کہ دجال کا خروج ہو گیا ہے۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان جلدی جلدی واپس شام کی طرف آ جائیں گے اور نو آدمیوں کو اس خبر کی تحقیق کے لئے روانہ کر دیں گے۔ یہ لوگ بہترین لوگ ہوں گے۔ آنحضرت a نے فرمایا کہ میں ان کو جانتا ہوں کہ کس قبیلے کے لوگ ہیں اور ان کے باپوں کے نام کیا کیا ہیں اور گھوڑوں کے رنگ کیا ہیں؟ یہ لوگ تحقیق کر لیں گے۔ لیکن معلوم ہو جائے گا کہ یہ افواہ تھی اور دجال کے متعلق یہ خبر غلط تھی۔

مگر کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا کہ اچانک دجال کا خروج ہو جائے گا۔ دجال مشرق کی جانب سے نکلے گا اور ایران کے شہر اصفہان میں آ کر نمودار ہو جائے گا۔ اصفہان کے ستر ہزار یہودی اس سے آ کر مل جائیں گے۔ پہلے وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا پھر اصفہان میں آ کر خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ دجال کے ایک ہاتھ میں اس کی جنت اور دوسرے میں اس کی دوزخ ہوگی۔ تمام دنیوی اسباب سے لیس ہوگا اور استدراج سے بھرپور فائدہ اٹھائے گا۔ اس کی پیشانی پر ''ک ف ر'' لکھا ہوگا۔ جس کو مسلمان پڑھ لے گا۔ یعنی کافر لکھا ہوگا۔ اس کے پاس بڑا استدراج ہوگا۔ مخالفین کا دانہ پانی بند کرے گا۔ خروج دجال سے پہلے تین سال تک قحط آ چکا ہوگا۔ لوگ محتاج ہوں گے۔ دجال اس حالت سے خوب فائدہ اٹھائے گا۔ اس کے ساتھ زمین کے سارے خزانے ساتھ ساتھ چلتے رہیں گے۔ دوستوں پر

بارش برسائے گا۔ مخالفین پر سب کچھ بند کر دے گا۔ دنیا کے بہت سارے ممالک پر چکر لگائے گا۔ صرف مکہ اور مدینہ نہیں جاسکے گا۔ وہاں سے فرشتے اس کو بھگا دیں گے۔

پھر یہ شام کی طرف متوجہ ہوگا۔ وہاں مہدی علیہ الرضوان جنگی تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔ عصر کی اذان ہوچکی ہوگی کہ حضرت عیسیٰ m دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ ڈالے ہوئے آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینار پر جلوہ افروز ہو جائیں گے اور سیڑھی منگا کر نیچے آ جائیں گے اور پھر حضرت مہدی علیہ الرضوان سے ملاقات ہو جائے گی۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان ان کو نماز پڑھانے کا کہیں گے اور فوجی کمال سنبھالنے کی درخواست بھی کریں گے۔ مگر وہ انکار کریں گے اور کہیں گے کہ امامت اس امت کے ہاتھ میں ہوگی۔ میں صرف دجال کو مارنے کے لئے آیا ہوں۔

جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد حضرت عیسیٰ m دجال پر حملہ کر دیں گے اور لشکر اسلام دجال کے لشکر پر حملہ آور ہو جائے گا۔ شدید جنگ کے بعد دجال شکست کھا کر بھاگ جائے گا۔ حضرت عیسیٰ m اس کا تعاقب کریں گے اور باب لد میں جا کر اس کو نیزہ مار کر قتل کر دیں گے۔ باب لد میں آج کل اسرائیل کا ایک ایسا ائیرپورٹ ہے جو صرف دجال کے بچاؤ کے لئے بنایا گیا ہے۔ وہاں جہاز تیار کھڑا ہے۔ تاکہ ضرورت کے وقت دجال بھاگ جائے۔ مگر وہاں دجال مارا جائے گا۔ اس کے بعد یہودیوں کا قتل عام شروع ہو جائے گا۔ کوئی پتھر یا درخت کسی یہودی کو پناہ نہیں دے گا۔ بلکہ شکایت کرے گا کہ اے مسلمان! آ جا۔ یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا بیٹھا ہے۔ اس کو مار دو۔ صرف ''غرقد'' نامی درخت شکایت نہیں کرے گا۔ کیونکہ یہ یہود کا وفادار درخت ہے۔ (آج کل یہودیوں نے اسرائیل کو اس درخت سے بھر دیا ہے۔ لیکن مسلمان اندھے نہیں ہوں گے۔ اگر غرقد درخت شکایت نہ بھی کرے۔ مسلمانوں کو آنکھوں سے یہودی نظر آئیں گے اور ان کو قتل کریں گے)

دنیا پر دجال کی چالیس دن تک حکومت رہے گی۔ اس میں ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ دوسرا ایک ماہ کے برابر ہوگا۔ تیسرا ایک ہفتے کے برابر ہوگا اور باقی ایام معمول کے مطابق ہوں گے۔ دجال ایک گدھے پر سوار ہو کر پوری دنیا کا چکر لگائے گا۔ ہوسکتا ہے حقیقی گدھا ہو اور ہوسکتا ہے کہ جدید دور کا کوئی جہاز ہو۔ بہرحال جب دجال کا فتنہ ختم ہو جائے گا تو حضرت عیسیٰ m اور حضرت مہدی علیہ الرضوان دونوں مل کر ان شہروں کا دورہ کریں گے اور مصیبت رسیدہ لوگوں میں مال تقسیم کریں گے۔ جن شہروں میں دجال نے فساد برپا کیا تھا۔ امام مہدی علیہ الرضوان کی خلافت میں عدل وانصاف ہوگا۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی حکومت نو سال تک رہے گی۔ سات سال تک عیسائیوں سے جنگیں ہوں گی اور آٹھویں سال میں دجال کا فتنہ ہوگا اور نویں سال میں حضرت عیسیٰ m سے مل کر ملکی انتظام ٹھیک کریں گے اور ۴۹ سال کی عمر میں آپ علیہ الرضوان کا انتقال ہو جائے گا اور حضرت عیسیٰ m آپ کی نماز جنازہ پڑھا دیں گے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ m خلیفہ بن جائیں گے۔ کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت عیسیٰ m کو وحی ہو جائے گی کہ اپنے تمام مسلمانوں کو لے کر کوہ طور پر جا کر پناہ لے لو۔ اس لئے کہ میں اپنی مخلوق میں سے ایک طاقتور مخلوق ظاہر کرنے والا ہوں جس کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا۔

حضرت عیسیٰ m تمام مسلمانوں کے ساتھ وہاں جاکر قلعہ بند ہو جائیں گے اور ادھر زمین پر یاجوج ماجوج کا خروج ہو جائے گا۔ یاجوج ماجوج یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہیں اور روس کے پیچھے کوہ قاف کے پاس کاکیشیا کے ساتھ درہ داریال کے علاقوں میں سد سکندری کے پیچھے بند ہیں۔ یاجوج ماجوج زمین پر نکل کر اس کو چاٹ لیں گے۔ پانی ختم ہو جائے گا۔ زمین کے جانداروں کو ختم کر کے کھا جائیں گے اور پھر آسمان کی طرف پتھر پھینکیں گے اور خوش ہو جائیں گے کہ اب ہم نے آسمان والوں کو بھی ختم کر دیا۔

حضرت عیسیٰ m اور مسلمانوں پر زندگی اتنی تنگ ہو جائے گی کہ گائے کا ایک کلہ ایک سو دینار میں فروخت ہوگا۔ پھر حضرت عیسیٰ m یاجوج موجوج پر بددعا کریں گے۔ جس سے وہ سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ m دنیا میں چالیس سال تک زندہ رہیں گے۔ پھر ان کا انتقال ہو جائے گا اور مدینہ منورہ میں حضور اکرم a کے پہلو میں مدفون ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ m کے بعد یمن کا ایک باشندہ آپ کا قائم مقام ہو جائے گا۔ جس کا نام جہجاہ ہوگا۔ وہ دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا اور پھر وفات پائے گا۔ پھر کچھ غلط بادشاہ آجائیں گے اور دنیا ایک بار پھر جہل اور کفر سے بھر جائے گی اور زمین کے دھنسنے کے واقعات شروع ہو جائیں گے۔ پھر دنیا پر چالیس دن تک دھواں چھایا رہے گا اور پھر ایک رات لمبی ہو جائے گی۔ لوگ پریشان ہو جائیں گے کہ صبح کیوں نہیں ہو رہی ہے؟ اتنے میں سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہو جائے گا۔ لوگ اسی پریشانی میں ہوں گے کہ اچانک دابتہ الارض کا خروج ہو جائے گا۔

دابتہ الارض کوہ صفا سے نکل کر آئے گا۔ یہ ایک عجیب الخلقت جانور کی شکل میں ہوگا۔ مسلمان کی پیشانی پر ''م'' لکھے گا اور کافر کی پیشانی پر ''ک'' لکھے گا۔ مسلمان پر عصائے موسیٰ سے سفید نورانی نشان پڑ جائے گا اور کافر پر حضرت سلیمان m کی انگوٹھی سے سیاہ نشان بن جائے گا۔ دابتہ الارض کے خروج سے نفخ صور تک ۱۲۰ سال کا عرصہ ہوگا۔ پھر جنوب کی طرف سے ایک ہوا چلے گی۔ جس سے نیک لوگ مر جائیں گے اور بعد میں برے لوگ مر جائیں گے۔ مسلمانوں کے مر جانے سے حبشہ کے لوگ غلبہ حاصل کریں گے اور فتنہ وفساد شروع کر لیں گے۔ اسی دوران وہ کعبہ مشرفہ کو گرادیں گے اور اس کے نیچے سے خزانہ لوٹ لیں گے۔ اس کے بعد جنوب کی طرف سے ایک بڑی آگ آجائے گی اور لوگوں کو شام کی طرف دھکیلے گی۔ یہ قیامت کی بڑی علامت ہوگی۔

اس کے بعد تین چار سال تک لوگ عیش وعشرت کی زندگی گزاریں گے اور مکمل غافل ہو جائیں گے کہ اللہ اللہ کہنے والا دنیا میں کوئی نہیں ہوگا۔ پھر ایک دن جمعہ کے روز دس محرم کو لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے کہ سائرن کی آواز شروع ہو جائے گی۔ یہ آواز بڑھتی جائے گی۔ یہاں تک کہ لوگوں کے کانوں کے پردے پھٹ جائیں گے اور پھر دل پھٹ جائیں گے۔ لوگ مر جائیں گے۔ پھر زمین میں زلزلہ شروع ہو جائے گا اور پھر آسمان ٹوٹ پھوٹ کر گر جائیں گے۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر اڑ جائیں گے اور سمندر ابل کر جوش ماریں گے۔ حتیٰ کہ یہ موجودہ کائنات بالکل فنا ہو جائے گی اور قیامت قائم ہو جائے گی۔ آنے والے کئی کئی حدیثوں کی شرح وتوضیح اس تفصیل سے ہوگئی ہے۔ اس پر ہر پڑھنے والے کو شکر ادا کرنا چاہئے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی کامیابی!

مفکر اسلام مولانا مفتی محمود c!

۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ اسی نسبت سے ذیل میں حضرت مفتی صاحب c کی ایک تقریر پیش کی جارہی ہے۔ جو آپ نے ۲۶ تا ۲۸؍دسمبر ۱۹۷۴ء کو ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ کے آخری اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے فرمائی۔

اسباب ووجوہ

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا۔ برادران ملت، آج اس عظیم اجتماع سے خطاب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ میں جب بھی ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ میں حاضر ہوتا ہوں میرا مقصود حصول سعادت ہوتا ہے۔ میری دلی خواہش ہوتی ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ مجھے خادمان ختم نبوت میں شامل فرمادیں۔ جو میرے لئے یقیناً نجات کا سبب ہوگا۔ میں اپنی تقریر سے پہلے آپ اور تمام مسلمانوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس مسئلہ کے حل کرانے کے لئے کوششیں کیں۔

آپ نے کہا کہ اس کانفرنس اور پہلی کانفرنسوں میں فرق ہے۔ پہلی کانفرنسوں میں مطالبات ہوتے تھے۔ آج کا یہ اجتماع ایسا اجتماع ہے۔ جسے کامیابی کا اجتماع کہا جاسکتا ہے۔ کیونکہ دستور میں ترمیم کے بعد مسئلہ حل کرانے کے بعد مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے بعد یہ اجتماع منعقد ہورہا ہے۔ جس کے لئے ہم سب حاضر ہیں۔ یہ مسئلہ سالہا سال سے لاینحل چلا آرہا ہے۔ ۱۹۵۳ء میں اس مسئلہ کے لئے ہزاروں مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ لاکھوں سپرد زنداں ہوئے۔ وہ تحریک اس وقت بظاہر ناکام قرار دی گئی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ تحریک ناکام نہیں تھی۔ بلکہ اس نے ہماری کامیابی کے لئے بنیاد کا کام دیا ہے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی کامیابی کے اسباب

۱۹۵۳ء کی تحریک کی بہ نسبت ۱۹۷۴ء کی تحریک میں ہمیں تھوڑی قربانی دینی پڑی۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں ہزاروں شہید ہوئے اور اس تحریک میں صرف ۳۳ ہوئے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں لاکھوں حوالہ زنداں ہوئے اس تحریک میں ہزاروں۔ وہ تحریک ایک عظیم تحریک تھی یہ تحریک تمام تر جوش وخروش کے باوجود ابھی اس حد تک نہیں پہنچی تھی تو پھر کیا وجہ ہے کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں مطالبات تسلیم نہ ہوئے۔ اور ۱۹۷۴ء کی تحریک میں مطالبات مان لئے گئے۔

محترم حضرات! اس کی وجہ یہ ہے کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں ہمارا محاذ صرف عوام تک محدود تھا۔ اسمبلی کے اندر ہماری آواز نہ تھی۔ گویا ہم ایک محاذ پر لڑ رہے تھے۔ ہمارا دوسرا محاذ خالی تھا۔ مگر موجودہ تحریک میں نمایاں فرق یہ

ہے کہ ہم نے دونوں محاذوں پر جنگ لڑی۔ ہماری جنگ اسمبلی کے اندر اور باہر جاری تھی۔ موجودہ تحریک میں باہر تم صف آرا تھے۔ اسمبلی کے اندر ہم لوگوں نے منکرین ختم نبوت کے خلاف مؤثر آواز اٹھائی۔

مجلس کا سیاسیات سے تعلق نہیں

مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے یوم تأسیس سے لے کر آج تک خاص اس مسئلہ کو حل کرانے کے لئے معرض وجود میں آئی ہے۔ اس جماعت کا سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن جب مسئلہ اسمبلی میں زیر بحث آیا تو مجلس کے ذمہ دار حضرات نے اس مسئلہ کو پوری قوم کے سامنے رکھ کر تعاون مانگا۔ سیاسی جماعتوں اور مذہبی فرقوں نے اس مسئلہ کو اپنی عقیدہ کی بنیاد پر سینہ سے لگایا۔ آپ نے کہا کہ جب یہ مسئلہ اسمبلی میں زیر بحث آیا تو پوری دنیا نے علماء کرام کے سیاسی انتخابات میں آنے کے افادیت کو سراہا۔ الحمدللہ! مجھے فخر ہے کہ سب سے پہلے میری جماعت جمعیت علماء اسلام علماء کرام کو سیاسی میدان میں لائی ہے۔ آپ نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جب ربوہ ریلوے اسٹیشن کا واقعہ ۲۹رمئی ۱۹۷۴ء کو رونما ہوا تو اس کا پورے ملک میں شدید ردعمل ہوا۔ مجلس عمل بنائی گئی۔ جس نے ۱۴رجون ۱۹۷۴ء کو پورے ملک میں ہڑتال کا اعلان کر دیا۔ بھٹو صاحب نے سمجھا کہ ۱۴رجون کو ملک میں مکمل خاموش ہوگی۔ پورے ملک کے بازاروں کی رونق مساجد میں آجائے گی۔ قوم سراپا احتجاج بن جائے گی تو انہوں نے ۱۲رجون کی شام کو ایک بے ربط تقریر کی اور مسئلہ کو اسمبلی میں پیش کرنے کا وعدہ کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں مجھ پر الزام عائد کیا کہ مفتی صاحب نے اپنی وزارت علیا کے دوران اس مسئلہ کو حل کیوں نہیں کیا۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جب ملک کا بااختیار وزیراعظم اور مطلق العنان وزیراعظم مسئلہ کو خود حل نہیں کر سکتا۔ بلکہ قومی اسمبلی کے سپرد کرتا ہے تو ایک پسماندہ صوبے کا وزیراعلیٰ اس کو کس طرح حل کر سکتا تھا۔ (اس پر عوام نے پرجوش نعرے لگائے) آپ نے فرمایا کہ صوبہ سرحد اور کشمیر اسمبلی میں فرق ہے۔ کشمیر اسمبلی ایک بااختیار ادارہ ہے۔ جبکہ ہمارے صوبوں کی اسمبلیاں ماتحت ہیں۔ ان کے پاس وہ اختیارات نہیں ہیں کہ یہ کسی ملکی مسئلہ کو حل کریں۔ ملکی مسائل کو حل کرنا قومی اسمبلی کے دائرہ اختیار میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے وزیراعظم اس مسئلہ کو قومی اسمبلی میں حل کرنے کے لئے مجبور ہوئے تھے۔

حکومت کے تاخیری حربے

آپ نے کہا ہم نے ۱۶رجون ۱۹۷۴ء کو فیصل آباد (سابقہ لائل پور) میں تمام جماعتوں پر مشتمل مجلس عمل کا اجلاس بلایا۔ جس میں جناب بھٹو کی تقریر کو کلیتہً مسترد کر دیا گیا۔ ہم نے مطالبہ کیا کہ قرارداد کی بجائے اسمبلی میں بل لایا جائے۔ قرارداد کی قانونی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

آپ نے کہا کہ تحریک مختلف ادوار سے گزرتی رہی۔ جناب بھٹو کے تاخیری حربے قوم کے جذبہ ایمانی کو ٹھنڈا نہ کر سکے۔ بالآخر پوری قومی اسمبلی کو ایک کمیٹی میں تبدیل کر دیا گیا اور پھر ایک رہبر کمیٹی تشکیل دی گئی۔ ہم نے قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کی دونوں جماعتوں کے سربراہوں کو اسمبلی میں بلوایا کہ ان کا مؤقف سنا جائے۔ تاکہ باہر کی دنیا میں ہمارے خلاف پروپیگنڈہ نہ کر سکیں۔ مرزا ناصر نے خود درخواست بھی دی کہ میں اسمبلی میں اپنا

موٴقف پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مرزائیوں کی دونوں جماعتوں نے اپنا اپنا موٴقف چھپوا کر اس کی ایک ایک کاپی ممبران میں تقسیم کی۔ پہلے مرزا ناصر نے اپنا بیان داخل کرایا۔ پھر صدرالدین نے ان کا بیان سن کر ہر ممبر کا ذہن یہ سوچتا تھا کہ یہ مسلمان ہیں۔ کیونکہ آپ نے ایسے لوگوں کو ممبر منتخب کیا تھا۔ جو دین کی تعلیم سے بے بہرہ تھے۔ وہ یہ سوچتے تھے کہ اسلام کی ایسی تعریف کی جائے۔ جس میں خود بھی آجائیں۔ گویا ان کے نزدیک ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان ہے۔ چاہے عقائد کچھ ہوں۔ ان تمام ممبران نے ایک آیت یاد کررکھی ہے۔

مرزا ناصر اور صدرالدین کا چودھریوں والا طرہ، مسجع، ڈاڑھی، شلوار قمیص دیکھ کر ممبران کہتے ہیں کہ کیا یہ بھی کسی غیر مسلم کی وضع قطع ہوسکتی ہے۔ ممبران ایمان کو لباس سے پہچانتے ہیں۔ حالانکہ ایمان کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔ ان کی اس تشویشناک صورتحال کو دیکھ کر میں رات کو سو نہیں سکتا تھا۔ دعا کرتا تھا یا مقلب القلوب ان کے دل اسلام کی طرف پھیر دیجئے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی آدم کے قلوب اللہ تعالیٰ کی قدرت کی انگلیوں کے قبضہ میں ہیں۔ جس طرح چاہتے ہیں پھیر دیتے ہیں۔

اسمبلی میں تیرہ دن جرح

محترم ساتھیو! بالآخر تیرہ دن جرح ہوتی رہی گیارہ دن مرزا ناصر پر دو دن صدرالدین پر الحمدللہ اس جرح سے ممبران کے دل تبدیل ہوگئے۔ وہ ہم سے بھی زیادہ تیز تھے۔ کہتے تھے کہ اب زیادہ جرح کی ضرورت نہیں ان کو فوراً کافر قرار دو۔ حالانکہ پہلے کہتے تھے چلو ربوہ والے کافر ہوں گے۔ ان بیچارے لاہوری یتیموں کو کچھ نہ کہو۔ یہ تو مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے۔ جب جرح سنی تو پھر کہتے تھے۔ دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر کافر ہیں۔ ان میں کچھ فرق نہیں۔ ان کے درمیان صرف گدی کا جھگڑا ہے۔ آپ نے مرزائیوں پر جرح کی تفصیلات بتائیں۔ ہم نے سوال کیا کہ مرزا قادیانی پر وحی بھی نازل ہوتی تھی۔ اب وہ مشکل میں پھنس گئے۔ انکار تو نہیں کرسکتے تھے۔ کیونکہ مرزائی کتابوں میں لکھا ہے کہ میرے اوپر بارش کی طرح وحی نازل ہوتی ہے۔

اب ہم نے پوچھا کہ ان کی وحی میں خطا بھی ہوتی تھی تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔ ہم نے کہا کہ ان کی یہ وحی کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں۔ یہ بھی صحیح ہے۔ تو مرزا ناصر خاموش ہوگئے۔ ممبران اسمبلی نے یہ سنا کہ مرزائی تو پوری اسلامی برادری کو جو مرزا قادیانی کو نہیں مانتی کافر گردانتے ہیں تو ممبر فوراً کہنے لگے کہ جرح ختم کرو۔ یہ کافر ہیں۔ بس اب اقلیت قرار دو۔ تو مرزا قادیانی نے تنگ آکر کہا کہ میں مفتی صاحب کے سوالات کا جواب نہیں دیتا۔ سپیکر نے کہا کہ تمہیں جواب دینا پڑے گا۔ تم قانوناً ان کے سوالات کے جوابات دینے کے پابند ہو کر کیونکہ پورے اراکین اسمبلی تمہارے اوپر جرح کرنے کے قانوناً مجاز ہیں۔ جب اراکین اسمبلی نے یہ سنا کہ یہ تو ہمیں کنجریوں کی اولاد سمجھتے ہیں تو وہ حیران ہوگئے۔

آپ نے فرمایا کہ مرزا ناصر اور صدرالدین کے بیانات پر تقریباً ہر ممبر نے سوالات لکھ کر سپیکر کو دیئے تھے۔ جن کی تعداد دو ہزار سے بھی بڑھ گئی تھی۔ تو پھر رہبر کمیٹی نے ایک اور کمیٹی تشکیل دی جو پانچ ممبران پر مشتمل تھی۔ دو ممبر حزب اختلاف سے تھے اور تین حزب اقتدار کے۔ حزب اختلاف میں سے مولانا ظفر احمد انصاری اور میں

(یعنی مولانا مفتی محمود) اور حزب اقتدار میں سے سردار عبدالعلیم، میاں عطاء اللہ فیصل آباد اور عبدالعزیز بھٹی تھے۔

ہم نے ان سوالات کا جائزہ لے کر تکرار کو حذف کر دیا۔ صرف اہم سوالات باقی رہنے دیئے جو تقریباً ۱۵۰ تھے۔ سوالات اٹارنی جنرل کرتا تھا۔ کسی ممبر کو سوالات کرنے کی اجازت نہ تھی۔ جو سوالات ممبران نے داخل کرائے تھے۔ ان کا نام بھی ریکارڈ سے خارج کر دیا گیا۔ اٹارنی جنرل نے عربی نہ جاننے کی بناء پر مجھے اور مولانا ظفر احمد کو اپنا معاون مقرر کیا۔ میں نے عربی کے قاعدوں میں مرزا ناصر کی ایسی درگت بنائی جو رہتی دنیا تک مرزائی امت یاد رکھے گی۔

مرزا ناصر بار بار تنگ آ کر میرے سوالات کا جواب دینے سے انکار کر دیتا تھا۔ اس کا مؤقف یہ تھا کہ ہمیں بتایا گیا تھا کہ اٹارنی جنرل بحث کرے گا۔ یہاں تو مفتی صاحب آ گئے ہیں۔ تو سپیکر نے کہا کہ تم قانوناً جواب دینے کے پابند ہو اس لئے کہ تمام ممبران کی حیثیت اس وقت ایک جج کی ہے ہر جج بحث کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔

مفتی صاحب نے جرح کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے توہین انبیاء ؑ کے حوالہ جات پیش کئے گئے۔ تو ممبروں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ کیونکہ حوالہ جات ایسے ذلیل ہیں کہ ان کو کوئی ادنیٰ مسلمان بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

قادیانیوں کی تمام کتابیں مجلس نے مہیا کیں

آپ نے فرمایا میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے تمام مبلغین اور ارا کین کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے ہر حال میں ہمارے ساتھ بے پناہ تعاون کیا۔ مرزائیوں کی پوری کتابوں کے حوالہ جات پیش کئے۔ مرزائیوں کی کتاب چاہے دنیا کے کسی کونہ میں چھپی ہو۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہ ہمیں مہیا کی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی مساعی اور مصارف سے ملت اسلامیہ کا مؤقف‘‘ نامی ایک کتاب لکھ کر ہم نے اسمبلی میں پیش کی ایک ایک ممبر کو دی گئی۔ جس نے سونے پر سہاگے کا کام دیا۔ بالآخر آپ کے باہر کے دباؤ اور ہماری اندر کی محنت نے کام کیا کہ خداوند کریم کے فضل وکرم سے ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔

آپ نے کہا کہ بحث سے فارغ ہونے کے بعد آخری دنوں میں مولانا شاہ احمد نورانی، پروفیسر غفور احمد، جناب غلام فاروق، مولانا بخش سومرو اور میں نے جناب عبدالحفیظ پیرزادہ سے ملاقات کی۔ مجلس عمل کی طرف سے لکھا ہوا ایک فارمولا ان کی میز پر رکھا۔ جس میں ہم نے کہا کہ دستور میں ترمیم کرنی ہوگی۔ کچھ تعزیرات پاس کرنی ہوں گی اور اقلیتوں کی فہرست میں چھ اقلیتوں کے بعد سب سے آخر میں مرزائیوں کا نام درج کرنا ہوگا۔ پیرزادہ نے کہا کہ آئین میں کسی کا نام نہیں ہوتا۔ میں نے کہا کہ قائداعظم کا نام موجود ہے۔ فوراً اس نے ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے کہا کہ مفتی صاحب آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے آئین کو کیوں پلید کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ قرآن مجید میں شیطان، خنزیر کا نام موجود ہے۔ اگر ان کے ناموں سے قرآن کی عظمت میں فرق نہیں آتا تو مرزا قادیانی کے نام سے آئین بھی پلید نہیں ہوتا۔

بالآخر چھ ستمبر کی رات کو گیارہ بجے کا سہرا پوری ملت اسلامیہ کے سر ہے۔ جو لوگ اس کامیابی کا سہرا بھٹو

صاحب کے باندھنا چاہتے ہیں وہ تاریخی حقائق کو مسخ کر رہے ہیں۔ تحریک کچلنے کے لئے تشدد کیا گیا کیا یہ حقیقت نہیں تحریک کچلنے کے لئے طلباء، علماء، وکلاء پر تشدد کیا گیا۔ عورتوں کے جلوس پر اشک آور گیس چھوڑ دی گئی۔ ہزاروں مقدمات قائم کئے گئے۔ سینکڑوں رضا کاروں کو گرفتار کیا گیا۔ لیکن عوام نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کر کے حکومت کو صحیح فیصلہ دینے پر مجبور کر دیا۔

آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے باوجود حکومت نے ان کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ وہ آئین میں ترمیم کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ آئین کی صریح خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ آپ نے آخر میں ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت ملک عزیز کے پہاڑی حصوں کو زلزلہ نے اپنے لپیٹ میں لے رکھا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ سیدنا فاروق اعظم b کے عہد مبارک میں بھی ایک دفعہ زمین ہلنے لگی تھی۔ زلزلہ آنے لگا تھا۔ آپ نے زمین پر درہ مار کر زمین کو کہا کہ کیا تیری پشت پر عمر b نے ظلم کیا ہے کہ تو زلزلہ برپا کرنا چاہتی ہے۔ فوراً زلزلہ رک گیا۔ آپ نے فرمایا۔“

نوشیرواں عادل کا واقعہ

ایک بادشاہ (نوشیرواں عادل) اپنے ملک میں ایک دن سیر کو نکل گئے۔ پیاس لگی اناروں کے باغ میں گئے باغ کا مالک کھڑا تھا۔ بادشاہ نے اس سے پانی مانا اس نے انار کا ایک دانہ نچوڑا۔ اس کے رس سے گلاس بھر گیا۔ اس نے بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا۔ بادشاہ نے دل میں سوچا کہ اتنی نفع بخش چیز ہے۔ اس کا رس بڑا لذیذ ہے۔ اس (نیشنلائز قومی تحویل) میں لے لیا جائے۔ یعنی یہ باغ میری ملکیت میں کیوں نہ ہو جائے۔ (عوام نے چوٹ کا مفہوم خوب سمجھا) کسان کو کہا کہ دوسرا گلاس لائے۔ وہ گیا ایک کی بجائے پانچ دانے انار کے نچوڑے۔ مگر پھر بھی گلاس رس سے نہ بھرا۔ دیر لگ گئی۔ بادشاہ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ پانچ اناروں سے نہیں بھرا۔ اس لئے مجھے دیر لگ گئی۔ بادشاہ نے حیرت سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ اس کسان نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے بادشاہ کی نیت میں فرق آ گیا ہے۔ کسان کو معلوم نہ تھا کہ میں بادشاہ سے گفتگو کر رہا ہوں۔ بادشاہ نے جب سنا کہ بادشاہوں کی نیت بدلنے سے برکتیں اٹھ جاتی ہیں تو اس نے کسان کو کہا کہ اب تیسرا گلاس لائے اور نیت اپنی ٹھیک کر لی اور باغ کو قومی تحویل میں لینے کا ارادہ ترک کر دیا۔ وہ کسان گیا پھر جلدی سے ایک انار کے دانہ سے گلاس بھر کر لایا۔ بادشاہ نے پھر ایک انار سے گلاس بھرنے کی وجہ پوچھی تو کسان نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ نے ظلم کے ارادہ سے توبہ کر لی ہے۔

محترم حضرات جب تک ہمارے حکمران درست تھے ملک کے حالات درست تھے۔ اب جب کہ خود غرضی کا دور دورہ ہے۔ ہمارے ملک کے حالات روز بروز ابتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ آیئے! ہم سب مل کر اپنے ملک کے حالات کو آئین کے ذریعہ بدلنے کی فکر کریں۔ ختم نبوت تحریک کے باقی ماندہ مطالبات کے لئے جدوجہد کریں۔

آخر میں ایک بار میں پھر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے کارپردازان کو اپنے تعاون کا مکمل یقین دلاتا ہوں۔

ایک قادیانی کے چند سوالات اور ان کے مفصل جوابات!

قسط نمبر 5

مولانا غلام رسول دین پوری!

اسلم قادیانی: وہ سورۂ مائدہ کی آیت ہے۔ غالباً جس میں آتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن کہیں گے جب اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ: ’’مجھے پتہ نہیں۔‘‘

مولانا اللہ وسایا: (نے قرآن پاک کھولا اور فرمایا) یہ ہیں سورۂ مائدہ کی وہ آیات مبارکہ جن کی تو بات کر رہا ہے اور بات کا سلسلہ یہاں سے شروع ہو رہا ہے۔ دیکھئے! میں ان کا ترجمہ کرتا ہوں۔

’’اذ قال الحواریون یعیسیٰ ابن مریم هل یستطیع ربك ان ینزل علینا مائدة من السماء قال اتقوا الله ان کنتم مؤمنین ‘‘ ﴿(اس وقت کو یاد کریں) جب حواریوں نے کہا۔ اے عیسیٰ بیٹا مریم کا کیا تیرا رب کر سکتا ہے کہ اتارے ہم پر ایک دستر خوان (کھانوں سے بھرا ہوا) آسمان سے؟ بولے حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ اللہ سے ڈرو! اگر تم ایمان لانے والے ہو۔﴾

بھائی اسلم! ایک بات تو یہ ہے کہ ’’حواری‘‘ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحابیوں کا لقب ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ’’کر سکتا ہے‘‘ کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی دعا و برکت سے ہمارے لئے دستر خوان نازل کرے اور آسمان سے نازل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بغیر کسی مشقت اور محنت کے پکا پکایا کھانا ہمیں مل جائے اور یہ بھی فرمایا کہ ایماندار بندے ایسی فرمائشیں نہیں کیا کرتے اور خدا تعالیٰ کو آزماتے نہیں ہیں کہ وہ ایسا کر سکتا ہے یا نہیں۔

آگے قرآن کہتا ہے: ’’قالوا نرید ان نأکل منها وتطمئن قلوبنا ونعلم ان قد صدقتنا ونکون علیها من الشهدین‘‘

حواریوں نے کہا: ’’ہم چاہتے ہیں کہ کھاویں اس میں سے، اور مطمئن ہو جائیں ہمارے دل اور ہم جان لیں کہ تو نے ہم سے سچ کہا، اور رہیں ہم اس پر گواہ۔‘‘

مطلب یہ ہے کہ ہم آزمائش کے لئے دستر خوان کا مطالبہ نہیں کر رہے۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ بغیر محنت کے رزق ملتا رہے اور ہم یکسوئی اور اطمینان قلبی سے عبادت کرتے رہیں اور آپ نے جو جنت کی نعمتوں کے متعلق خبر دے رکھی ہیں۔ اس کا یہ نمونہ ہوگا اور ہمیں جنت کی نعمتوں کے متعلق کامل یقین ہو جائے گا اور ہم ایک قسم کے عینی گواہ بن جائیں گے۔ بس یہ مقصد ہے اور کچھ مقصد نہیں۔ تو ان حواریوں کے مطالبہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگی۔

’’قال عیسیٰ ابن مریم اللهم ربنا انزل علینا مائدة من السماء تکون لنا عید الا ولنا وأخرنا وأیة منك وارزقنا وانت خیر الرازقین ‘‘ ﴿کہا عیسیٰ علیہ السلام بیٹے مریم کے نے، اے اللہ رب ہمارے اتار ہم پر دستر خوان (کھانوں سے) بھرا ہوا آسمان سے کہ وہ عید کا دن ہے۔ ہمارے پہلوں اور

پچھلوں کے لئے اور نشانی ہو تیری طرف سے اور روزی دے ہم کو اور تو ہی ہے سب سے بہتر روزی دینے والا۔﴾

مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں دعا فرمائی جس کا مضمون یہی ہے جو آیت میں بتلایا گیا ہے کہ یا اللہ! کھانوں سے بھرا ہوا دسترخوان نازل فرمائیے۔ ایسا دسترخوان کہ وہ آپ کی قدرت کی بہت بڑی دلیل ہو اور میری نبوت کی سچائی کے لئے بہت بڑا معجزہ ہو۔

بھائی اسلم! یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا میں فرمایا: ''ہم پر آسمان سے دسترخوان نازل فرما۔''

معلوم ہوا آسمان سے چیزیں آ سکتی ہے اور جا بھی سکتی ہیں۔ ورنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ''آسمان'' کا لفظ ذکر نہ فرماتے اور قرآن بھی نہ کہتا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آسمان پر تشریف لے گئے۔ جس کی خبر سورۃ مائدہ کی آیت کریمہ ''بل رفعه الله اليه '' اور سینکڑوں احادیث دے رہی ہیں اور وہ قرب قیامت میں واپس تشریف لے آئیں گے۔ قادیانی دھوکہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ راستہ میں کرۂ نارہ ہے اور کرۂ زمہریر ہے اور پتہ نہیں کیا کیا کہتے ہیں تو اس آیت نے بھی ان کا رد کر دیا۔ غور کریں! اگر آسمان سے دسترخوان نازل ہو سکتا ہے۔ کرۂ ناریہ سے وہ نہیں جلا اور کرۂ زمہریر سے وہ منجمد نہیں ہوا تو یوں ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام صحیح وسالم تشریف لے گئے اور صحیح وسلامت تشریف لے آئیں گے۔ اسی طرح شب معراج حضور a تشریف لے گئے اور واپس تشریف لے آئے۔ ان کروں (اگر وہ موجود ہیں تو انہوں نے) نے کچھ نہ بگاڑا تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا بھی کچھ نہیں بگاڑ سکے اور نہ ہی کچھ بگاڑ سکیں گے۔ گویا اس آیت نے رفع ونزول مسیح علیہ السلام کا مسئلہ بھی حل کر دیا۔ یہ باتیں تیرے سمجھنے کی ہیں۔ آگے چلئے۔

''قال الله انى منزلها عليكم فمن يكفر بعد منكم فانى اعذبه عذاباً لا اعذبه احدا من العلمين '' ﴿اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک میں اتاروں گا وہ دسترخوان تم پر پھر جو کوئی تم میں سے ناشکری کرے گا۔ اس کے (نازل ہونے کے) بعد تو میں اس کو وہ عذاب دوں گا جو کسی کو نہ دوں گا جہاں میں۔﴾

اس آیت مبارکہ میں ایک قبولیت دعاء کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کو قبولیت کا شرف بخشتے ہوئے فرمایا۔ میں ضرور دسترخوان اتاروں گا۔ ساتھ ساتھ تنبیہ کا ذکر بھی ہے۔ کیونکہ جو چیز غیر معمولی اور اہم ہوتی ہے۔ اتنا ہی اس کے حقوق وآداب زیادہ ہوتے ہیں۔ چونکہ دسترخوان آسمانی چیز پھر رب العزت اتارنے والا، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ یہ کوئی معمولی چیز نہیں تھی۔ اس لئے سخت تنبیہ فرمائی کہ اس کا شکریہ ادا کرنا نہایت اہم اور ضروری ہے۔ ناشکری کرو گے تو سخت عذاب دوں گا۔ ایسا سخت عذاب کہ دنیا جہاں میں کسی کو بھی ایسا نہیں ملا ہوگا۔

اب متوجہ ہوں! سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں پر تشریف لے جانا اور واپس لے آنا اس پر عقیدہ رکھنا بھی ایک اہم اور غیر معمولی بات ہے۔ اس میں چہ میگوئیاں سراسر کفر ہے۔ جو موجب عذاب شدید ہے۔

بھائی اسلم! اب وہ آیات شروع ہو رہی ہیں جن کے متعلق تیرا اشکال ہے۔ ذرا توجہ کریں۔

’’واذ قال اللّٰہ یعیسیٰ ابن مریم ء انت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللّٰہ قال سبحنك مایکون لی ان اقول مالیس لی بحق ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسك انك انت علام الغیوب ‘‘ ﴿اور اس وقت کو یاد کیجئے۔ جب کہیں گے اللہ تعالیٰ اے عیسیٰ بیٹا مریم کا کیا تو نے کہا تھا لوگوں سے کہ ٹھہراؤ تم مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود اللہ کے سوا۔ کہیں گے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) تو پاک ہے مجھ کو لائق نہیں کہ کہوں ایسی بات جس کا مجھ کو حق نہیں۔ اگر میں نے یہ کہا ہوگا تو تجھ کو ضرور معلوم ہوگا۔ تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے جی میں ہے۔ بے شک تو ہی ہے جاننے والا چھپی باتوں کا۔﴾

’’ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللّٰہ ربی وربکم وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علیٰ کل شئ شھید ‘‘ ﴿میں نے کچھ نہیں کہا ان کو مگر جو تو نے حکم دیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور رب ہے تمہارا اور میں ان سے خبردار تھا۔ جب تک ان میں رہا۔ پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو ہی تھا خبر رکھنے والا ان کی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔﴾

بھائی اسلم! ان آخری آیتوں کے سمجھنے سے پہلے یہ بات سمجھیں کہ اس رکوع سے پہلے والے رکوع کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:’’یوم یجمع اللّٰہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انك انت علام الغیوب ‘‘ ﴿جس دن اللہ تعالیٰ جمع کرے گا سب پیغمبروں کو پھر کہے گا تم کو کیا جواب ملا تھا؟ وہ کہیں گے ہم کو خبر نہیں تو ہی چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا ہے۔﴾

اس رکوع سے پہلے والا رکوع یوں سمجھیں کہ تمہید ہے۔ دوسرے رکوع کی۔ پہلے رکوع کی ابتداء میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام رسولوں اور پیغمبروں کو اکٹھا کر کے ان کی امتوں کے روبرو سوال کریں گے کہ میں نے تمہیں پیغام حق دے کر بھیجا تھا۔ تو تمہاری امتوں نے کیا جواب دیا تھا اور کہاں تک انہوں نے میرے پیغام اور میری دعوت کو قبول کیا تھا۔ محشر کا دن خدا تعالیٰ کی قہاریت کا دن ہوگا تو عظمت وجلال میں یہ سوال انبیاء علیہم السلام اور رسولوں سے فرمائیں گے۔ اس وقت انتہائی خوف وخشیت اور غایت ادب کے عرض کریں گے۔’’لا علم لنا ‘‘ ﴿کہ ہمیں کچھ خبر نہیں۔﴾ پھر حضور a کے طفیل اللہ تعالیٰ کا جلال ختم ہوگا۔ تب کچھ عرض کر سکیں گے۔

دیکھیں! اس میں تو سب پیغمبروں کی نسبت ذکر فرمایا:’’لا علم لنا‘‘ ﴿کہ ہمیں کچھ خبر نہیں۔﴾

اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تخصیص کہاں ہے کہ تنہا وہ فرمائیں گے۔’’مجھے کوئی پتہ نہیں۔‘‘

یا اس میں کہاں لکھا ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے تھے؟ قادیانیوں کا ایک دجل تو یہاں یہ سمجھ آیا۔

آگے چلیں! انبیاء ورسل سے اس سوال وجواب کے بعد خاص طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا۔ جنہیں کروڑوں آدمیوں نے خدائی کا درجہ دے رکھا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ ان (عیسیٰ علیہ السلام) سے اس عقیدۂ باطلہ کی نسبت دریافت کیا جائے گا۔ لیکن سوال کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وہ عظیم الشان

احسانات یاد کرائیں گے۔ جو اللہ تعالیٰ نے ان پر اور ان کی والدہ ماجدہ پر فرمائے ہوں گے کہ دیکھ میں نے آپ پر یہ انعام کیا۔ یہ انعام کیا اور یہ انعام کیا وغیرہ وغیرہ!

پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے:’’ء انت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللّٰہ‘‘ ﴿کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا؟ کہ مجھ کو اور میری والدہ کو بھی خدا کے سوا معبود مانو۔﴾

اس سوال پر حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کانپ جائیں گے اور یوں عرض کریں گے۔’’سبحـــــنک‘‘ ﴿آپ کی ذات اس سے پاک ہے کہ الوہیت وغیرہ میں آپ کا کوئی شریک کیا جائے۔﴾ یعنی میں ایسی نامناسب بات کیسے کہہ سکتا تھا۔ آپ نے مجھے پیغمبر بنایا۔ میری پیغمبری کے شایان شان نہیں تھا کہ کوئی ناحق بات میرے منہ سے نکلے۔ آپ کے علم محیط سے کوئی چیز باہر نہیں ہوسکتی۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوتا تو آپ کے علم میں ضرور موجود ہوتا۔ میرے دل کی چھپی ہوئی باتیں آپ کو معلوم ہیں اور آپ کی ذات کی معلومات کو میں نہیں جانتا بجز اس کے جو آپ نے مجھے بتلا دیا تو میں اپنی یا اپنی والدہ کی الوہیت کی تعلیم کیسے دے سکتا تھا۔ بلکہ میں نے تو ان کو صرف آپ کی بندگی اور عبادت کی دعوت دیتا رہا اور انہیں واضح طور پر بتلاتا رہا کہ میرا اور تمہارا سب کا ایک ہی خدا ہے۔ جو تنہا عبادت کے لائق ہے۔ صرف یہ نہیں کہ میں نے تیری مخلوق کو تیری توحید اور عبادت کی طرف دعوت دی۔ بلکہ جب تک میں ان کے اندر رہا۔ برابر ان کے احوال کی خبر گیری اور نگرانی کرتا رہا کہ کوئی غلط عقیدہ قائم نہ کر بیٹھیں پھر ان میں میرے قیام کی مدت جب پوری ہوئی جو آپ کے علم میں مقدر تھی تو آپ نے مجھے اپنی طرف اٹھا لیا تو پھر آپ ہی ان کے احوال پر خبردار ہوسکتے تھے۔ میں اس کے متعلق کیا عرض کرسکتا ہوں۔

دیکھئے بھائی اسلم! یہ آیات مبارکہ کا ترجمہ اور خلاصہ ہے جو تو نے سن لیا۔ اب تو بتا کس آیت کا ترجمہ ہے۔’’مجھے پتہ نہیں۔‘‘ جو تو نے اشکال میں پیش کیا۔ اگر ہے تو دکھا۔

اسلم قادیانی: کسی کا نہیں؟

مولانا اللہ وسایا: کسی کا نہیں۔ ہے تو دکھا۔ جہاں تک تعلق ہے تمام انبیاء علیہم السلام سے سوال کا اور ان کے جواب کا وہ میں نے تجھے پچھلے رکوع کے شروع میں دکھا دیا کہ اللہ تعالیٰ تمام انبیاء علیہم السلام سے ان کی امتوں کے متعلق پوچھیں گے تو تمام انبیاء علیہم السلام پہلے جواب دیں گے۔’’لا علم لنا‘‘ ﴿ہمیں معلوم نہیں۔﴾

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت کی بات آئی تو آپ نے وہ ساری سن لی۔ کیا جواب دیں گے۔ اس جواب میں تو کہیں بھی نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ کہیں کہ:’’مجھے پتہ نہیں۔‘‘

اسلم قادیانی: اچھا! پھر انہوں نے ہمیں غلط بتایا ہے۔

مولانا اللہ وسایا: یہ ان سے پوچھو! کہ ہمیں غلط کیوں بتایا؟

اسلم قادیانی: اچھا ایک اور بات بتاؤ وہ کون سی آیت ہے اور کس طرح ہے۔ جس میں آتا ہے کہ ہم جھوٹے کی شہ رگ کاٹ دیتے ہیں؟

مولانا اللہ وسایا: یہ دیکھو قرآن پاک کا انتیسواں پارہ’’سورہ الحاقہ‘‘ ہے اور یہ آیت مبارکہ ہے۔ لیکن

بات کا آغاز یہاں سے ہورہا ہے۔’’انه لقول رسول کریم ‘‘﴿بکی بات ہے کہ یہ قرآن پاک البتہ بات ہے ایک قاصد باعزت کی۔﴾

’’وما هو بقول شاعر ۰ قليلاً ما تؤمنون ‘‘﴿اور نہیں ہے یہ قرآن پاک کسی شاعر کی بات،تم تھوڑا یقین کرتے ہو۔﴾

’’ولا بقول کاهن قليلاً ماتذکرون ‘‘﴿اور نہیں ہے بات کاہن کی تم بہت کم دھیان کرتے ہو۔﴾

’’تنزیل من رب العلمين ‘‘﴿یہ اتارا ہوا ہے جہان کے رب کا۔﴾

’’ولو تقول علینا بعض الاقاویل ‘‘﴿اور اگر یہ بنالاتا ہم پر کوئی بات۔﴾

’’لاخذنا منه باليمين ‘‘﴿تو ہم پکڑ لیتے اس کا دایاں ہاتھ۔﴾

’’ثم لقطعنا منه الوتین ‘‘﴿پھر ہم کاٹ ڈالتے اس کی گردن۔﴾

’’فما منکم من احد عنه حاجزین ‘‘﴿پھر تم میں کوئی ایسا نہیں جو اس سے بچالے۔﴾

’’وانه لتذکرة للمتقين ‘‘﴿اور بے شک یہ قرآن پاک نصیحت ہے ڈرنے والوں کے لئے۔﴾

’’وانا لنعلم ان منکم مکذبین ‘‘﴿اور ہم کو معلوم ہے کہ تم میں بعضے جھٹلاتے ہیں۔﴾

’’وانه لحسرة على الكفرين ‘‘﴿اور بے شک یہ قرآن پاک پچھتاوا ہے منکروں پر۔﴾

’’وانه لحق اليقين ‘‘﴿اور بے شک یہ قرآن البتہ یقین کرنے کے قابل ہے۔﴾

’’فسبح باسم ربك العظيم ‘‘﴿اب بول پاکی اپنے رب کے نام کی جو ہے سب سے بڑا۔﴾

بھائی اسلم! یہ آیات ہیں جن کا میں نے ترجمہ کردیا ہے۔ آیت نمبر۴۰ سے لے کر آیت نمبر۵۲ تک بارہ آیات ہیں۔ان آیات مبارکہ میں جو بات بیان کی گئی ہے۔’’وہ قرآن پاک کا کلام اللہ ہونا ہے۔‘‘

کہ قرآن پاک کوئی شاعری نہیں اور نہ ہی کاہنوں کی باتیں ہیں۔ بلکہ یہ قرآن پاک اللہ کا کلام ہے۔ جس کو آسمان سے ایک بزرگ فرشتہ لے کر ایک عظیم ترین پیغمبر پر اترا۔ دونوں رسول کریم ہیں ایک کا کریم ہونا تو تم آنکھوں سے دیکھتے ہو اور دوسرے کا کریم ہونا حضور a سے سنتے ہو۔ بہرصورت یہ قرآن کلام اللہ ہے۔ شاعر کا کلام نہیں۔ شاعر کا کلام بے اصل ہوتا ہے۔ اس کے مضامین وہمی اور خیالی ہوتے ہیں۔ جب کہ قرآن پاک حقائق کا خزانہ ہے۔ اس کے اصول قطعی دلائل پر مبنی ہیں۔ یہ معجز کلام ہے۔ اس کے مشابہ کلام تمام جن وانس آج تک اور آج سے قیامت تک نہ بنا سکے ہیں اور نہ بنا سکیں گے۔ شاعروں کا کلام بے فائدہ بے کار ہوتا ہے۔ جب کہ اس کا ایک شوشہ بھی بے کار و بے فائدہ نہیں۔ انسان کے کلام جیسا کلام بنایا جاسکتا ہے۔ یہ اللہ کا کلام ہے آپ a کا اپنا کلام ہوتا تو چودہ صدیوں میں کوئی تو اس جیسا بنا لیتا۔

اگر بالفرض حضور a یا حضرت جبرائیل امین اس کلام کو بنانے والے ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔ یا گردن ہی ماردیتے۔ جب دونوں کے ساتھ ایسا نہیں ہوا تو پھر ماننا پڑے گا کہ یہ کلام اللہ ہے۔ خدا

سے ڈرنے والے اس کلام سے نصیحت حاصل کرتے ہیں اور جن کے دلوں میں خوف خدا نہیں وہ اسے جھٹلائیں گے۔ لیکن ایک وقت آنے والا ہے کہ اس کا جھٹلانا سخت حسرت کا باعث ہوگا۔ یہ کتاب تو ایسی چیز ہے جس پر پختہ یقین رکھا جائے۔ اس پر ایمان ویقین رکھ کر اپنے رب کی تسبیح وتمہید میں لگنا چاہئے۔

اندازہ لگائیں! ان آیات میں سے وہ کون سی آیت ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہو کہ ''ہم جھوٹے کی شہ رگ کاٹ دیتے ہیں۔'' اگر یہ صحیح ہے تو سن اسلم! مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے جھوٹ بولا۔ خدا تعالیٰ نے اسی وقت شہ رگ کاٹ دی۔ ہوا یوں کہ مرزا قادیانی اپنی پوری زندگی میں نامعلوم کتنے جھوٹے دعوے کرتا رہا۔ میں مجدد ہوں، میں محدث ہوں، میں ملہم من اللہ ہوں، میں مہدی ہوں، میں مثیل مسیح ہوں، میں مسیح ہوں وغیرہ وغیرہ۔

لیکن گرگٹ کی طرح کبھی کسی رنگ میں اور کبھی کسی رنگ میں۔ اسی طرح دعویٰ نبوت ورسالت میں بھی لوگوں کو دھوکا دیتا رہا۔ بالآخر جس دن واضح طور پر اس نے کسی کے سوال کے جواب میں اعلان کیا کہ: ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔'' اور یہ دعویٰ مرزا غلام احمد کے ملفوظات میں موجود ہے۔ (ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷)

جس دن یہ دعویٰ چھپ کر آیا اسی دن مرزا قادیانی کی شہ رگ اللہ تعالیٰ نے کاٹ دی اور وبائی ہیضہ میں مرگیا۔ اس کی بھی ایک داستان ہے۔ اس کا خلاصہ سناتا ہوں۔ تفصیل کا وقت نہیں۔ وہ اس طرح کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسری سے مورخہ ۱۵؍اپریل ۱۹۰۷ء میں ایک اشتہار شائع کر کے مباہلہ کیا۔ اس مباہلہ میں مرزا قادیانی نے بددعا کی کہ یا اللہ مولوی ثناء اللہ مجھے دجال، کذاب، مفتری، مردود، مفسد وغیرہ کہتا ہے۔ یا اللہ! ہمارے درمیان سچا فیصلہ فرمادے۔ اگر میں واقعی تیری طرف سے ہوں تو مولوی ثناء اللہ امرتسری میرے سامنے مرجائے۔ انسانی ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریوں سے اور اگر میں جھوٹا ہوں، مفسد وکذاب ہوں اور مفتری ہوں تو مجھے مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں ہلاک کردے اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کردے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے: مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۷۸،۵۷۹)

اب نتیجہ کیا نکلا؟ اس مباہلہ کے ایک سال بعد مورخہ ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا قادیانی وبائی مرض ''ہیضہ'' میں مرگیا اور باقرار خود اپنا مفسد، کذاب اور مفتری ہونا دنیا پر ثابت کرگیا۔

یہ باتیں ہماری طرف سے گھڑی ہوئی نہیں خود مرزائیوں کی کتابوں میں موجود باتیں ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے سسر ''میر ناصر نواب'' کی سوانح حیات جس کا نام ''حیات ناصر'' ہے۔ اس کے صفحہ۱۴ پر لکھا ہوا ہے۔ ''حضرت صاحب جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سوچکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہوگیا۔'' (حیات ناصر ص۱۴)

اس سے زیادہ تفصیل کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا ''مرزا بشیر احمد ایم۔اے سیرت المہدی'' میں اپنی ماں کے حوالے سے لکھتا ہے کہ حضرت مسیح (مردود۔ناقل!) اسہال کی بیماری سے سخت بیمار ہوئے۔ پہلا دست

کھانا کھانے کے دوران آیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر حاجت محسوس ہوئی۔ دو تین دفعہ رفع حاجت کے لئے گئے اور بہت زیادہ ضعیف ہوگیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر اور دست آیا۔ اب اور زیادہ ضعف ہوگیا۔ حتیٰ کہ جانے اور آنے کی ہمت نہ ہی تو میں نے چارپائی کے ساتھ ہی انتظام کر دیا تو پھر وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور دست آیا اور ساتھ قے بھی آئی۔ اب فراغت کے بعد لیٹنے لگے تو پشت کے بل چارپائی پر گرے۔ سر چارپائی کی لکڑی کے ساتھ جا (ٹھا کر کے) ٹکرایا۔ حالت دگرگوں ہوگئی۔ اس پر میں نے کہا یہ کیا ہونے لگا ہے تو مرزا قادیانی نے کہا: ''یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔'' (یعنی وبائی ہیضہ) (دیکھئے! سیرت المہدی ج۱ص۹ تا۱۱)

آپ اندازہ لگائیں کیسے شہ رگ کٹی اور خدا نے پکڑا اور پکڑا بھی اس حالت میں کہ منہ سے بھی پاخانہ اور نیچے سے بھی اور بیت الخلا میں لت پت۔ اسی حالت میں مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی جہنم مکانی ہوگیا۔

پھر لاہور سے قادیان اس ریل پر لایا گیا جسے خر دجال کہا کرتا تھا۔ یعنی دجال کی سواری۔ انگریز کو دجال اور اس کی بنائی ہوئی گاڑی کو دجال کی سواری تو اس دجال کی سواری پر سوار کر کے اسے قادیان پہنچایا گیا۔ سچ ہے:

''حق بحقدار رسید''

(اتنے میں رفقاء کتابیں لے آئے۔ حضرت نے اسلم قادیانی کے مطلوبہ حوالے دکھائے) (جاری ہے)

ختم نبوت کانفرنس ماموں کانجن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد حافظ حسام الدینؒ ریلوے گراؤنڈ ماموں کانجن میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خلیل احمد نے۔ جبکہ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا خبیب احمد، مولانا عبدالرشید، مولانا عبدالحکیم نعمانی، متحدہ جمعیت اہلحدیث کے مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری، جمعیت علماء اسلام کے مولانا علیم الدین شاکر، مرکز سراجیہ لاہور کے صاحبزادہ رشید احمد سمیت دینی و مذہبی جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی اور خطاب کیا۔

ختم نبوت کورس کوٹ ادو مظفر گڑھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۵ تا ۷ رجولائی ۲۰۱۱ء بروز منگل، بدھ، جمعرات جامع مسجد فاروق اعظم نزد ریلوے چوک پرانی غلہ منڈی کوٹ ادو میں ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ مولانا قاضی عبدالخالق نے کورس کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔ حضرت مولانا منیر احمد نعمانی علی پوری نے مفصل بیان فرمایا اور دعا فرمائی۔ دوسرے روز مولانا محمد ادریس مدرس مدرسہ جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر لیکچر دیا۔ تیسرے روز مولانا قاضی عبدالخالق اور مولانا محمد ادریس، مولانا غلام حسین مرکزی مبلغ جھنگ نے مفصل خطاب فرمایا اور دعا فرمائی۔ آخر میں شرکاء کورس میں ایک سیٹ لٹریچر کا اور سٹیکر وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ شرکاء کورس کی تعداد تقریباً ۲۰۰ تھی۔ آخر میں ایک صاحب نے تمام شرکاء کے لئے آم کے ساتھ اکرام کا اہتمام کیا۔

تیسواں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر ...... تفصیلی کاروائی!

مولانا اللہ وسایا!

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفی ۰ امابعد!

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے حسب سابق ۶؍شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ مطابق ۹؍جولائی ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ صبح آٹھ بجے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دارالمبلغین کے تحت سالانہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔

کورس کا آغاز حضرت مولانا سیف اللہ خالد ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ کی دعا سے ہوا۔ فقیر راقم نے شرکاء سے چند ضروری گزارشات کیں۔ جن پر کورس کے دوران عمل پیرا ہونا ضروری تھا۔ پہلا سبق حضرت مولانا غلام رسول دین پوری نے پڑھایا اور یوں حسب روایت بروقت کورس کا آغاز ہوگیا۔

موانع اور اللہ تعالیٰ کی مدد

گذشتہ سال قادیانیوں نے سازش سے جھوٹی درخواستیں بھیج کر کورس کو بند کرانے کی پیش بندی کی۔ لیکن اللہ رب العزت نے فضل فرمایا کہ قادیانیوں کی تمام تر کافرانہ سازشوں، یہودیانہ خصلتوں کے باوجود کورس بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا اور قادیانیوں کی تمام جھوٹی درخواستوں کی نحوست کو اللہ رب العزت نے قادیانیت کے منہ پر ماردیا۔

امسال قادیانیوں نے کورس کے آغاز سے قبل اپنی زیرزمین سازشوں کا آغاز کیا۔ حکومت کو درخواستیں دیں کہ چناب نگر میں یہ کورس نہ ہونا چاہئے۔ گویا ربوہ (چناب نگر) کو کھلا شہر قرار دلوانے کا جو فیصلہ ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے زمانہ میں ہوا تھا۔ قادیانی اسے کالعدم قرار دلوانے کے درپے ہوئے۔ حکومتی ایجنسیوں کے بعض اہل کاروں کی خوب آؤ بھگت کر کے کورس بند کرانے کے لئے رپورٹیں بجوائیں۔ ایجنسیوں کے اہل کاروں نے اندھا دھند مکھی پر مکھی مارتے ہوئے خالصتاً قادیانی مفاد میں رپورٹ دی کہ ملکی حالات چناب نگر میں کورس کرانے کے متحمل نہیں۔ اس رپورٹ پر ہوم آفس سے ڈی۔سی۔او چنیوٹ کو حکم آیا کہ کورس نہیں ہونا چاہئے۔

(اس موقعہ پر قومی رہنماؤں کو باخبر کرنے کے لئے فوری عرضداشت ارسال کی گئی جو اس شمارہ میں بھی شامل اشاعت ہے)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس کورس کے ذمہ داران نے حالات سے اندازہ لگایا کہ امسال قادیانیوں نے جو سازش چلی ہے۔ اس مختصر وقت میں حکومتی اہل کاروں اور ذمہ داران کو مطمئن کرنا مشکل ہوگا۔ جبکہ کورس میں چند دن باقی تھے۔ بالآخر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کی

اجازت ودعا سے لاہور ہائیکورٹ میں رٹ دائر کر دی گئی۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد رضوان رٹ کی تیاری کے لئے باہمی رابطہ میں رہے۔ جناب خواجہ ابرار مجال بیرسٹر نے اپیل تیار کی۔ جناب چوہدری غلام مصطفےٰ ایڈووکیٹ ہائیکورٹ آپ کے ہمراہ رہے۔ دیگر وکلاء وقانون دان حضرات نے بھرپور دلچسپی کا اظہار کیا۔ جناب خواجہ صاحب نے رٹ ایسے مضبوط پیرایہ میں تیار کی کہ اگلے دن سماعت کے پہلے مرحلہ میں ہائیکورٹ کے جسٹس جناب محمد انوار الحق صاحب نے کورس کے جاری رہنے کا آرڈر جاری کر دیا اور حکومت کو پابند کیا کہ وہ کسی بھی قسم کی کوئی ہراسمنٹ نہ کرے۔

اللہ رب العزت نے فضل فرمایا کہ بیس یوم شب وروز کورس بڑی آب وتاب، جاہ وجلال، شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ شرکاء کورس کو پابند کیا کہ قادیانی زخمی سانپ کی طرح منہ میں چھپکلی لئے بڑی مشکل سے اپنا وقت گذار رہے ہیں۔ قادیانی اور ایجنسیوں کے وہ اہل کار جنہوں نے اس کورس کو ختم کرانے کی کوشش کی تھی۔ وہ اپنی خفت مٹانے کے لئے بہانے تلاش کر رہے ہیں۔ کورس کے شرکاء بیدار مغزی سے کورس میں شریک رہیں اور چاروں سمت نظر رکھیں کہ کوئی نادیدہ قوت ہماری اس پرامن جدوجہد کو سبوتاژ نہ کر سکے۔

الحمدللہ! ایسے ہوا کہ پورے کورس کے دوران جن پولیس اہل کاروں، انتظامیہ اور ایجنسیوں کے ذمہ داران نے ڈیوٹی دی یا دورے کئے۔ سب نے اس پرامن خالص علمی ریفریشر کورس کے کامیاب انعقاد پر مجلس کے رہنماؤں کو مبارک باد دی۔

ایجنسی کا وہ شخص جس نے رپورٹ لکھی کہ کورس نہیں ہونا چاہئے اور قادیانی درخواستوں کا اتنا حکومت کو نقصان ضرور ہوا کہ ۲۹ سال کا ریکارڈ گواہ ہے کہ صرف دو پولیس والوں کی ڈیوٹی ہوتی تھی۔ اس سال انتظامیہ نے ڈیڑھ صد نفری مقرر کی۔ تمام تر پریشانی پر خود ضلعی انتظامیہ اس ایجنسی کے آدمی کو کوستی رہی کہ تمہاری اس قادیانیت نوازی اور جھوٹی، من گھڑت، خود ساختہ، فرضی رپورٹ کی بنیاد پر حکومت کو اتنا اہتمام کرنا پڑا۔ بہرحال اللہ رب العزت نے کرم کا معاملہ کیا کہ کورس ہوا اور بخیر وخوبی ہوا۔

کورس کے اساتذہ کرام

امسال کورس پڑھانے کے لئے مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد رضوان، حاجی اشتیاق احمد، جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا محمد احمد مدرس مدرسہ عربیہ ختم نبوت، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا غلام مرتضیٰ اور دیگر نے شرکت فرمائی۔

خدام اہل سنت پاکستان کے سربراہ مولانا قاضی ظہور الحسین اظہر، عالمی مجلس کے نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، جامعہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے استاذ الحدیث مولانا سیف الرحمٰن، اتحاد اہل سنت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد الیاس گھسن، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر حضرت مولانا مفتی محمد حسن نے بطور خاص کورس میں شرکت سے سرفراز فرمایا اور ان حضرات کے خصوصی بیانات سے کورس کے شرکاء نے بھرپور استفادہ کیا۔

انتظامات کا جائزہ

حسب سابق کورس کے داخلہ کی نگرانی مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا محمد احمد نے کی۔ رجسٹرات کی تکمیل کا کام حضرت مولانا غلام رسول دین پوری نے سرانجام دیا۔ کورس کے شرکاء کی رہائش اور مکتبہ کے کام کی نگرانی مولانا عبدالرشید سیال نے کی۔ مولانا محمد اسحٰق ساقی، مولانا محمد خبیب نے کھانے کے نظم کی سرپرستی کی۔ قاری عبید الرحمٰن، قاری محمد رمضان، مولانا محمد شاہد، قاری محمد سلمان، قاری ارشاد احمد نے مہمانوں کی مہمان داری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

۶ رشعبان کو کورس شروع ہوا۔ ۲۶ رشعبان جمعہ کے روز صبح آٹھ بجے کورس کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ کورس کے منتظم خاص مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد نے سٹیج کے نظم کو سنبھالا۔ حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد زیب آستانہ خانقاہ سراجیہ کندیاں کورس کے درمیان میں ایک روز تشریف لائے اور کورس کی اختتامی تقریب میں بھی بطور خاص تشریف لائے۔ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے کورس کے شرکاء اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر احسان فرمایا۔ جمعرات بعد از نماز عشاء سے اگلے روز کورس کے اختتام تک آپ نے قیام فرمایا۔

حضرت امیر مرکزیہ کا خطاب

جمعہ کے روز اختتامی تقریب میں نظم وتلاوت کے بعد صرف شیخ الحدیث استاذ العلماء حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی امیر مرکزیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بیان ہوا۔ آپ نے بڑی شرح وبسط سے کورس کی غرض وغایت، افادیت واہمیت سے شرکاء کورس کو باخبر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ عقائد کی تصحیح نجات کے لئے ضروری ہے۔ اعمال صالحہ کی قبولیت کا مدار عقائد کی تصحیح پر مبنی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قیامت کے روز تمام انبیاء، اولیاء، قرآن مجید کے حفاظ، نیک وزاہد لوگ اپنے پہچاننے والوں کی اللہ رب العزت کے حضور بخشش کی درخواست کریں گے۔ ان کی طلب پر بہت سارے ایسے لوگ جو جہنم میں جل رہے ہوں گے۔ انہیں جہنم سے خلاصی ملے گی اور وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ حتیٰ کہ اہل جنت بھی اپنے جاننے والوں کی سفارش کریں گے۔ حتیٰ کہ ایک جنتی گذرتے ہوئے کو جہنمی پکار کر کہے گا۔ میاں تم مجھے نہیں پہچانتے، میں نے آپ کو وضو کے لئے پانی دیا تھا۔ یاد آنے پر یہ جنتی اس جہنمی کو اللہ تعالیٰ سے درخواست کر کے جنت لے جائے گا۔ سب کی سفارش کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ایسے لوگ جن کے ایمان اتنے مخفی ہوں گے کہ ان کے ایمان پر کوئی مطلع نہ ہوگا۔ ان کو بھی اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کی معمولی رمق کے باعث جہنم سے نکال کر جنت میں بھیجیں گے۔

کفر واسلام کا مسئلہ اتنا دقیق مسئلہ ہے کہ اس پر بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس کورس میں آپ کو یہی پڑھایا جاتا ہے کہ قادیانیت کا کفر اتنا کھلا کفر ہے کہ نصف النہار کی مانند واضح ہے۔ اس میں تشکیک پیدا کرنا، ان کے کفر کو ہلکا کرنا بجائے خود نقصان کا باعث ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تمام جماعتیں، تمام ادارے جو بھی اپنی اپنی

جگہ دین کا کام کر رہے ہیں۔ سب جسد واحد کی طرح ہیں۔ ایک دوسرے کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔ ایک دوسرے کے کام کی تحسین کرنی چاہئے۔ لیکن ناک کو کبھی آنکھ کی جگہ لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ ورنہ نقصان ہوگا۔ غرض آپ نے شرح وبسط سے کورس کے شرکاء کو کام کرنے کے لئے بھرپور جدوجہد کی طرف متوجہ فرمایا۔ آپ نے بہت تفصیل سے اظہار خیال فرمایا۔

آپ کی ایمان پرور، حقائق افروز گفتگو کے بعد شرکاء کورس جو فارغ التحصیل علماء کرام تھے۔ انہوں نے آپ سے اجازت حدیث طلب کی۔ آپ نے کمال شفقت سے انہیں سند حدیث کی اجازت سے سرفراز فرمایا۔ فالحمدللہ تعالیٰ! حضرت امیر مرکزیہ کے ایمان افروز بیان کے بعد شرکاء کورس کو اسناد دی گئی۔ مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا سیف اللہ خالد، قاری عبدالرحمٰن ضیاء، قاری عبدالحمید، قاری یامین گوہر، مولانا سروری، مولانا قاری گلزار احمد، صاحبزادہ مبشر محمود اور جناب رضوان نفیس و دیگر حضرات سے اپنے مبارک ہاتھوں سے مجلس کی کتابوں کا سیٹ و اسناد دیں۔

تقریری مقابلہ

کورس کے پہلے دن سے آخر تک تعلیم کے ساتھ ساتھ شرکاء کورس کو تقریر اور مناظرہ کی تربیت اور عملی مشق کرائی جاتی ہے۔ دس دس ساتھیوں پر مشتمل گروپ بنائے جاتے ہیں۔

امسال ۴۳۳ شرکاء کورس تھے۔ جن کے تینتالیس گروپ بنائے گئے۔ ہر گروپ سے نمایاں نمبر لینے والے ایک ایک ساتھی کو لے کر تقریری مقابلہ کرایا گیا۔ تقریری مقابلہ میں منصفی کے فرائض مولانا قاضی احسان احمد، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد قاسم، مولانا محمد عارف، مولانا غلام مرتضیٰ نے انجام دیئے۔ اسی طرح کورس میں قادیانی شبہات کے تینوں حصے پڑھائے گئے۔ ہر جمعرات کو ایک ایک حصہ کا امتحان ہوا۔ کل تین پیپر ہوئے۔ اربعین فی الختم نبوت اور خطبہ جمعہ کا تقریری امتحان ہوا۔

کورس کے تحریری امتحانات میں اوّل پوزیشن رولنمبر ۲۵۲ محمد عمر فاروق نے حاصل کی۔ رولنمبر ۲۲۲، محمد عمر منڈی بہاؤ الدین نے دوسری پوزیشن حاصل کی اور رولنمبر ۲۵۸ محمد الیاس گلگت نے تحریری امتحان میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

اسی طرح تقریری مقابلے میں رولنمبر ۲۳۵ محمد شاہین اختر قصور نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ دوسری پوزیشن بہاولپور کے محمد طیب ظفر رولنمبر ۲۷۲ نے حاصل کی اور رولنمبر ۷۵ محمد ضیاء الحق جن کا تعلق ڈسٹرکٹ چکوال سے ہے نے تقریری امتحان میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

اسمائے گرامی شرکاء کورس

کورس میں جن حضرات نے شرکت کی ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے:

1	عاقب جاوید	محمد طفیل جاوید	لودھراں
2	محمد مبشر نذیر	محمد نذیر	چنیوٹ
3	انس رضوان عثمانی	قاری شبیر احمد عثمانی	چنیوٹ
4	عبدالمنان	محمد بخش	رحیم یار خان
5	محمد شاہد اقبال	محمد اقبال	چنیوٹ
6	محمد عامر شہزاد	غلام حیدر	چنیوٹ
7	محمد عمران کبیر	محمد کبیر	چنیوٹ
8	سہیل احمد	محمد ناصر	چنیوٹ
9	حبیب اللہ	عامیل خان	ٹانک
10	رحمت اللہ	حاجی گل محمد	لوارالائی
11	محمد عمران	عبدالرشید	سیالکوٹ
12	شفقت اعجاز	محمد اعجاز	خوشاب
13	طاہر ریاض	ریاض حسین	خانیوال
14	وارث الانبیا	مولوی عبدالمنان	مردان
15	امیر حمزہ	معراج الدین	مالاکنڈ
16	محمد عابد	محمد جہانگیر	آزاد کشمیر
17	ساجد محمود	مشتاق احمد	خانیوال
18	ابرار احمد	ثناء اللہ اعوان	مظفر آباد
19	محمد عباس ایوبی	محمد ایوب	مظفر آباد
20	یوسف خان	منور خان	دیر
21	نوید شاہد	ڈاکٹر فضل الٰہی	اٹک
22	ہشتمند خان	مثال محمد	مالاکنڈ
23	آصف اللہ	رحمت اللہ	ہری پور
24	عبدالقادر	محمد امیر خان	باغ
25	سمیع اللہ	نقیب احمد	مالاکنڈ ایجنسی
26	جواد حسین	محمد حسین	ہٹیاں بالا
27	محمد سلیم	غلام شبیر	ڈی آئی خان
28	محمد منشاء	محمد اقبال	سرگودھا
29	محمود الرحمٰن	خطاب گل	کرک
30	طارق محمود	جمیل محمود	سرگودھا
31	عبدالصمد	جناب گل	ہنگو
32	بلال حمید	حمید اللہ خان	مردان
33	محمد عطاء المحسن	کرم الٰہی	بہاول پور
34	بشیر احمد لون	عبدالغنی لون	مظفر آباد
35	محمد محسن	عبدالمجید	آزاد کشمیر
36	ابوبکر صدیق	عبدالشکور	رحیم یار خان
37	محمد طیب	مولانا غلام مصطفی	بہاول پور
38	محمد عمران	مقبول احمد	بہاول پور
39	محمد مصعب عمر	خواجہ عمر ناصر	بہاول پور
40	حافظ محمد علی	مولانا عبدالشکور	بہاول پور
41	محمد ارشد	ملک واحد بخش	بہاول پور
42	محمد حسن	عبدالخالق	بہاول پور
43	محمد ابوبکر صدیق	محمد اکرم دلشاد	بہاول پور
44	محمد ابرار قمر	محمد قمر منیر	لاہور
45	سمیع اللہ	محمد اسماعیل	جہلم
46	محمد اکرم	عبدالقادر	بہاول پور
47	محمد شاہد	عاشق محمد	بہاول پور
48	عبدالصمد	قاری عبدالرزاق	سکھر
49	کلیم اللہ	عنایت اللہ	سکھر
50	عبدالحی	مولانا عبداللطیف	سکھر

51	عمران احمد چھل	محمد عرس	نواب شاہ
52	محمد اسلم گل	خیر محمد گل	نوشہرو فیروز
53	عبدالجبار چھل	شمس الدین چھل	نوشہرو فیروز
54	عبدالرزاق نہڑی	محمد موچار نہڑی	عمرکوٹ
55	سلیم اللہ گل	خیر محمد گل	نوشہرو فیروز
56	حسین احمد	جندوڈا	رحیم یار خان
57	محمد عباس جمالی	عالم خان جمالی	ٹیاری
58	محمد عامر گل	عبدالغفور	خیر پور
59	محمد آصف	محمد یعقوب چانڈیہ	نوشہرو فیروز
60	خلیل اللہ	عالم خان	نوشہرو فیروز
61	شبیر حسین	لعل خان	خوشاب
62	عبدالواحد	محمد الیاس	چنیوٹ
63	محمد عثمان	غلام مصطفیٰ	خانیوال
64	نوید احمد	پشم گل	ٹوبہ ٹیک سنگھ
65	محمد ندیم	محمد عاشق	ٹوبہ ٹیک سنگھ
66	محمد اسرار	محمد دین	بھاولنگر
67	دین محمد	محمد یوسف	کشمور
68	عبدالقیوم	عبدالوہاب	نصیر آباد
69	محمد خان نہڑی	عبدالکریم نہڑی	عمرکوٹ
70	عبدالمالک مورجو	عبدالغنی مورجو	نوشہرو فیروز
71	عبداللطیف	غلام ربانی	مظفر آباد
72	محمد عتیق الرحمٰن	محمد رفیق	شیخوپورہ
73	محمد صفدر	فضل کریم	مظفر گڑھ
74	محمد شاکر	حافظ ربنواز	مظفر گڑھ
75	محمد ضیاء الحق	محمد ظہور الحق	چکوال
76	شفیق الرحمٰن	حافظ محمد بخش	لودھراں
77	محمد ارشد	محمد صدیق	ملتان
78	محمد یوسف نواز	محمد ربنواز	رحیم یار خان
79	حافظ حماد فاروق	مولانا عمر فاروق	راولپنڈی
80	محمد کامران	انعام اللہ	کلاچی
81	محمد ہارون	رحمت اللہ	ڈی آئی خان
82	صابر شاہ	سید نجم الوہاب	صوابی
83	تنویر احمد	غلام محمد	بہاول نگر
84	حاکم خان	محمد نواز خان	میانوالی
85	محمد احمد	عبدالحکیم	بہاول نگر
86	محمد رضوان	محمد رمضان	ڈی آئی خان
87	عاطف ادریس	محمد ادریس	سیالکوٹ
88	فیاض احمد عثمانی	قاری غلام مرتضیٰ	سیالکوٹ
89	محمد سفیان	محمد یاسین	سیالکوٹ
90	قمر فیاض احمد	فیاض احمد	سیالکوٹ
91	محمد سعید	عظیم بخش	مظفر گڑھ
92	محمد اقبال	مرید حسین	ڈی آئی خان
93	محمد احسان اللہ	خان محمد	میانوالی
94	محمد اظہر	امام بخش	ڈی آئی خان
95	محمد صدیق	سید گل خان	بھکر
96	محمد اعظم	عبدالغفور	قصور
97	محمد بلال معاویہ	قاری عزیز الرحمٰن	بھکر
98	محمد زبیر	عبدالرزاق	ساہیوال
99	احمد سعید	محمد سرور عابد	ساہیوال
100	شہباز اختر	محمد اسحاق	ساہیوال

101	کفایت شاہ	زمان خان	نوشہرہ
102	محمد عارف	دین محمد	قصور
103	محمد خالد	خادم حسین	خانیوال
104	محمد جاوید	عبدالغفور	ملتان
105	محمد عمران	اصغر علی	فیصل آباد
106	عمران خالد	خالد محمود	بھکر
107	اسد شفیق	محمد شفیق	جھنگ
108	سجاد علی حیدر	میاں محمد	خوشاب
109	عبدالغفار	محمد اکرم	اٹک
110	عبدالمالک	مولوی دوست محمد	کوہلو
111	شکیل احمد	محمد شفیع	قصور
112	منصور احمد	رمضان	نوشہرہ
113	شفیع اللہ	نورولی	نوشہرہ
114	محمد عثمان	ہمت خان	نوشہرہ
115	نعیم الحق	ثناءالدین	نوشہرہ
116	جنید انجم	گل بہادر	نوشہرہ
117	معروف ہاشم رشید	عبدالرشید	ٹوبہ ٹیک سنگھ
118	غفران حیدر	رفاقت حسین	اوکاڑہ
119	عمر فاروق	محمد اقبال	فیصل آباد
120	عبدالباسط	خالد حسن	بہاولنگر
121	بدر جلیل	جلیل الرحمٰن	بہاولنگر
122	محمد عمر	محمد اعظم	بہاولنگر
123	حافظ عبدالرحمٰن	حافظ باغ علی	بہاولنگر
124	برکت علی عابد	اصغر علی خالد	چنیوٹ
125	محمد عامر جمیل	محمد جمیل	ننکانہ

126	سیف الرحمٰن	عبدالرحمٰن	بندکورائی
127	عبدالمجید	عطاءالمحسن	فیصل آباد
128	محمد طلحہ احسن	محمد احسن	فیصل آباد
129	محمد عبداللہ	جمعہ خان	اپردیر
130	محمد نعیم اللہ	امیر محمد	بکھر
131	ذیشان ریاض	ریاض الحق	ٹوبہ ٹیک سنگھ
132	محمد طیب	جواز الحق	ٹوبہ ٹیک سنگھ
133	محمد شفیق ندیم	محمد رفیق ندیم	خانیوال
134	علی حسنین	صوفی حق نواز	جھنگ
135	جمیل احمد تنولی	بنارس خان	ایبٹ آباد
136	سہیل عباس	محمد سعید اختر	حافظ آباد
137	بابر شہزاد	عبداللطیف	فیصل آباد
138	فدا حسین	حبیب اللہ	گلگت
139	محمد زبیر	علاؤالدین	شیخوپورہ
140	فضل ربی حقانی	ہاشم خان	کرم ایجنسی
141	راشد امین حقانی	زرستان	نوشہرہ
142	احمد مصطفیٰ	عبدالوہاب	صوابی
143	محمد صلاح الدین	محمد امین	خانیوال
144	سجاد معاویہ	عتیق الرحمٰن	مانسہرہ
145	ملک محسن شہزاد	طالب حسین	جھنگ
146	مزمل حسین	محمد علی	جھنگ
147	محمد ابوبکر صدیق	قاری غلام حسین	جھنگ
148	محمد عابد	محمد اقبال	رحیم یار خان
149	غلام عباس	محمد ابراہیم	مظفر گڑھ
150	محمد طارق	حافظ محمد یار	رحیم یار خان

151	وقاص نصیر	نصیر احمد	رحیم یار خان
152	عبدالماجد	محمد یونس	بہاول نگر
153	محمد الیاس خان	محمد اللہ	ہنگو
154	محمد ارشد	محمد اسلم	لیہ
155	عبدالرحمن عابد	قابل شاہ	اٹک
156	محمد شاہد عقیل	عبدالمجید	ساہیوال
157	محمد بابر خان	محمد یونس	مانسہرہ
158	اسداللہ خان	شیر عباس خان	بنوں
159	محمد زاہد	محمد شفیق	رحیم یار خان
160	محمد ذیشان	یار محمد	میانوالی
161	اطہر محمود	اکرام علی	ننکانہ
162	راحت محمود	محمد اسلم	ننکانہ
163	کلیم اللہ	قاری شبیر احمد عثمانی	فیصل آباد
164	اسداللہ غالب	حاجی فیض رسول	فیصل آباد
165	عدنان رشید	محمد رشید	بہاولنگر
166	شہزاد محمود	محمد ذوالفقار	فیصل آباد
167	محمد بلال	غلام ربانی	راولپنڈی
168	محمد اجمل رحمانی	محمد بوٹا رحمانی	فیصل آباد
169	احسان معاویہ	محمد علی	لاہور
170	محمد فیاض	عبدالحلیم	لودھراں
171	حسنین معاویہ	محمد منظور احمد	منڈی
172	محمد ریاض	محمد ایوب	قصور
173	محمد افضال	شمس الزمان	قصور
174	یاسر شہزاد	ناصر علی	فیصل آباد
175	محمد حماد علی	عبدالمجید	فیصل آباد
176	خرم وقاص	محمد یار فگار	فیصل آباد
177	جمیل احمد	مولانا شکیل احمد	لاہور
178	محمد عبدالمنان	محمد اشرف علی	منڈی
179	محمد جمیل	اللہ وسایا	راجن پور
180	محمد اظہر	حاجی عبدالغفار	ڈی جی خان
181	عبدالاحد اویس	محمد ظفر اقبال	راجن پور
182	قادر بخش	حاجی نور محمد	لاہور
183	رانا ظہیر حسن	رانا مہدی حسن	چنیوٹ
184	محمد شعیب انجم	محمد رمضان انجم	قصور
185	انعام الحسن	احمد حسن	قصور
186	سعیدالرحمن خان	عطاء اللہ خان	کوہاٹ
187	جلال حبیب	عبدالرشید	کوہاٹ
188	محمد اقبال	رحیم خان	دیر
189	فیضان الحق	طالب الحق عباسی	لاہور
190	عبدالعزیز حیات	حیات اللہ	مانسہرہ
191	محمد عمران	قاری عبدالرزاق	مظفر گڑھ
192	محمد فہیم	محمد ابراہیم	ڈی آئی خان
193	اللہ دتہ	احمد علی	خانیوال
194	محمد عمران	خان محمد	مظفر گڑھ
195	محمد نعمان	اسلام الدین	سرگودھا
196	محمد اویس احمد	شکیل احمد شہزاد	راولپنڈی
197	محمد یامین	محمد اسرائیل	مانسہرہ
198	ہارون رشید	فقیر خان	پشاور
199	محمد سعید	فدا حسین	مانسہرہ
200	محمد طاہر	محمد عارفین	مانسہرہ

201	محمد ایوب	حسین بخش	ٹیاری
202	محمد خالد عابد	مولانا یار محمد عابد	بہاول پور
203	محمد عزیز اللہ	غلام محمد	بہاول پور
204	محمد اصغر علی	اللہ داد	بہاول پور
205	محمد اکرم	محمد مدنی خان	بہاول پور
206	محمد اکمل	محمد مدنی خان	بہاول پور
207	محمد سجاد	محمد یار	بہاول پور
208	عبدالماجد	حبیب احمد	بہاول پور
209	محمد عمر فاروق	رحیم بخش	وہاڑی
210	محمد سہیل	محمد اشتیاق	بہاول پور
211	محمد یوسف معاویہ	عبدالعزیز	بہاول پور
212	عبدالمجید	اللہ وسایا	بہاول پور
213	محمد اختر	حاجی محمد بخش	مظفر گڑھ
214	عبدالصمد	محمد طیب اطہر	فیصل آباد
215	اسد اللہ زاہد	سبحان زاہد	اسلام آباد
216	محمد یاسر قاسمی	عبدالوحید قاسمی	اسلام آباد
217	حافظ عبدالعزیز	ملک فردوس	پشاور
218	محمد یونس چیمہ	محمد اسلم چیمہ	بہاول پور
219	محمد جاوید	غلام اکبر	بہاول پور
220	محمد امتیاز حسین	عبدالغفور	بہاول پور
221	عبدالرشید	عبدالعزیز	بہاول پور
222	محمد عمر	ملک خوشی محمد	منڈی
223	محمد عمر فاروق	محمد اسلم	اوکاڑہ
224	شاہد اقبال	سردار علی	اوکاڑہ
225	محمد یار قمر	محمد مشتاق	اوکاڑہ
226	اعجاز حسین	قادر بخش	اوکاڑہ
227	محمد عاصم	محمد قاسم	بہاول پور
228	محمد نوید جاوید	جاوید اقبال	بہاول پور
229	محمد آصف	سکندر علی	چنیوٹ
230	محمد سلیمان	حافظ عبدالمالک	مظفر گڑھ
231	وقاص انور اقبال	انور اقبال	لاہور
232	محمد عارف	عبدالکریم	راجن پور
233	محمد ریاض	محمد یٰسین	فیصل آباد
234	محمد کامران	عاشق حسین	راولپنڈی
235	شاہین اختر	محمد اختر	قصور
236	محمد سلیم	محمد یٰسین	بہاول نگر
237	عبدالرحمٰن	محمد یامین	جھنگ
238	محمد اعظم	اللہ دتہ	فیصل آباد
239	محمد آصف ندیم	عبدالغفار	جھنگ
240	محمد نواز	نور احمد	فیصل آباد
241	محمد صابر	عبدالمجید	قصور
242	محمد عثمان زاہد	صادق علی	ننکانہ
243	محمد جاوید	محمد اصغر	ننکانہ
244	محمد ابوبکر	صادق علی	ننکانہ
245	محمد قاسم	احمد دین	شیخوپورہ
246	محمد کامران	مشال خان	نوشہرہ
247	خالق محمود	منیر احمد	رحیم یار خان
248	عبدالصمد	صلاح الدین	فیصل آباد
249	محمد متین	محمد سعید	کراچی
250	محمد رضوان	قاری فیض الرحمٰن	کراچی

251	محمد لئیق الرحمٰن	محمد یعقوب	گوجرانوالہ
252	محمد عمر فاروق	عبیداللہ	اٹک
253	محمد امجد اسلام	اسلام الدین	کراچی
254	محمد مصطفیٰ نذیر	حاجی نذیر احمد	کراچی
255	وقاص جہانگیری	عطائی خان	کراچی
256	محمد خادم	مولانا غلام فرید	کراچی
257	ہارون رشید	محمد مسکین	کراچی
258	محمد الیاس	میرزا خان	گلگت
259	محمد عمر فارووق	غلام یٰسین	کراچی
260	نور احمد	محمد اسماعیل	کراچی
261	سعد احمد	حیدر عثمانی	کراچی
262	محمد اختر علی	شرف خان	چکوال
263	زین العابدین	حیات خان	کراچی
264	گلزار احمد	جہانزیب	کراچی
265	محمد فرقان	عبدالرشید	کراچی
266	محمد یعقوب	محمد حنیف	کراچی
267	مزمل شبیر	محمد شبیر	کراچی
268	محمد انور	غلام محمد	رحیم یار خان
269	طالب حسین	رحمت اللہ	خیرپور میرس
270	غلام مصطفیٰ	حاجی سرور	خیرپور میرس
271	امداد اللہ	محمود خان	خیرپور میرس
272	محمد طیب ظفر	ڈاکٹر محمد ظفر	بہاولپور
273	محمد شفیق عثمانی	شبیر احمد	بہاولپور
274	محمد ساجد	واثق حسین	بہاولپور
275	محمد یونس خان	محمد بخش خان	بہاولپور
276	محمد سلمان	نذیر احمد	رحیم یار خان
277	محمد اصغر	محمد صادق	بہاولپور
278	محمد مکی	مولانا اللہ دیار	وہاڑی
279	محمد نعیم	محمد عطاء اللہ	بہاولپور
280	عبدالمالک	محمد نواز خان	بہاولپور
281	محمد احمد	محمد بلال خان	بہاولپور
282	محمد معظم	محمد حنیف	وہاڑی
283	صدیق عثمان	مولانا عبدالستار	بہاولپور
284	ظہیر احمد	غلام حسین	گھوٹکی
285	عبدالحمید	محمد حسن	گھوٹکی
286	محمد ادریس	محمد ہاشم	سکھر
287	محمد ارشاد گوندل	یونس علی	حافظ آباد
288	عابد محمود	اسلام دین	شیخوپورہ
289	محمد آصف	عبدالرحیم	مظفر گڑھ
290	امداد اللہ	محمد راشد	سکھر
291	محمد عمیر خالد	محمد خالد محمود	گوجرانوالہ
292	ممتاز احمد	منظور حسین	فیصل آباد
293	وسیم احمد	عبداللطیف	ٹوبہ ٹیک سنگھ
294	شیراز شوکت	شوکت علی	گجرات
295	نور سلطان	محمد افضال	گجرات
296	محسن یعقوب	محمد یعقوب	گجرات
297	عثمان ضیاء	ضیاء اللہ	گجرات
298	نصراللہ ارشد	ارشد علی	گجرات
299	محمد علی	محمد اخلاق	کوٹلی
300	اسدالرحمٰن	اعجاز الکریم	گجرات

301	عباس احمد	عبدالمجید	گجرات
302	محمد مبین ضیاء	محمد امین ضیاء	لاہور
303	عبدالرحمٰن ساجد	نوراحمد	فیصل آباد
304	اسدعلی	ارشاداحمد	فیصل آباد
305	محمد وقاص انجم	محمد ظہوراحمد	فیصل آباد
306	محمد عبدالماجد	محمد قدیر	لودھراں
307	عبدالرحمٰن	محمد خالد	فیصل آباد
308	محمد ناصر	محمد نواز	بہاول پور
309	محمد رضوان	عبدالستار	بہاول پور
310	محمد طاہر	عبدالرزاق	بہاول پور
311	غلام مصطفیٰ	محمد رمضان	ڈی جی خان
312	محمد عمیر	عبدالواحد	لودھراں
313	محمد طیب	اللہ بخش	بہاول پور
314	محمد منیب الرحمٰن	ملک محمد اکرم	بہاول پور
315	محمد ابوبکر	غلام قادر	بہاول پور
316	محمد مغیرہ ظفر	محمد ظفر	بہاول پور
317	محمد شمس الرحمٰن	محمد طیب	بہاول پور
318	رضوان افتخار	افتخاراللہ خان	راولپنڈی
319	زاہد محمود	عبدالغفور	سیالکوٹ
320	فرمان علی	گلزاراحمد	سیالکوٹ
321	حامداللہ	پائندہ خان	نوشہرہ
322	محمد ارشاد	شیرافسرخان	صوابی
323	حضرت بلال	محترم گل	چارسدہ
324	محمد شاہ	امان اللہ	اپردیر
325	محمد یوسف	امام بخش	ڈی جی خان

326	عابد شہزاد	محمد اشرف	بھکر
327	محمد ندیم	محمد دین	کراچی
328	غلام مصطفیٰ	سعداللہ	چنیوٹ
329	محمد جاوید	محمد اعظم	مظفرگڑھ
330	سلطان احمد	عبدالقادر	وہاڑی
331	عبدالخالق	نذیراحمد	وہاڑی
332	معتزاحمد	فیض محمد	چارسدہ
333	محمد ارشد	محمد حبیب	چارسدہ
334	محمد اسماعیل	محمد رمضان	خوشاب
335	محمد احسان الحق	محمد اسلم	گوجرانوالہ
336	محمد رمضان	عنایت اللہ	میانوالی
337	محبت خان	وکیل خان	پشاور
338	محمد خورشید	اصغرعلی	چنیوٹ
339	محمد فاروق	شوکت علی	جھنگ
340	عبدالقدوس	احمد خان	سرگودھا
341	مولوی بشیرخان	فیروزدین	آزادکشمیر
342	محمد عثمان ربانی	محمد ربانی	کراچی
343	ارشد محمود	فرزندعلی	گوجرانوالہ
344	نویداحمد	عبدالحمید	گجرات
345	طلحہ عثمان	محمد رمضان	نارووال
346	عبیداللہ	محمد ہاشم	نارووال
347	شہبازشریف	محمد ظریف	میانوالی
348	محمد شاہد	نذیراحمد	قصور
349	محمد عمرفاروق	محمد عطاءاللہ	مظفرگڑھ
350	نذیراحمد	ملک اللہ وسایا	مظفرگڑھ

351	محمد افضل گجر	چوہدری عالمگیر	مظفرگڑھ
352	عبدالوحید	عبدالحمید نقشبندی	مظفرگڑھ
353	عبدالشکور	حاجی الٰہی بخش	مظفرگڑھ
354	محمد عامر نواز	رب نواز	مظفرگڑھ
355	شاہد محمود	محمد خالد محمود	مظفرگڑھ
356	محمد آصف	محمد اسلم	مظفرگڑھ
357	محمد ممتاز	حاجی عبدالغفور	مظفرگڑھ
358	محمد جہانگیر	محمد صادق	مظفرگڑھ
359	محمد آصف	محمد نذیر احمد	رحیم یار خان
360	حفیظ الرحمٰن	محمد صدیق	مظفرگڑھ
361	محمد فیصل اقبال	محمد اقبال	مظفرگڑھ
362	محمد عمران	قاری عبدالرشید	مظفرگڑھ
363	محمد خلیل معاویہ	منیر احمد	مظفرگڑھ
364	عبدالکریم اشرفی	مولوی اشرف دین	رحیم یار خان
365	محمد سجاد	غلام قادر	بہاول پور
366	محمد صفدر	حاجی محمد نواز	لودھراں
367	عبدالحسیب	ارشد محمود	سیالکوٹ
368	اسرار احمد	سلطان احمد	دیر
369	احمد علی	طالب حسین	ساہیوال
370	سعید الرحمٰن	قاری عبدالرحمٰن	جھنگ
371	عبیداللہ معاویہ	محمد احمد	ملتان
372	محمد قاسم	محمد اعظم	ملتان
373	شبیر احمد	احمد خان	منڈی
374	عبدالرب	محمد فاضل	اٹک
375	ارشاد احمد	عبدالغنی	گھوٹکی

376	محمد عثمان	محمد فیاض	رحیم یار خان
377	مجیب الرحمٰن	حفیظ الرحمٰن	وہاڑی
378	ضیاء اللہ	حبیب اللہ	کراچی
379	محمد یاسر مجید	مجید اختر	بہاول پور
380	محمد امین	محمد اقبال	چنیوٹ
381	محمد بلال مکی	حافظ بشیر احمد	ملتان
382	محمد سعد اللہ	قاری حماد اللہ	رحیم یار خان
383	محمد کاشف	کریم بخش	رحیم یار خان
384	محمد ناصر محمود	مقبول احمد	بہاول نگر
385	قادر بخش	قاری شمس الدین	رحیم یار خان
386	سیف اللہ	محمد منیر	فیصل آباد
387	محمد سرفراز	محمد سرور	قصور
388	عبدالستار	محمد احمد	مظفرگڑھ
389	محمد فاروق	غلام مرتضٰی	مظفرگڑھ
390	محمد ارشد	غلام فرید	سرگودھا
391	محمد ہارون	عبداللطیف	فیصل آباد
392	عبدالواجد	الہندو	گھوٹکی
393	عبدالجبار	محمد قاسم	گھوٹکی
394	عبدالمجید	عبدالرحمٰن	بہاول پور
395	محمد محسن عزیز	عزیز الرحمٰن	خانیوال
396	حافظ محمد شاہد	محمد سرور	گوجرانوالہ
397	محمد اکرم الحق	باقر حسین	خانیوال
398	محمد عبدالرحمٰن	قاری فیض محمد	رحیم یار خان
399	محمد ذیشان	اشتیاق احمد	نارووال
400	افتخار حسین	اللہ یار	فیصل آباد

401	اورنگزیب	دوست محمد	ہری پور
402	توصیف اقبال	عبدالستار	کراچی
403	محمد نوید شاہ	محمد روزدار شاہ	شیخوپورہ
404	ابوسفیان	عبدالخالق	گوجرانوالہ
405	یاسر منیر	امیر باز	چکوال
406	محمد خبیب احمد	محمد رمضان صدیقی	چکوال
407	محمد اقبال	سراج دین	حافظ آباد
408	عبدالسمیع	قاری عبدالحئی	مظفر گڑھ
409	عمران سمیر	سمیر خان	قصور
410	محمد آصف اقبال	محمد اقبال	گوجرانوالہ
411	وقاص احمد جان	محمد جان	اٹک
412	محمد سرفراز	چوہدری شمشاد علی	رحیم یار خان
413	محمد عارف	حفیظ اللہ قریشی	ڈی جی خان
414	محمد نور	محمد ظاہر شاہ	راولپنڈی
415	محمد عامر	محمد اسلام الدین	مظفر گڑھ
416	محمد رضوان	نزیارام	بہاول پور
417	وقار احمد	منیر احمد اختر	بہاول پور
418	محمد لقمان	حاجی انوار الحق	بہاول پور
419	محمد مدبر عزیز	عزیز قمر	وہاڑی
420	فرخ شہزاد	دین محمد	عمر کوٹ
421	محمد سلیم	محمد علی	خانیوال
422	محمد فاروق	محمد ادریس	گوجرانوالہ
423	محمد طیب	حافظ محمد ابوبکر	سیالکوٹ
424	محمد ابوبکر	حافظ عبداللطیف	گوجرانوالہ
425	محمد متین ضیاء	محمد امین ضیاء	لاہور
426	محمد عاصم علی شاہ	سید زین العابدین	ایبٹ آباد
427	محمد جان عالم	محمد کمال	پشاور
428	محمد صادق	محمد عمر	پشاور
429	محمد معاذ	میاں ریاض احمد	رحیم یار خان
430	محمد عثمان	مرزا محمد اختر	رحیم یار خان
431	جہانگیر اسحاق	محمد اسحاق	کوٹلی
432	محمد اشفاق	ولد اقبال مسیح	شیخوپورہ
433	محمد امجد	خلیل احمد	قصور

نوٹ: رول نمبر ۵، ۶، ۳۹، ۴۰، ۵۶، ۶۲، ۷۶، ۱۳۱، ۱۹۰، ۱۹۳، ۱۹۷، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۹، ۲۷۱، ۳۲۰، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۵، ۴۲۸ کے حامل حضرات امتحان میں شریک نہ ہوئے۔

معدہ کی اصلاح کے لئے مجرب ☆ نظام ہضم درست کرنے کے لئے ☆ غلیظ مادوں کو خارج کرنے کے لئے
ساہیوال پھکی
طبیعت سے ثقل اور بوجھل پن دور کرنے کے لئے
بدن میں فرحت ونشاط پیدا کرنے کے لئے
حیاتِ نو کیپسول
ضائع شدہ توانائی کو بحال کرنے کے لئے
السعید ہومیو اینڈ ہربل فارمیسی دیپالپور بازار ساہیوال 0321-6950003

نئی قادیانی سازش عروج پر!

مولانا اللہ وسایا!

اس وقت ملک عزیز میں ایک بار پھر قادیانی سازشیں عروج پر ہیں۔ ہمارے حکمران باہم دگر دست بگریبان ہونے کے باعث دوست ودشمن کی پہچان سے تہی دست ہیں۔ان حالات میں چہار سو اندھیر انظر آتا ہے۔کیا ہورہا ہے۔پس پردہ کون ملک عزیز کی وحدت پر کلہاڑا چلارہا ہے؟اس طرف کسی کا دھیان نہیں۔ بھلا توجہ فرمائیے کہ:

۱...... گذشتہ سال قادیانی مراکز لاہور پر حملہ ہوا۔کئی جانیں ضائع ہوئیں۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسی دن اعلان کیا کہ اس سانحہ کے ملزمان کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔ایک ملزم موقع پر صحیح وسالم گرفتار ہوا۔اس سے باقی ملزمان کو تلاش کرنا بہت آسان ہوگیا تھا۔لیکن آج تک حکومت وقادیانی خاموش ہیں۔حکومتی خاموشی تو سمجھ میں آتی ہے۔کہ سب کچھ ان کے علم میں ہے۔لیکن وہ زبان پر نہیں لانا چاہتے۔قادیانی کیوں خاموش ہیں؟یہ ایک گہرے تدبر کا معاملہ ہے۔حکومت میں چھپے قادیانی عناصر وقادیانی قیادت نے یہ ڈرامہ سٹیج کیا تاکہ باہر کی دنیا سے سیاسی پناہ کے نام پر ویزوں کا دھندا چلتا رہے۔سال بھر اس واقعہ کی کمائی قادیانی قیادت نے کھائی۔یہ سب ان کا کیا دھرا تھا۔

۲...... اب حال ہی میں دوسرا ڈرامہ کیا۔ہمیں برطانیہ سے فون پر دوستوں نے اطلاع دی کہ کسی ویب سائٹ پر تین پوسٹر ایک ایک ورقہ ہیں۔اس میں قادیانیوں کے خلاف تشدد پر لوگوں کو ابھارا گیا ہے۔عالمی مجلس نے ان اشتہارات کو دیکھا تو اگلے روز اخبارات کو بیان جاری کیا کہ یہ قادیانی ذہن کی تخلیق ہے۔روزنامہ اسلام میں اشتہار شائع کیا کہ جان بوجھ کر قادیانی اس طرح کی مذموم حرکت سے ایک پرامن جدوجہد کی حامل جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔خود قادیانیوں نے برطانیہ میں گھر گھر اور سفارت خانوں میں ان اشتہاروں کو انٹرنیٹ سے نکال کر عمدہ کاغذ پر شائع کر کے تقسیم کیا۔چناب نگر (قادیانی مرکز) میں بھی تمام حکومتی ایجنسیوں کو قادیانیوں نے یہ اشتہار فراہم کئے۔ہم اس وقت سمجھ گئے کہ اس ڈرامہ سے قادیانی دوہرا فائدہ حاصل کرنے کے درپے ہیں: الف...... ویزوں کے تسلسل کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ب...... اور یہ کہ ایک دینی جماعت جس نے ہمیشہ اتحاد بین المسلمین کا سٹیج ملک کو مہیا کیا۔قادیانی کفر کو آئینی جدوجہد سے چاروں شانے چت کیا۔اس جماعت پر قدغن لگوانے کی تیاری ہورہی ہے۔ہم نے وزیراعظم پاکستان سے لے کر ہوم سیکرٹری پنجاب تک کو اپنے خدشات سے باخبر کیا۔

۳...... دیکھا جائے تو یہ اتفاقی واقعات نہیں بلکہ ایک گہری خطرناک کاروائی ہے۔ اسٹیبلشمنٹ (Stablishment) کا وفاقی سیکرٹری سہیل احمد کو لگایا گیا۔جس کے تحت پورے ملک کے سیکرٹریز اور پوری بیوروکریسی ہے۔وہ مبینہ طور پر قادیانی ہیں۔قادیانی لابی اور اس کے گماشتے نیا کھیل کھلنا چاہتے ہیں۔ہماری بیوروکریسی لکیر کے فقیر کی طرح قادیانی لابی کی خوشنودی کے لئے آنکھیں بند کئے ہوئے ہے۔

۴...... روزنامہ اسلام ۲۷؍جون ۲۰۱۱ء کی خبر ہے۔حکومت نے سابق آئی۔جی سندھ،ڈی۔جی۔ایف۔آئی۔اے وسیم احمد کو محکمہ داخلہ میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری مقرر کیا ہے۔اسٹیبلشمنٹ کا سیکرٹری قادیانی ہو۔محکمہ داخلہ کا

ایڈیشنل چیف سیکرٹری قادیانی ہوتو پھراس ملک کے قادیانی نرغے میں ہونے میں کیا کسر باقی رہ جاتی ہے؟ وسیم احمد قادیانی کوسپریم کورٹ کے حکم پراس کی کرپشن ونااہلی کی وجہ سے ڈی۔جی۔ایف۔آئی۔اے کے عہدہ سے برطرف کیا گیا۔رحمٰن ملک صاحب کوقادیانی گروہ نے کیا پڑیا سنگھائی ہے کہ وہ قادیانیت نوازی میں اتنے مست ہوگئے ہیں کہ سپریم کورٹ کے برطرف کردہ شخص کووزارت داخلہ کاایڈیشنل چیف سیکرٹری مقرر کردیا ہے۔محض اس لئے اس کونوازا جارہا ہے کہ وہ قادیانی ہے۔ورنہ اس کے کرپشن ونااہلی کے تذکروں سے تو سپریم کورٹ تک گونج اٹھے ہیں۔ان حالات کودیکھ کرکسی کارخیر کی توقع رکھنی جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ان امور کوہم نے دیکھا تو ہمارا ماتھاٹھنکا کہ کچھ ہونے والا ہے۔

۵...... وہی ہوا جس کا خدشہ تھا کہ مورخہ ۲۸؍جون ۲۰۱۱ء کوڈی۔پی۔او چنیوٹ نے بلاکر زبانی کہہ دیا کہ تیسواں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگران حالات میں منعقد نہ کیا جائے۔غالباً ہوم آفس پنجاب نے ان کوچٹھی ارسال کی کہ ''ہمیں خفیہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ردقادیانیت کورس منعقد ہورہا ہے۔'' عقلمند،شریف انسان سے کوئی پوچھے کہ: الف...... جوکورس تیس سال سے ہورہا ہے۔ب...... جس کے اشتہار چھپ کر پورے ملک میں متعدد دینی رسائل میں اشتہار ومضمون شائع ہوئے۔مورخہ ۲۰؍جون کوروزنامہ اسلام کے تمام ایڈیشنوں میں مضمون شائع ہوا۔وہ خفیہ ذرائع کی اطلاع کیسی؟ محض پابندی لگانے کے لئے عذر تراش کراپنے مجرم ضمیر کی خلش کوچھپانے کے لئے ''خفیہ ذرائع سے معلوم ہوا'' کالفظ استعمال کیا گیا۔

۶...... پھر یہ کورس تیس سال سے خیروخوبی سے ہورہا ہے۔خالصۃً اسلامی نقطۂ نظر سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کوواضح کیا جاتا ہے۔منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے شبہات کا قرآن وسنت کی روشنی میں رد کیا جاتا ہے۔مطبوعہ نصاب پڑھایا جاتا ہے۔جوکام انتیس سال سے ہوا۔کسی مکھی کے پر،مچھر کی ٹانگ،کا نقصان نہیں ہوا۔اب اس کو بندش کے نشانہ پر رکھنا سراسر مندرجہ بالا قادیانی سازشوں کی ایک خطرناک یااس کا''فیصلہ کن'' مرحلہ ہے۔

۷...... ہم نے کورس کومحض علمی جدوجہد کے تسلسل کے دائرہ کار میں رکھنے کے لئے داخلہ فارم میں شرائط رکھی ہیں: الف...... طالب علم اپنایااپنے والد کاشناختی کارڈیامدرسہ کاسرٹیفکیٹ ہمراہ لائے۔ب...... غیرنصابی سرگرمیوں پر پابندی ہوگی۔ج...... کسی طالب علم کو چناب نگر،دریا یا پہاڑوں پر جانے کی اجازت نہ ہوگی۔د...... کسی خلاف قانون جماعت کالٹریچر وسٹیکر رکھنے کی اجازت نہ ہوگی۔ان تمام شرائط کے ساتھ داخلہ ہوگا۔ھ...... مطبوعہ نصاب پڑھایا جائے گا۔ و...... اس کاامتحان ہوگا،امتحان پاس کرنے والوں کوسند ملے گی۔ایک دینی جماعت کاایک دینی ادارہ میں سالانہ ریفریشر کورس/علمی معلوماتی سالانہ سمرکیمپ ہوتا ہے۔ملک عزیز کا دینی ادارہ مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر جووفاق المدارس سے ملحق ہے۔اس کی دیوقامت چاردیواری میں کورس ہوتا ہے اوراس سال بھی ہوگا۔اس سے روکنا ہمارے خیال میں وہ خطرناک قادیانی کھیل ہے جوکھیلا جارہا ہے۔کیا ایسے ہوجائے گا؟ کہ امت ۱۹۷۴ء سے پہلے کی پوزیشن پر چلی جائے اور قادیانی پھر سے پرپرزے نکال کراسلام کوکفراورکفر(قادیانیت) کواسلام ثابت کرنے لگ جائیں اوراس کے لئے وہ ہوم سیکرٹری کی چٹھی کواستعمال میں لائیں۔ایسے ہوجائے گا؟ یہ پوری مسلمان قوم کے سوچنے مسئلہ ہے۔پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔

نوٹ: اس مضمون پر مشتمل یاداشت قومی رہنماؤں کوبذریعہ ڈاک ارسال کی گئی۔ان میں سے بعض حضرات کے جوابات کانمونہ پیش خدمت ہے:

SENATE OF PAKISTAN
Parliament House
Islamabad

SENATE OF PAKISTAN
Leader of the Opposition

No.LOP/Sen/06-11

مورخہ: 11 جولائی 2011ء

برادرم محترم جناب اللہ وسایا صاحب، مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پاکستان

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے کہ آپ بمع احباب کے عافیت سے ہوں گے۔ آپ کا گرامی نامہ مجھے بروقت ملا لیکن مصروفیت کی وجہ سے آپ کو جواب جلدی نہیں دے سکا۔ آپ نے قادیانیوں کی سازشوں سے متعلق اپنے خط میں تحریر فرمایا ہے اور بجا فرمایا ہے کہ قادیانی ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے علاوہ اتحاد بین المسلمین کے دشمن بھی ہیں اور اپنے آقاؤں کے اشارے پر چلتے ہوئے ملک اور امت مسلمہ کے خلاف انتہائی گہری سازشوں میں مصروف عمل رہتے ہیں۔ ان کی سرگرمیوں پر تمام مسلمانوں کو نظر رکھنا اسلامی فریضہ ہے۔ جہاں تک ڈی پی او چنیوٹ کا اقدام ہے اس حوالے سے میں نے چیف سیکرٹری پنجاب سے بات کی تھی تو ان کا جواب مثبت تھا۔ یقیناً قادیانیوں کو اس کے حوالے سے گمراہ کن پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں۔ اور متعلقہ آفیسروں کے کان بھرتے رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں مایوسی کی کوئی بات نہیں۔

انشاء اللہ ہم سب مل کر پرامن جدوجہد کے ذریعے ان کی سازشوں کو بے نقاب بھی کریں گے اور ان کے عقائد ونظریات کے سدباب کیلئے اپنا فرض منصبی ادا کرتے رہیں گے۔

والسلام

مولانا عبدالغفور حیدری

محترم جناب اللہ وسایا صاحب،
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت،
ہیڈ آفس، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت،
ایچ بی روڈ، ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لیاقت بلوچ
(سابق ممبر قومی اسمبلی)
سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی پاکستان

حوالہ نمبر: 4212
تاریخ: 4.7.11

محترم مولانا اللہ وسایا صاحب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اللہ تعالیٰ آپ کو خیر وعافیت سے رکھے۔ آمین

آپ کی تحریر ”نئی قادیانی سازش عروج پر“ موصول ہوئی۔ تحریر کے مندرجات سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ قادیانیت کس طرح کن کن اہم مناصب پر فائز ہے اور گل کھلا رہی ہے۔

پاکستان اس وقت جن شدید مسائل اور بحرانوں کا شکار ہے۔ یہ قادیانی لابی اس کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے پنجے مزید راسخ کر رہی ہے۔

یہ امر بھی انتہائی افسوسناک ہے کہ آپ کے ہاں اس حوالہ سے کیا جانے والا سالانہ کورس بھی اب ان کی آنکھوں میں کھٹکتا ہے اور اس کی بندش کے لیے وہ اقدامات کر رہے ہیں۔

کورس کے حوالہ سے تو آپ مقامی انتظامیہ سے رابطہ رکھ کر مسئلہ حل کر لیں۔ دیگر حوالوں سے اکٹھے مل بیٹھنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین متین کی خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

والسلام
خاکسار
(دستخط)
(لیاقت بلوچ)

منصورہ ملتان روڈ، لاہور پاکستان فون:5-35432391 -24-35419520 فیکس:5432194 ; موبائل:0300-8456292
رہائش:108-C نیو مسلم ٹاؤن لاہور فون:042-35857171-2 URL: http://www.jamaat.org - E-mail: amir@ji.org.pl

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت اسلامی پاکستان

حوالہ نمبر: 4189
تاریخ: 2.7.11

محترم المقام حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

شکر گزار ہوں کہ آپ نے قادیانیوں کی نئی سازشوں سے آگاہ کرنے کے لئے تفصیلی تحریر ارسال فرمائی۔ بلاشبہ قادیانی اور اسٹیبلشمنٹ میں موجود ان کے سرپرست پاکستان میں فتنہ وفساد اور اشتعال انگیزی پیدا کر کے اپنے مذموم مقاصد آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ یہ امر انتہائی افسوسناک اور حکومت پنجاب کے لئے انتہائی شرمناک ہے کہ ان کی طرف سے محض قادیانیوں کی خوشنودی کے لئے گزشتہ تیس سالوں سے مدرسہ عربیہ چناب نگر میں جاری ختم نبوت کورس کو روکنے کے اقدامات کئے گئے ہیں۔ حکمرانوں کو شاید ان معاملات پر امت مسلمہ کے احساسات وجذبات کا احساس نہیں۔

جماعت اسلامی پاکستان انشاء اللہ ہمیشہ کی طرح اب بھی اس معاملہ میں آپ کو ہر طرح کی تائید وحمایت اور بھرپور جد وجہد کا یقین دلاتی ہے اور آپ جب بھی کسی تعاون کے لئے فرمائیں گے ہمیں ہمرکاب پائیں گے۔

اللہ کریم ہمارا حامی وناصر ہو' آمین۔

والسلام
خاکسار
منور حسن
(سید منور حسن)
امیر جماعت اسلامی پاکستان

مرکزی دفتر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ۔ ملتان

منصورہ ملتان روڈ لاہور پاکستان فون 35419520-24-35432391 فیکس 35432194 E-mail: amir@ji.org.pk - URL: http://www.jamaat.org

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالیہ کا دورہ کوئٹہ

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کوئٹہ تشریف لائے۔ کوئٹہ کے بڑے بڑے مدارس، مرکزی مدرسہ تجوید القرآن، جامعہ رحیمیہ نیلا گنبد، جامعہ اسلامیہ مفتاح العلوم، جامعہ امدادیہ، جامعہ بحرالعلوم کا دورہ کیا۔ نیز آپ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ میں تشریف لائے تو مجلس کے رفقاء نے دفتر کے باہر پرجوش استقبال کیا۔ مجلس بلوچستان کے ناظم نشرواشاعت حضرت مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی نے حضرت امیر مرکزیہ کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد حضرت امیر مرکزیہ نے مجلس کے رفقاء کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس ہے۔ ختم نبوت سے انکار پورے دین سے انحراف ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والوں پر اللہ رب العزت کا خاص انعام ہے۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ دینی قوتوں کا ساتھ دیں۔ کسی کی مخالفت نہ کریں۔ حضرت الامیر دامت برکاتہم نے مجلس کی کارکردگی سے قلبی راحت محسوس کی اور کارکنوں کو تادم زیست ختم نبوت کی حفاظت کرنے کی وصیت کی۔

حضرت مولانا اللہ وسایا کا تبلیغی دورہ سیدوالہ

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا ہمراہ مولانا عزیزالرحمٰن ثانی مورخہ ۲۱؍جون بعد نماز عصر ملتان سے براستہ فیصل آباد سیدوالہ تشریف لائے۔ مسجد میں پہنچتے ہی مبلغ اسلام حضرت مولانا عزیزالرحمٰن ثانی نے پاکستان کی تمام عدالتوں کی طرف سے قادیانیت کے کفر کے فیصلوں پر مدلل تقریر فرمائی۔ نماز مغرب سے ۱۰منٹ پیشتر حاجی عبدالحمید رحمانی نے اپنے مخصوص انداز میں بیان فرمایا۔ نماز مغرب کے فوراً بعد حضرت مولانا اللہ وسایا نے ختم نبوت کے موضوع پر مختصر مگر جامع بیان فرمایا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی غلیظ تحریروں کے حوالہ جات سے مرزائیت کی دھجیاں اڑائیں۔ ایک گھنٹہ بعد حضرت مولانا کی دعا پر اس نشست کا اختتام ہوا اور سیدوالہ کے لئے روانگی ہوئی۔ بعد نماز عشاء سیدوالہ میں تاجدار ختم نبوت کانفرنس کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔

دنیاپور میں ردقادیانیت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مورخہ ۵تا۷؍جولائی کو سہ روزہ ردقادیانیت کورس منعقد ہوا۔ کورس کی دو نشستیں منعقد ہوئیں۔ صبح ۸تا۱۲بجے مدرسہ انوارالہدیٰ ملتان روڈ میں خواتین کے لئے نشست رکھی گئی۔ جس میں شہر اور مضافات سے ایک سو سے زائد خواتین نے شرکت کی۔ جب کہ مغرب سے عشاء تک مکی مسجد میں مردوں کے لئے نیز مکی مسجد سے متصل خواتین کے لئے بھی علیحدہ انتظام کیا گیا۔ ۵،۶؍جولائی کو مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے لیکچر دیئے۔ جبکہ ۷؍جولائی کو مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بیان کیا۔ نیز ۸؍جولائی جمعۃ المبارک کے بعد آخری تقریب منعقد ہوئی۔

جس میں مدرسہ ابوبکر صدیقؓ کے چار حفاظ کو اسناد دی گئیں اور ان کی دستار بندی بھی ہوئی۔ آخری نشست کے مہمان خصوصی مولانا شجاع آبادی تھے۔ کورس کا انتظام حاجی سیف اللہ فاروق، محمد طیب عثمان، قاری محمد اکرم، مولانا عبدالرؤف، جناب محمد ندیم اور دوسرے رفقاء نے کیا۔

ختم نبوت کورس ٹوبہ ٹیک سنگھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیراہتمام دوسرا سالانہ ختم نبوت کورس کا انعقاد ہوا۔ کورس ٹوبہ شہر ومضافات کے مختلف مقامات پر منعقد ہوئے۔ تمام مقامات پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین میں سے مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا عبدالحکیم نعمانی چیچہ وطنی، مقامی علماء کرام میں سے مولانا عطاء اللہ شاکر بیریانوالے، مولانا سعد اللہ سعدی، مولانا مجیب الرحمٰن لدھیانوی، مولانا نصر اللہ انور نے شرکت کی۔ حضرات نے کورس میں شرکاء کو اپنے بیانات سے مستفید فرمایا۔ ایک مرتبہ پھر ٹوبہ شہر ومضافات ختم نبوت کی صداؤں سے گونج اٹھا۔ ان تمام پروگراموں میں سرپرستی محترم قاضی فیض احمد، صدارت مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی امیر مجلس ٹوبہ سنگھ، قیادت مولانا سید مطیع الرحمٰن عباسی نے کی۔ جبکہ کورس کی ذمہ داری قاضی امتیاز احمد، شیخ زاہد، لالہ عثمان بٹ کی تھی اور نگران ومعاون خاص مولانا محمد خبیب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ تھے۔

ختم نبوت کانفرنس ڈیرہ غازیخان

ڈیرہ غازیخان شہر کے پوش علاقہ خیابان سرور میں قادیانیوں کی متعدد کوٹھیاں ہیں۔ جہاں وہ ہفتہ وار اپنے مربی بلاکر تبلیغی پروگرام منعقد کرتے ہیں اور سادہ لوح مسلمان نوجوانوں کو ان پروگراموں میں مدعو کرتے ہیں۔ قادیانیوں کی ان خلاف قانون کاروائیوں کے سدباب کے لئے معروف دینی مرکز دارالافتاء والقضاء میں خطبات جمعہ ودیگر مواقع پر اہل علاقہ کو ان ارتدادی سرگرمیوں سے آگاہ کیا جاتا ہے اور اس سلسلہ میں ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ حسب سابق امسال بھی قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے مطلع کرنے کے لئے دوروزہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ امام اہل سنت مناظر اسلام علامہ محمد عبدالستار تونسوی اور مولانا صاحبزادہ محمد عمر فاروق تونسوی نے نماز جمعہ سے قبل قاسم پارک میں کثیر اجتماع سے خطاب کیا بعد نماز مغرب ابن امیر شریعت مولانا حافظ سید عطاء المہیمن شاہ بخاری نے خطاب فرمایا۔ دوسرے دن مولانا سید محمد اسماعیل شاہ کاظمی، مولانا قاری جمال عبدالناصر اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے۔ اکابرین اور علماء نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، عظمت اور امت کے اس اجماعی عقیدہ کی قرآن وسنت واجماع امت کی روشنی میں بیانات فرمائے۔ نیز اس اہم بنیادی عقیدہ کے لئے امت کی بیش بہا قربانیوں کو ذکر کیا اور بتلایا کہ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے نتیجہ میں قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا گیا اور ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے ذریعہ قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روک دیا گیا۔ قادیانی ملک وملت کے دشمن اور آئین پاکستان کے غدار ہیں۔ قادیانیوں نے اپنے آپ کو غیرمسلم اقلیت تسلیم نہیں کیا اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کو بھی قبول نہیں کیا۔

ختم نبوت کانفرنس گگو منڈی

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۹؍جون کو بعد نماز عشاء گگو منڈی شہر کے مین بازار

میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مدرسہ اشرف العلوم کے مہتمم مولانا قاری جان محمد نے کی۔ جبکہ کانفرنس سے جامعہ خالد بن ولید ٹھینگی کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا ظفر احمد قاسم، جامعہ حنفیہ بورے والا کے مولانا قاری محمد طیب حنفی، جماعت اہل سنت کے علامہ مولانا شفیق احمد چشتی، مولانا مفتی حبیب الرحمٰن، مولانا احمد دین صدیقی، مولانا ظفر اللہ فریدی، جمعیت علمائے اسلام کے مفتی محمد عثمان، مفتی محمد ارشد، مولانا عبدالنعیم نعمانی، مولانا عبدالخالق وٹو، اہلحدیث مکتبہ فکر کے مولانا احمد علی سیف، حافظ محمد ادریس ضیاء، مولانا محمد ابوبکر، عالمی مجلس ساہیوال وہاڑی کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عبدالستار گورمانی، حافظ شبیر احمد وہاڑی، انجمن تاجران گگو منڈی کے حافظ محمد جاوید اقبال، مرزا محمد سلیم، مجلس احرار اسلام کے عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا شوکت محمود، قاری محمد اکرام جاوید، مولانا عبداللطیف اور مولانا محمد اشرف نے شرکت وخطاب کیا۔ مقررین نے قادیانی سرگرمیوں پر انتظامیہ کی چشم پوشی کے خلاف شدید احتجاج کیا اور خلاف اسلام قادیانی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا۔

حضور ﷺ کو آخری نبی ماننا امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے

لندن: برمنگھم ختم نبوت کانفرنس یورپ میں اسلام کے اصل چہرے کو متعارف کرانے کا ذریعہ ثابت ہوئی۔ اسلام کی امن پسندانہ تعلیمات کی ترویج واشاعت کے لئے ہر ممکن اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا۔ عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر ایمان نامکمل اور ادھورا ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے رہنما مولانا مفتی خالد محمود نے لندن ساؤتھ ہال جامع مسجد ابوبکر میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ کو آخری نبی ماننا امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے۔ ۳۰/جولائی ۲۰۱۱ء کو برمنگھم میں منعقد ہونے والی ۲۶ویں سالانہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کے کامیاب انعقاد کو یقینی بنانے کے لئے مولانا مفتی خالد محمود، مفتی سہیل احمد، قاری فیض اللہ چترالی، حافظ محمد ایوب اور منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ مختلف شہروں کے دورے کئے۔ اس دوران ان علمائے کرام نے مقامی علمائے کرام اور عوام الناس سے ملاقاتیں کیں اور کانفرنس کے انعقاد کے حوالے سے تبادلہ خیال کے علاوہ تحفظ ختم نبوت کے مشن کی اہمیت سے انہیں آگاہ کیا۔ واضح رہے کہ اس کانفرنس کا انعقاد گزشتہ پچیس سالوں سے باقاعدگی سے ہر سال ہو رہا ہے۔

چناب نگر میں دو قادیانیوں کا قبول اسلام

۲۸/رجب المرجب ۱۴۳۲ھ بروز جمعۃ المبارک خطبہ اور نماز سے پہلے ایک نوجوان ندیم احمد ولد گلزار احمد نے اپنے شوق اور دلی جذبہ سے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی کی جامع مسجد ختم نبوت میں مولانا غلام رسول دین پوری کے ہاتھ پر سینکڑوں کے اجتماع کے سامنے اسلام قبول کیا۔ جب کہ تین چار دن بعد ۲/شعبان المعظم بمطابق ۵/جولائی بعد از نماز عشاء مذکورہ نوجوان اپنے والد گلزار احمد کو بھی جامع مسجد ختم نبوت میں لے آیا اور اسے مولانا غلام مصطفیٰ کے دست پر مسلمان کرا کر حلقۂ اسلام میں داخل کرایا۔ گلزار احمد عرصہ ۵۰ سال سے قادیانیت پر رہا اور چناب نگر (سابقہ ربوہ) کے قادیانیوں کے لنگر خانہ کا سالہا سال سے خادم رہا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے باپ، بیٹے کو یہ سعادت نصیب فرمائی کہ مرزا غلام احمد قادیانی دجال وکذاب کی خودساختہ جھوٹی نبوت پر چار حرف بھیج کر حضور ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار کیا۔

قرآن وسنت فقہ اور علوم عالیہ کے

شائقین اور طلبہ کے لئے خوشخبری

مجدد عصر، قطب دوراں، قیوم زمان

حضرت مولانا **ابوسعد احمد خان** رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی

کی قائم فرمودہ عظیم روحانی علمی اور تربیتی درسگاہ

جامعہ عربیہ سعدیہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میں بحمد اللہ تعالیٰ درس نظامی کی

مکمل تعلیم وتدریس اور فارسی تا دورۂ حدیث شریف کا اجراء

نئے تعلیمی سال ۱۴۳۲ھ سے جامعہ ہذا میں کہنہ مشق تجربہ کار اور ماہر فن اساتذہ ومدرسین تشنگانِ علوم دینیہ کو علوم ومعارف سے سیراب فرمائیں گے۔

علم وعمل کی جامعیت، شریعت وطریقت کی واقفیت، ظاہر وباطن کی تربیت اور خانقاہ سراجیہ عالیہ نقشبندیہ کی روحانی وعلمی درسگاہ سے فیض یاب ہونے کیلئے رمضان المبارک اور شوال المکرم ۱۴۳۲ھ کے اوائل میں رابطہ فرمائیں تاکہ داخلہ یقینی ہوسکے۔

رابطہ کیلئے فون: 0300-6091121

شعبہ نشر واشاعت

جامعہ عربیہ سعدیہ خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ کندیاں ضلع میانوالی

علماء کرام وخطباء حضرات سے اپیل

ہر ماہ کا ایک جمعہ ختم نبوت کیلئے وقف کریں

- عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس ہے۔ چنانچہ امام زین نجیمؒ نے الاشباہ والنظائر ص۱۰۲ پر لکھا ہے کہ: ’’اذا لم یعرف ان محمدﷺ آخرالانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات‘‘ جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ آنحضرتﷺ آخری نبی ہیں۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔
- آئین پاکستان کی رو سے قادیانی کافر ہیں۔ جبکہ وہ خود کو مسلمان اور امت محمدیہ کو کافر کہہ کر آئین سے بغاوت کر رہے ہیں۔
- تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے بعد تحریک نظام مصطفیﷺ، تحریک ایم، آر، ڈی، شیعہ سنی تنازعہ، لسانی قضیہ، عراق، ایران۔ کویت، عراق جنگیں، افغانستان میں روسی پھر امریکی یلغار، سقوط عراق سے سانحہ لال مسجد تک ہوشربا اور سنگین مسائل اور مجبوریوں کی وجہ سے ختم نبوت کے تحفظ کا کام اور قادیانیت کے احتساب کے عمل کی خطابت میں ثانوی حیثیت ہوگئی۔ حالانکہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ اور جہاد جیسے فرائض کا تعلق حضورﷺ کے اعمال سے ہے اور ختم نبوت کا تعلق حضورﷺ کی ذات مبارک سے ہے۔
- ختم نبوت کی پاسبانی براہ راست ذات اقدس کی خدمت کرنے کے مترادف ہے۔
- لہٰذا: تمام خطیب حضرات سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ کم از کم ہر ماہ کا ایک جمعہ مسئلہ ختم نبوت کے بیان کے لئے وقف کر کے شفاعت نبویؐ کے مستحق بنیں۔ قادیانیت سے خود بچنا اور امت کو بچانا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین!

والسلام!

(مولانا خواجہ خواجگان) خواجہ خان محمدؒ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة

حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: 061-4783486

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

سلسلام زندہ باد

فرما گئے یہ ہادیٔ لانبی بعدی

تاجدارِ ختم نبوت زندہ باد

حضرت مولانا
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
دامت برکاتہم
نائب امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حکیم العصر محدث دوراں
ولی کامل مخدوم العلماء
حضرت اقدس شیخ الحدیث
مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب
دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا
صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

سالانہ عظیم الشان 30 ویں دو روزہ ختم نبوت کانفرنس

بمقام مسلم کالونی چناب نگر

بتاریخ 13 جمعرات 14 جمعۃ المبارک اکتوبر 2011

عنوانات

توحیدِ باری تعالیٰ | سیرۃ خاتم الانبیاء | مسئلہ ختم نبوۃ

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام | عظمت صحابہ و اہلِ بیت | اتحادِ اُمت

اور ظہور مہدی جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔ اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

ملتان: 061-4783486
چناب نگر: 047-6212611